بانی ومہتمم: مفتی محمد رضا قادری نقشبندی مصباحی خلیفہ حضور شیخ العالم وسربراہ اعلیٰ علما کونسل نیپال — بفیض روحانی: مجمع الفضائل والبرکات، مظہر کمالات امام ربانی حضور شیخ العالم مولانا شاہ احمد رضا نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ — قیادت: قائد ملت نیپال حضرت مولاناالحاج سید غلام حسین مظہری مرکزی صدر علما کونسل نیپال

وزیراعظم سوشیلا کارکی کا نفرتی بیان
آپ آسماں ہیں تو رکھیے دلکشی لہجہ
تاکہ یہ زمیں رکھے اپنا شبنمی لہجہ
کچھ خیال تو رکھیے آپ اپنے عہدے کا
کیوں زباں پہ لاتے ہیں آپ نفرتی لہجہ
قاری بشیر القادری گلاب پوری

نیپال اردو ٹائمز

Weekly The NEPAL URDU TIMES

جلد نمبر ۱ VOL:(1)
چیف ایڈیٹر: عبدالجبار علیمی نظامی
weeklynepalurtutimes@gamil.con
11 صفحات
۲۷/نومبر ۲۰۲۵ مطابق ۵/جمادی الاخرہ ۱۴۴۷ھ/۱۱ گتے اگہن ۲۰۸۲ بروز جمعرات
شمارہ نمبر ۶۵ ISSUE (65)

سارک پروگرامنگ کمیٹی کا 61 واں اجلاس نیپال کی صدارت میں شروع

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو:

سارک پروگرامنگ کمیٹی کا 61 واں اجلاس بدھ کو ورچول طور پر شروع ہوا۔ اجلاس میں سارک کے تمام رکن ممالک کے سینئر حکام مختلف خصوصی اداروں اور علاقائی مراکز کے سربراہان اور سارک سیکرٹریٹ کے حکام نے شرکت کی۔ نیپال اس سال کے اجلاس کی صدارت کر رہا ہے۔ بنگلہ دیش، بھوٹان ،بھارت، مالدیپ نیپال پاکستان اور سری لنکا کے جوائنٹ سیکرٹری اور ڈائریکٹر جنرل سطح کے حکام نے میٹنگ میں شرکت کی۔ اجلاس کے دوران کمیٹی سال 2026 کے بجٹ اور سارک کے خصوصی اداروں اور علاقائی مراکز کی سرگرمیوں کے کیلنڈر کا جائزہ لے گی اور اسے حتمی شکل دے گی۔ میٹنگ کا باقاعدہ افتتاح وزارت خارجہ کے جوائنٹ سکریٹری اور پروگرامنگ کمیٹی کے چیئر کرن شاکیا نے کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ سارک جنوبی ایشیا میں علاقائی مکالمی تعاون اور اجتماعی کارروائی کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم ہے۔ انہوں نے سارک کی ادارہ جاتی صلاحیت کو مضبوط بنانے کی ضرورت پر زور دیا اور ساتھ ہی اسے بروقت تیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ایسے اقدامات کو آگے بڑھانا بھی ضروری ہے جس سے جنوبی ایشیا کے لوگوں کو براہ راست فائدہ پہنچے۔ سارک کے سیکرٹری جنرل محمد غلام سرور نے رکن ممالک کے درمیان زیادہ تعاون کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ پروگرامنگ کمیٹی کے کردار کو سارک چارٹر کے مطابق مزید موثر بنایا جائے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سارک کے قیام کا مقصد جنوبی ایشیائیممالک کو تعاون اور مشترکہ کوششوں کے ذریعے انفرادی طور پر نہیں بلکہ اجتماعی طور پر زیادہ کامیابیاں حاصل کرنے کے قابل بنانا ہے۔ اس لیے تمام رکن ممالک کے لیے مل کر کام کرنا بہت ضروری ہے۔ سیکرٹری جنرل نے یہ بھی بتایا کہ مستقبل قریب میں سارک اپنے چارٹر کو اپنانے کی 40ویں سالگرہ منائے گا، جو جشن منانے کے ساتھ ساتھ اپنی مستقبل کی سمت پر نظر ثانی کرنے کے لیے بھی اہم وقت ہوگا

وزیراعظم کارکی کے پرسنل سیکریٹری پر اقرباپروری کے الزامات، استعفے کا مطالبہ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

کاٹھمانڈو: نیپال میں ایک بار پھر سیاسی ماحول گرم ہے، اور اس بار بھی مرکز میں جینریشن زی (جین زی) نوجوان ہیں، جنہوں نے حکومت کے خلاف سڑکوں پر اتر کر شدید احتجاج شروع کر دیا ہے۔ تازہ تنازع وزیراعظم سشیلا کارکی کے چیف پرسنل سیکریٹری، آدرش شریشٹھ کے خلاف سامنے آیا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ اور خاندان کے دیگر افراد کو وزیراعظم کے دیگر کو سیکریٹریٹ میں اہم عہدوں پر تعینات کرایا۔ مقامی میڈیا نے جب یہ معاملہ اجاگر کیا تو سوشل میڈیا پر غصے کی لہر دوڑ گئی، جس کے بعد جین زی کارکنان، سول سوسائٹی اور عام شہریوں نے سوساتی اور نے اسے کھلا اقرباپروری قرار دیتے ہوئے آدرش شریشٹھ کے فوری استعفے کا مطالبہ کیا۔ جین زی لیڈر کشیا بام نے ایک پوسٹ میں لکھا کہ ہماری بنیادی مانیں شفافیت اور جوابدہی تھیں۔ سول حکومت کو عوام کے سامنے جواب وہ ہونا چاہیے۔ آدرش شریشٹھ کو فوراً ہٹا کر تمام مشکوک تقرریاں منسوخ کی جائیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر حکومت واقعی اصلاحات چاہتی ہے تو وہ پہلے اپنے دفتر سے جانبداری کا خاتمہ کرے۔ دوسری جانب وزیراعظم کارکی کے دفتر نے ایک باضابطہ بیان جاری کرتے ہوئے تقرریوں کا دفاع کیا ہے۔ ترجمان کے مطابق یہ تقرریاں خالصتاً ضروری انتظامی اور خاندانی وجوہات کے تحت کی گئیں اور اقرباپروری کے الزامات بے بنیاد ہیں۔ تاہم ناقدین کا کہنا ہے کہ ایسی صفائیاں عوامی غصے کو کم کرنے کے بجائے مزید بھڑکا رہی ہیں۔ یہ احتجاج اس پس منظر میں ہو رہا ہے جب 21 نومبر کو سیمارا شہر میں جین زی کارکنان پر امن مظاہرہ کر رہے تھے، مگر اسی دوران سی پی این۔ یو ایم ایل کے مبینہ حامیوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ جھڑپوں میں کئی لوگ زخمی ہوئے اور صورتحال بگڑنے پر شہر میں کرفیو نافذ کرنا پڑا۔ مقامی حکام، خصوصاً جیت پور سیمارا سٹی کے میئر راجن پاڈیل نے میڈیا کو بتایا کہ مظاہرین پر امن تھے اور تشدد باہر سے آنے والے عناصر نے بھڑکایا۔ پولیس نے معاملے کی جانچ شروع کر دی ہے، تاہم اب تک کوئی بڑی گرفتاری سامنے نہیں آئی۔ تشدد کے خدشے کے باعث سی پی این۔ یو ایم ایل کے سینئر رہنماؤں نے ہوائی اڈے سے ہی اپنے پروگرام منسوخ کر دیے۔ مبصرین کے مطابق اگر حکومت نے ان کی آواز نظرانداز کی تو یہ تحریک آئندہ انتخابات کے نتائج پر گہرا اثر ڈال سکتی ہے

وزیراعظم کارکی کے بیان سے مسلم کمیونٹی کے جذبات ہوئے مجروح صدر پوڈیل سے فوری مداخلت کی درخواست

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
مدھیش

کبھی کبھی اعلیٰ تعلیمات یافتہ شخصیات و اعلی عہدوں پر متمکن عہدے داران بھی غیر ذمے دارانہ بیان دے دیا کرتے ہیں یہی کچھ گذشتہ دنوں نیپالی وزیر اعظم محترمہ سشیلہ کارکی کے بیان سے مسلم کمیونٹی کے جذبات مجروح ہوئے ہیں صدر نیپال سے فوری مداخلت کی درخواست کی گئی ہے۔ میمورنڈم میں واضح کیا گیا کہ دنیا کے کسی بھی ملک یا معاشرے میں مسلم بچیوں یا خواتین کو زندہ دفنانے کی کوئی روایت موجود نہیں اور اسلام نے زمانہ جاہلیت کی اس غیر نے انسانی رسم کو مکمل طور پر ختم کیا۔ اسلام خواتین کو عزت، تحفظ علیم اور سماجی وقار دیا اور انہیں ان کے معیار کے مطابق برابر کے حقوق فراہم کیے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ وزیر اعظم اپنے بیان پر اعلانیہ معذرت کریں، الفاظ واپس لیں اور سماجی ہم آہنگی کے تقاضوں کا احترام کریں۔ وزیراعظم کے غیر ذمہ دارانہ اور تعصب پر مبنی ریمارکس نے مسلم کمیونٹی کے جذبات کو شدید طور پر مجروح کیا ہے اور یہ قومی وحدت، سماجی ہم آہنگی اور مذہبی احترام کے ماحول کے لیے نقصاندہ ہیں میمورنڈم میں درج اہم مطالبات درج ذیل ہیں (1) وزیراعظم مسلم کمیونٹی اور مسلم خواتین کے جذبات کو پہنچنے والی تکلیف پر سرعام معافی مانگیں۔ 2. وزیر اعظم کا بیان باضابطہ طور پر واپس لیا جائے۔ 3. اعلیٰ حکومتی و آئینی عہدوں پر موجود شخصیات بیان جاری کرتے وقت آئینی اصول، سماجی ہم آہنگی اور مذہبی احترام کا خیال رکھیں۔ حکومت 4. ملک میں بین المذاہب ہم آہنگی ہماجی برداشت اور قومی اتحاد کے تحفظ کے لیے مت واضح اور عملی عزم کا اظہار کرے۔ انہوں نے واضح کیا کہ نیپالی مسلم کمیونٹی پرامن، قانون کی پاسدار اور قومی یکجہتی و سماجی بھائی چارے کی حامی ہے۔ ایسے بیانات جو انتشار، نفرت یا تقسیم پیدا کریں، ملک کی مشترکہ شناخت کے خلاف ہیں۔

وزیراعظم کے بیان پر مسلم کمیونٹی کا غصہ، گمراہ کن بیان فوراً واپس لی جائے: سابق وزیر مملکت ذاکر حسین

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

مدھیش: وزیراعظم سوشیلہ کارکی کا ایک عوامی بیان سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد نیپالی مسلم کمیونٹی نے سخت اعتراض ظاہر کیا ہے۔ جس کے بعد وزیراعظم کے دفتر کی خاموشی کو اس بیان کی سرکاری حیثیت سمجھا گیا اور اس بیان پر مسلم کمیونٹی نے شدید ناراضگی ظاہر کی۔ سابق وزیر مملکت اور آئین ساز اسمبلی کے رکن محمد ذاکر حسین کے مطابق وزیراعظم کا بیان بے بنیاد من گھڑت گمراہ کن اور سماجی ہم آہنگی کو بگاڑنے والا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ آئینی عہدے پر فائز شخص کی جانب سے کسی مذہب یا کمیونٹی کو نشانہ بنا کر غلط معلومات پیش کرنا افسوسناک اور نامناسب ہے۔ اس کا اصل مقصد کیا تھا؟ مسلم کمیونٹی کا سوال بیان میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ چند مہینوں سے ملک کے حساس حالات کے دوران وزیراعظم کا اس قسم کا تبصرہ کرنا بذات خود مشکوک ہے۔ مسٹر حسین کے مطابق ''ہندو مسلم معاملات میں صحیح ماغلط کا اسلام، مسلمانوں اور خواتین سے متعلق تاریخی حقائق کو الٹ کر پیش کرنا ملک کی مذہبی رواداری کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ وزیر اعظم کا یہ اشارہ کہ انصاف آریہ کے پاس ہے، مسلمانوں کے پاس نہیں، مسلم کمیونٹی پر بلاجواز الزام ہے اور اس سے معاشرے میں غیر ضروری تناؤ پیدا ہو سکتا ہے۔ کس مسلمان ملک میں عورتوں کو زندہ دفن کیا جاتا ہے؟ الٹا، جلانے، زندہ جلا کر مارنے یا ریپ کے بعد قتل کے واقعات تو ہمارے اپنے معاشرے میں بارہا دیکھے گئے ہیں۔ ان کے مطابق اسلام سے پہلے عرب میں رائج غیر انسانی رسومات جیسے لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا ہستی پر میرا، غلاموں پر ظلم ان سب کا خاتمہ پیغمبر محمد ﷺ کی تعلیمات کے ذریعے ہوا تھا۔ وہ اس تاریخی حقیقت کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ ہندوستان میں بھی مسلم حکمرانوں نے ستی پرتھا کے خاتمے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ انہوں نے وزیراعظم کے بیان کو غیر علمی اور تعصب پر مبنی قرار دیا۔ خواتین کو حقوق نہ دینے کی بات بالکل غلط ہے۔ بیان میں یہ بھی کہا گیا کہ آج کے مسلم معاشرے میں خواتین کو تعلیم سے محروم رکھنے کا دعوی حقیقت سے مطابقت نہیں رکھتا۔ عرب ممالک کے سرکاری و نجی اداروں میں خواتین کی نمایاں شرکت ہے۔ نیپال میں بھی مسلم بچیوں کی اسکول حاضری کسی بھی طرح کم نہیں ہے۔'' مذہبی ہم آہنگی کو بگاڑنے کی کوشش ناقابل قبول: ہے۔ مسٹر حسین نے مزید واضح کیا: ''نیپالی مسلم کمیونی کو ہندو یا کسی بھی دوسرے مذہب سے کوئی مسئلہ نہیں۔ ہمارا معاشرہ باہمی احترام، بقائے باہمی اور ہم آہنگی پر قائم ہے۔ یہ بھی ایک سوال ہے کہ کابینہ میں مسلم نمائندگی کیوں نہیں؟ اگر وزیراعظم کو واقعی مسلمانوں اور خواتین کے حقوق کی فکر ہے تو آئین میں شامل مسلم کمیونٹی کے افراد مرد یا خواتین کو کابینہ میں شامل کرنے کا سوال بھی اٹھتا ہے۔ مسٹر حسین نے اپنے سوال میں پوچھا: ''کیا ملک میں کوئی بھی نیپالی مسلمان وزیر بننے کے لائق نہیں؟'' گمراہ کن بیان واپس لیجے مسلم کمیونٹی کا مطالبہ: بیان کے آخر میں مسٹر ذاکر حسین نے وزیراعظم سشیلہ کارکی سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنا بیان فوراً واپس لیں اور حساس موضوعات پر ذمہ داری کے ساتھ، مطالعہ کی بنیاد پر اور حقائق کے مطابق موقف پیش کریں۔ انہوں نے کہا کہ مسلم کمیونٹی ملک میں امن، استحکام اور ہم آہنگی کے لیے پر عزم ہے۔ ان کے مطابق مذہبی عقیدے کو ٹھیس پہنچانا کسی بھی طور مناسب نہیں۔ ملک کی سربراہ حکومت کی جانب سے ایسا بیان آنا افسوسناک ہے

شیخ حسینہ کو 21 سال قید کی سزا

ڈھاکہ: (ایجنسیاں) بنگلہ دیش کی ایک عدالت نے جمعرات کو سابق وزیرِاعظم شیخ حسینہ کو بد عنوانی کے تین مقدمات میں مجموعی طور پر 21 سال قید کی سزا سنائی ہے۔ یہ تینوں مقدمات پورباچول میں راجوک نیوٹاؤن پروجیکٹ کے پلاٹ الاٹمنٹ میں مبینہ بے ضابطگیوں سے متعلق تھے۔ رپورٹ کے مطابق، شیخ حسینہ پر الزام تھا کہ انہیں بغیر کسی درخواست کے پلاٹ الاٹ کیا گیا اور یہ الاٹمنٹ قانونی اختیارِ عمل سے باہر ہو کر کیا گیا۔ شیخ حسینہ اس وقت ہندوستان میں موجود ہیں، اسی لیے عدالت نے یہ فیصلہ ان کی غیر موجودگی میں سنایا۔ ہر مقدمے میں عدالت نے حسینہ کو سات سات سال کی سزا دی، جو ملا کر 21 سال بنتی ہے۔ اسی ماہ موت کی سزا کا اعلان بھی ہوا تھا اس سے پہلے اسی ماہ کے آغاز میں شیخ حسینہ کو انسانیت کے خلاف جرائم کے معاملے میں سزائے موت سنائی گئی تھی۔ ان پر الزام ہے کہ گزشتہ سال ہونے والی عوامی بغاوت کو سختی سے کچلا گیا تھا، جس کے بعد ان کی 15 سالہ حکومت کا خاتمہ ہوا تھا۔ شیخ حسینہ اور ان کی جماعت عوامی لیگ نے ان مقدمات کو سیاسی انتقام قرار دیا ہے۔ انہوں نے اپنے لیے کسی وکیل کی بھی تقرری نہیں کی، جبکہ بین الاقوامی انسانی حقوق تنظیموں نے بھی ان مقدمات کی شفافیت پر سوالات اٹھائے ہیں۔

نیتن یاہو کا عنقریب ہندوستان کا دورہ ممکن

تل ابیب: (ایجنسیاں) اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو جلد ہی ہندوستان کے دورے پر آ سکتے ہیں۔ منگل کے روز نیتن یاہو کے دفتر نے بتایا کہ ان (نیتن یاہو) کے ہندوستان دورے کی نئی تاریخ طے کرنے کے حوالے سے ہندوستانی افسران کے ساتھ بات چیت جاری ہے۔ واضح رہے کہ دہلی میں لال قلعے کے قریب ہوئے خودکش کار دھماکے کے بعد نیتن یاہو کا دورہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔ دورہ ملتوی ہونے کے باوجود نیتن یاہو کے دفتر نے کہا تھا کہ اسرائیل کا ہندوستان کے ساتھ رشتہ مضبوط ہے۔ نیتن یاہو کے دفتر نے کہا کہ وزیرِاعظم (نیتن یاہو) کو ہندوستان کے وزیرِ اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان کی سیکورٹی پر ''پورا بھروسہ'' ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اسرائیلی وزیرِاعظم کے دفتر نے کہا کہ ''ہندوستان کے ساتھ اسرائیل کا رشتہ اور وزیرِاعظم نیتن یاہو اور ہندوستانی وزیرِاعظم کے درمیان تعلقات کافی مضبوط ہیں۔ نیتن یاہو کو مودی کی قیادت میں ہندوستان کی سلامتی پر پورا اعتماد ہے اور ٹیمیں پہلے ہی دورے کی نئی تاریخ طے کرنے میں مصروف ہیں۔'' واضح رہے کہ دہلی میں 10 نومبر کو ہوئے خودکش کار دھماکے کے بعد دسمبر میں ہونے والا اسرائیلی وزیرِاعظم کا دورہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔ لال قلعے کے نزدیک ہوئے دھماکے میں 15 افراد ہلاک اور 30 سے زائد زخمی ہوئے تھے۔ اس سے پہلے نیتن یاہو جنوری 2018 میں ہندوستان کے سرکاری دورے پر آئے تھے۔

بھارت-کینیڈا رشتوں میں نئی صبح: سی ای پی اے بات چیت دوبارہ شروع ہونے کا سواگت

کینیڈا:(ایجنسیاں) ایک اہم قدم آگے بڑھاتے ہوئے، بھارت اور کینیڈا کا پیر ینسو اکنامک پارٹنر شپ ایگریمنٹ (سی ای پی اے) پر بات چیت پھر سے شروع کرنے پر متفق ہو گئے ہیں۔ یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ دونوں ممالک پرانی باتوں کو پیچھے چھوڑ کر ایک مشترکہ اور بولڈ معاشی مستقبل کی طرف بڑھنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ وعدہ جنوبی افریقہ میں جی 20 سمٹ کے دوران کینیڈا کے پردھان منتری مارک کارنی اور بھارت کے پردھان منتری نریندر مودی کے درمیان ہوئی بائی لیٹرل میٹنگ کے دوران دوہرایا گیا۔ ان کی میٹنگ صرف سیاسی نزدیکیوں کی واپسی نہیں ہے بلکہ دونوں ممالک کے درمیان رشتوں میں ایک حقیقی تبدیلی ہے، جو سیاسی ہمت، دور اندیشی اور عوام کے فائدے کے لئے ٹھوس نتائج دینے کے مشترکہ پکے ارادے سے بھری ہے۔ وژنری لیڈر شپ: کارنی اور مودی: بھارت کے ساتھ پردھان منتری کارنی کی نئی پارٹنر شپ نے کینیڈا کے عالمی معاشی وژن کو نیا انداز دینا شروع کر دیا ہے۔ ان کی قیادت میں، اوٹاوا نے تجارت کی گفتگو کو پھر سے شروع کرنے کے لئے صرف لین دین والا نہیں بلکہ ایک تبدیلی لانے والا وژن اپنایا ہے۔ پچھلے تناؤ کے باوجود کارنی کا اعتماد دوبارہ قائم کرنے کی خواہش قیادت کی ایک انوکھی مثال ہے۔ پردھان منتری مودی نے بھی سیاسی سمجھ داری کا ثبوت دیا ہے۔ تناؤ کے دور کے بعد بھی، گہرائی سے اور بڑے پیمانے پر جڑنے کی ان کی خواہش دکھاتی ہے کہ کینیڈا بھارت کی معاشی یاترا میں ایک اہم پارٹنر ہے۔ دونوں نے مل کر 2030 تک 50 بلین ڈالر کی باہمی تجارت کا ہدف رکھا ہے۔ یہ ایک بڑا ہدف ہے، جو اگر حاصل ہو جاتا ہے تو موجودہ تجارت کی مقدار سے تقریبا دو گنا ہو جائے گا۔ چیلنجوں سے پار پانا صاف گوئی، ہمت اور کمٹمنٹ: یہ نئی رفتار خود بخود نہیں آئی۔ جیسا کہ کئی دیکھنے والوں نے دیکھا ہے، کچھ منتخب پارٹی کی تنظیموں نے جان بوجھ کر اس پارٹنر شپ کو پٹڑی سے اتارنے کی کوشش کی ہے۔ یہ لوگ پرانے تناؤ کا اپنے فائدے کے لئے فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔ لیکن کارنی حکومت نے سوچ میں صاف گوئی اور سیاسی ہمت دکھائی۔ پیچھے ہٹنے کی بجائے، وہ اور زیادہ پکے ارادے کے ساتھ آگے بڑھے۔ بات چیت کا یہ پھر سے شروع ہونا سفارتی رشتوں میں نرمی کے تناظر میں بھی اہم ہے۔ پچھلے تناؤ، خاص طور پر سکیورٹی اور اعتماد کو لے کر، کی وجہ سے 2023 میں تجارت کی بات چیت رک گئی تھی۔ کارنی اور مودی کے درمیان نئی میٹنگ کوئی رسمی قدم نہیں ہے، یہ اعتماد پھر سے بنانے اور باہمی فائدے والی پارٹنر شپ بنانے کا ایک بنیادی فیصلہ ہے۔ ایک بڑی پارٹنر شپ صرف تجارت سے آگے: دونوں لیڈروں نے جس سی ای پی اے کی سوچ رکھی ہے، وہ بڑی اور جامع ہے۔ بھارت کی وزارت خارجہ کے مطابق نئی بات چیت میں سامان، سروس سرمایہ کاری، کھیتی، ڈیجیٹل ٹریڈ، لیبر موبیلٹی اور پائیدار ترقی جیسے کئی شعبے شامل ہوں گے۔ اس کے ساتھ، کارنی اور مودی نے دفاع، خلائی سائنس، سول نیوکلیئر انرجی اور طویل مدت تک یورینیم سپلائی میں پارٹنر شپ کو مزید گہرا کرنے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ اس کوشش کی کامیابی میں بھارتیہ ہائی کمشنر دنیش پٹنائک کا کردار خاص تعریف کے قابل ہے۔ انہوں نے نہ صرف بات چیت کے راستے دوبارہ بنائے ہیں بلکہ غلط فہمیوں کو کم کرنے، سیاسی تناؤ کم کرنے اور دونوں ممالک کے درمیان اعتماد پھر سے بنانے میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کی سفارتی حساسیت، متوازن اپروچ اور رشتے کو منفی اثر سے بچانے کے پکے ارادے نے سی ای پی اے کو دوبارہ شروع کرنے کے لئے ایک مضبوط بنیاد رکھی ہے۔ یہ صرف ایک تجارت کا معاہدہ نہیں ہے، یہ ایک اسٹریجک پارٹنر شپ ہے، جو مشترکہ جمہوری اقدار، خود مختاری کے احترام اور عالمی تعاونکے طویل مدتی وژن پر مبنی ہے

بڑا حادثہ: انڈونیشیا میں لینڈ سلائیڈنگ اور سیلاب کا قہر! سُماترا جزیرے پر 10 افراد جاں بحق، 6 لاپتہ

نیشنل ڈیسک: (نیوز ایجنسی) انڈونیشیا کے جزیرہ سماترا میں موسلا دھار بارش کے بعد اچانک آنے والے سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ (مٹی کے تودے گرنے) سے کم از کم دس افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور چھ افراد لاپتہ ہو گئے۔ پولیس نے بدھ کے روز یہ جانکاری دی۔ قومی پولیس نے اپنے بیان میں کہا کہ گزشتہ ہفتے ہونے والی شدید بارش کے باعث دریا اُبھان پر آ گئے، جس کے بعد سیلاب نے علاقے میں تباہی مچا دی۔ اس واقعے کے بعد امدادی کارکن شمالی سماترا کے چھ اضلاع میں متاثرہ علاقوں تک پہنچنے کے لیے مسلسل کوشش کر رہے ہیں۔ بیان کے مطابق بدھ تک امدادی اہلکار سب سے زیادہ متاثر شہر سبولگا سے کم از کم پانچ نعشیں اور تین زخمی افراد کو نکال چکے ہیں اور چار لاپتہ دیہاتیوں کی تلاش جاری ہے۔ اسی دوران پڑوسی ضلع وسطی تپنولی میں لینڈ سلائیڈنگ (مٹی کا تودہ گرنے) سے ایک ہی خاندان کے کم از کم چار افراد جاں بحق ہو گئے۔ سیلاب کے سبب تقریبا دو ہزار گھر اور عمارتیں پانی میں ڈوب گئیں۔ اس آفت کے دوران جنوبی تپنولی ضلع میں درخت جڑ سے اکھڑ گئے جس سے ایک دیہاتی کی موت ہو گئی۔ سبولگا کے پولیس سربراہ ایڈی انگنٹا نے بتایا کہ ہنگامی پناہ گاہیں قائم کر دی گئی ہیں اور حکام نے خطرے والے علاقوں کے رہنے والوں سے فوری طور پر محفوظ مقامات پر منتقل ہونے کی اپیل کی ہے۔ اکتوبر سے مارچ تک ہونے والی شدید موسمی بارشوں کے باعث انڈونیشیا میں اکثر مٹی کے تودے گرنے اور سیلاب جیسی آفات پیش آتی ہیں۔ یہ سترہ ہزار سے زیادہ جزیروں پر مشتمل ملک ہے، جہاں لاکھوں لوگ پہاڑی علاقوں یا زرخیز میدانوں کے قریب رہتے ہیں۔

افغانستان میں پاکستانی حملے میں 10 ہلاک، 4 زخمی: افغان حکومت

کابل: (نیوز ایجنسی) افغانستان کی حکومت کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے منگل کے روز بتایا کہ پیر کی رات افغانستان میں پاکستان کی بمباری کے نتیجے میں نو بچے اور ایک بالغ شخص جاں بحق ہو گئے۔ ایکس پر اپنی پوسٹ میں ترجمان نے لکھا کہ گزشتہ رات تقریباً بارہ بجے صوبہ خوست کے ضلع گوربُز کے علاقے مغلگئی میں پاکستانی جارح فورسز نے ایک مقامی شہری ولیات خان بن قاضی میر کے گھر پر بمباری کی۔ اس کے نتیجے میں نو بچے (پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں) جاں بحق ہو گئے۔ ایک دوسری پوسٹ میں ترجمان نے بتایا کہ ایک خاتون بھی جاں بحق ہوئی اور اس کا گھر مکمل تباہ ہو گیا۔ ان کے مطابق کنڑ اور پکتیکا میں بھی فضائی حملے ہوئے جہاں چار شہری زخمی ہوئے۔ افغانستان کے لیے سابق امریکی ایلچی زلمے خلیل زاد نے اس صورتحال پر حقیقت پسندانہ سفارت کاری کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے بتایا کہ اطلاعات کے مطابق ایک ترک وفد اسلام آباد اور کابل کا دورہ کرے گا تاکہ دونوں ممالک میں ایسا معاہدہ طے ہو سکے جس سے ان کی سرزمین کا استعمال ایک دوسرے کی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے کے لیے نہ ہو۔ انہوں نے اس اقدام کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ متوقع معاہدے کے تحت انقرہ میں ایک آپریشن یا مانیٹرنگ آفس بھی قائم ہو سکتا ہے، جس میں ترکیہ، قطر، افغانستان اور پاکستان کے افسران شامل ہوں گے۔ خلیل زاد نے ایکس پر لکھا کہ آج رات پاکستان کی جانب سے افغانستان کے خوست، کنڑ اور پکتیکا صوبوں میں متعدد حملوں کی خبریں ہیں۔ ابتدائی رپورٹ کے مطابق خوست کے مغلگئی علاقے میں 9 بچے اور ایک خاتون جاں بحق ہوئے۔ کنڑ اور پکتیکا کی ابتدائی رپورٹوں میں 4 شہریوں کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔ میں ان حملوں کی مذمت کرتا ہوں اور جاں بحق ہونے والوں کے لواحقین سے تعزیت کرتا ہوں۔ شہریوں کا قتل اور بڑے پیمانے پر جنگ کا خطرہ، افغانستان اور پاکستان کے درمیان مسائل کا حل نہیں ہے۔ صبر اور حقیقت پسندانہ سفارت کاری ہی بہتر راستہ ہے۔ اطلاعات کے مطابق جلد ایک اعلیٰ سطحی ترک وفد اسلام آباد اور شاید کابل کا دورہ کرے گا تاکہ افغانستان اور پاکستان کے درمیان ایسا معاہدہ ہو سکے جس کے تحت ان کی سرزمین کو ایک دوسرے کی سلامتی کے خلاف استعمال نہ کیا جائے۔ اس معاہدے میں انقرہ میں ایک آپریشن یا مانیٹرنگ مرکز کے قیام کی شق بھی شامل ہو سکتی ہے جس میں ترکیہ، قطر، افغانستان اور پاکستان کے نمائندے ہوں۔ یہ مرکز نہ صرف نگرانی کرے گا بلکہ شکایات یا خلاف ورزیوں کی صورت میں مسئلے کا حل بھی تلاش کرے گا۔ میں اس اقدام کا خیر مقدم کرتا ہوں اور افغانستان اور پاکستان سے تعاون کی اپیل کرتا ہوں۔ اس سے قبل ایک پاکستانی سفارت کار نے جلال آباد میں ایک سینئر افغان گورنر سے ملاقات کی، جو کئی ماہ بعد دونوں جانب کا پہلا اعلیٰ سطحی رابطہ تھا اور اس کا مقصد خطے میں بڑھتی ہوئی سیکورٹی تشویشات کے تناظر میں بات چیت کو آگے بڑھانا تھا۔

ہانگ کانگ: آگ لگنے سے 44 افراد کی موت، سینکڑوں لاپتہ

ہانگ کانگ: (نیوز ایجنسی) ہانگ کانگ کے ایک رہائشی کمپلیکس میں واقع کئی اونچی عمارتوں میں لگی تباہ کن آگ نے کم از کم 44 افراد کی جان لے لی ہے، جبکہ سینکڑوں لوگ لاپتہ بتائے جا رہے ہیں۔ فائر بریگیڈ کے اہلکار مسلسل جدوجہد کر رہے ہیں تاکہ اوپری منزلوں پر پھنسے ہوئے رہائشیوں تک پہنچ سکیں، کیونکہ آگ بے قابو انداز میں پھیلتی جا رہی ہے۔ حکام نے جمعرات کی صبح یہ انکشاف کیا کہ اس واقعے کے سلسلے میں تین افراد کو گرفتار کیا گیا ہے ایک تعمیراتی کمپنی کے دو ڈائریکٹر اور ایک کنسلٹنٹ۔ پولیس کا کہنا ہے کہ تفتیش میں یہ سامنے آیا کہ کمپنی کے نام والے انتہائی آتش گیر پولی اسٹائرین بورڈز کچھ فلیٹس کی کھڑکیوں کو بلاک کرنے کے لیے استعمال کیے گئے تھے، جس پر انہیں "سنگین غفلت" کے الزام میں حراست میں لیا گیا۔ افسران کو شبہ ہے کہ تعمیراتی جگہ پر موجود دیگر اشیا جیسے حفاظتی جال، کینوس شیٹس اور پلاسٹک کورنگ بھی حفاظتی معیار پر پوری نہیں اترتی تھیں۔ اس رہائشی کمپلیکس کی آٹھ میں سے سات ٹاورز جہاں بڑی تعداد میں معمر افراد رہتے ہیں آگ لگنے کے گھنٹوں بعد بھی جل رہے تھے۔ اسے ہانگ کانگ کی گزشتہ 30 برسوں کی سب سے ہلاکت خیز آگ قرار دیا جا رہا ہے، جس نے 1996 کی بدنام زمانہ گارلے بلڈنگ کی آگ کے ہلاکہ خیز سانحے (41 اموات) کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ ٹائی پو ضلع میں بھڑکنے والی یہ آگ تقریباً 16 گھنٹوں سے جاری ہے۔ فائر فائٹرز تین سب سے زیادہ متاثرہ ٹاورز پر اپنی کوششیں مرکوز کیے ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ چار دیگر عمارتوں میں آگ کو "قابو میں" کر لیا گیا ہے، مگر وہ مکمل طور پر بجھائی نہیں جا سکی۔ یہ سوالات بڑھتے جا رہے ہیں کہ آگ اتنی تیزی سے کیسے پھیلی۔ فائر سروسز کے ڈائریکٹر اینڈی یونگ نے کہا کہ ٹیموں نے متعدد یونٹس میں کھڑکیوں پر پولی اسٹائرین بورڈز لگے دیکھے، جو ایک "غیر معمولی" بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پولی اسٹائرین بورڈز انتہائی آتش گیر ہوتے ہیں، اور آگ بے حد تیزی سے پھیلی۔ یونگ نے مزید کہا کہ ان کی موجودگی غیر معمولی تھی، اس لیے معاملہ مزید تحقیقات کے لیے پولیس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ ہانگ کانگ کے چیف ایگزیکٹو جان لی نے کہا کہ شہر کے ہاؤسنگ حکام یہ بھی جانچیں گے کہ عمارتوں کی مرمت کے دوران استعمال کی گئی حفاظتی تہہ آگ سے مزاحمت کے معیار پر پوری اترتی تھی یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ذمہ دار افراد کو قانون کے مطابق سزا دیں گے۔ عہدیداران اس بات کا بھی جائزہ لے رہے ہیں کہ تعمیرات یا مرمت کے دوران عمارتوں کے گرد لگنے والا بانس کا اسکیفولڈنگ آگ کے پھیلاؤ میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوا، کیونکہ پہلے بھی ایسی ساخت کو بعض آگ کے واقعات میں ایک اہم وجہ قرار دیا جا چکا ہے۔

یوکرین پر روس کے حملے سے 6 افراد ہلاک

محمد حسن سراقہ رضوی

کیف: (ایجنسیاں)

روس کی جانب سے منگل کو یوکرین میں عمارتوں اور توانائی کے ڈھانچوں کو نشانہ بنا کر کیے گئے مسلسل حملوں میں کم از کم چھ افراد ہلاک ہو گئے۔ جبکہ یوکرین کی جانب سے جنوبی روس میں کیے گئے حملے میں تین افراد کی موت ہو گئی اور کئی گھروں کو نقصان پہنچا۔ حکام نے یہ معلومات فراہم کیں۔ دارالحکومت کیف کے کچھ حصوں میں پانی اور بجلی کی سپلائی بند ہو گئی۔ 'ٹیلیگرام' پر جاری ایک ویڈیو فوٹیج میں کیف کے مشرقی علاقے دنیپرووسکی کی ایک نو منزلہ رہائشی عمارت میں شدید آگ بھڑکتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ میئر ویٹالی کلیچکو نے بتایا کہ دنیپرووسکی میں دو افراد ہلاک اور پانچ زخمی ہوئے، جبکہ مرکزی پیچیرسک ضلع میں ایک اور رہائشی عمارت بری طرح تباہ ہو گئی۔ کیف میونسپل انتظامیہ کے مطابق، شہر کے مغربی ضلع میں ایک عمارت پر ہوئے حملے میں چار افراد ہلاک اور تین زخمی ہو گئے۔ یوکرین کی وزارتِ توانائی نے بتایا کہ توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچا ہے، تاہم تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں۔ یوکرین کی ایمرجنسی سروسز کے مطابق، اوڈیسا علاقے میں توانائی اور بندرگاہ کے ڈھانچے پر روسی حملے میں دو بچوں سمیت چھ افراد زخمی ہوئے۔ روس کے جنوبی روستوف علاقے میں پیر کی رات یوکرینی ڈرون حملے میں تین افراد ہلاک اور آٹھ زخمی ہو گئے۔ علاقے کے گورنر یوری سلوگار نے منگل کو ایک آن لائن بیان میں بتایا کہ حملہ تیگانروگ شہر میں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اس حملے میں رہائشی عمارتوں، ایک گودام اور ایک دکان کو نقصان پہنچا ہے۔ روس کی وزارتِ دفاع نے منگل کو کہا کہ روسی فضائی دفاعی دستوں نے رات بھر میں کریمیا اور مختلف روسی علاقوں کے اوپر 249 یوکرینی ڈرون مار گرائے۔ وزارت کے مطابق، ان میں سے زیادہ تر بحیرۂ اسود کے اوپر تباہ کیے گئے۔ یوکرین کے ایک نمائندے اولیکساندر بیوژ نے بتایا کہ مذاکرات "بہت تعمیری" رہے اور دونوں فریق زیادہ تر نکات پر گفتگو کرنے میں کامیاب رہے۔ کریملن کے ترجمان دیمتری پیسکوف نے پیر کو کہا کہ انہوں نے نئی تجویز ابھی نہیں دیکھی۔

بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ کے بینک لاکر کی تلاشی، 9.704 کلو سونے کے زیورات برآمد

ڈھاکہ (ایجنسیاں)۔ بنگلہ دیش انٹرنیشنل کرائمز ٹربیونل-1 کی جانب سے معزول وزیر اعظم شیخ حسینہ کو سزائے موت کا فیصلہ سنائے جانے کے بعد عبوری حکومت نے ان کی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کو ضبط کرنے کا عمل شروع کیا ہے۔ نیشنل بورڈ آف ریونیو کے سینٹرل انٹیلی جنس سیل نے موتی جھیل میں واقع اگرنی بینک کی مین برانچ میں شیخ حسینہ کے نام پر رجسٹرڈ دو لاکرز سے 832.51 بھوری سونے (9.704 کلو گرام) کے زیورات برآمد کیے ہیں۔ دی ڈیلی اسٹار کی رپورٹ کے مطابق، نیشنل بورڈ آف ریونیو کے سینٹرل انٹیلی جنس سیل کے افسران نے پیر کو یہ کارروائی کی۔ اس کی تفصیلات میں بتایا گیا کہ افسران نے ضابطے کے مطابق لاکر نمبر 751 اور 753 کو کھولا۔ ان لاکرز سے سونے زیورات کے علاوہ اندرون و بیرونِ ملک سے ملے ایوارڈ اور تحفے بھی برآمد ہوئے ہیں۔

چین روس کے ساتھ توانائی کی شراکت داری کو مضبوط بنانے کے لیے تیار

بیجنگ: (ایجنسیاں) چین کے صدر شی جن پنگ نے کہا ہے کہ ان کا ملک روس کے ساتھ توانائی کی جامع شراکت داری کو مضبوط بنانے کے لیے تیار ہے۔ چینی صدر نے یہ پیغام ٹیلی گرام کے ذریعے دارالحکومت بیجنگ میں منعقد ہونے والے ساتویں چین روس توانائی تجارتی فورم کے شرکاء کو بھیجا ہے۔ چین کے صدر شی جن پنگ نے کہا ہے کہ ان کا ملک روس کے ساتھ توانائی کی جامع شراکت داری کو مضبوط بنانے کے لیے تیار ہے۔ چینی صدر نے یہ پیغام ٹیلی گرام کے ذریعے دارالحکومت بیجنگ میں منعقد ہونے والے ساتویں چین روس توانائی تجارتی فورم کے شرکاء کو بھیجا ہے۔ چائنا سینٹرل ٹیلی ویژن (سی سی ٹی وی) نے ٹیلی گرام پیغام کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ دی ہے کہ چین روس کے ساتھ جامع توانائی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے اور مشترکہ طور پر عالمی توانائی کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لیے تیار ہے اور سپلائی چین کے استحکام اور سہل آپریشن کو برقرار رکھنے کے لیے کام کرنے پر بھی رضامند ہے۔ شی نے اس بات پر زور دیا کہ چین روس توانائی تعاون کی بنیاد مضبوط ہے اور یہ باہمی فائدہ مند تعاون پر مبنی ہے۔ اس نے دونوں ممالک کی اقتصادی اور سماجی ترقی کو فروغ دینے اور ان کے عوام کی فلاح و بہبود کو بہتر بنانے میں مثبت کردار ادا کیا ہے۔

ضروری اعلان: قلمکار حضرات اپنے مضامین دلائل کے ساتھ ہی ارسال فرمائیں بغیر دلائل کے کوئی بھی مضمون قابل قبول نہیں ادارتی ٹیم:
نوٹ: کسی بھی مضمون میں ایڈیٹر کو حسب ضرورت تصرف یا ترمیم کا حق حاصل ہو گا، مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں۔

ہفت روزہ
نیپال اردو ٹائمز
Weekly The
NEPAL URDU TIMES
۲۷/نومبر ۲۰۲۵ مطابق ۵/جمادی الاخرہ ۱۴۴۷ھ /۱۱ گتے اگہن ۲۰۸۲ بروز جمعرات

پارلیمنٹ کی بحالی کے لیے قانونی چارہ جوئی کریں گے: سابق وزیر اعظم اولی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی

کاٹھمانڈو: نیپال کمیونسٹ پارٹی (یوایم ایل) کے چیئرمین اور سابق وزیر اعظم کے پی شرما اولی نے کہا ہے کہ ان کی پارٹی ایوان نمائندگان کی تحلیل کے خلاف قانونی علاج اور پر امن جدو جہد کا راستہ منتخب کرے گی۔ منگل کو تحلیل شدہ ایوانِ نمائندگان کے سی پی این (یوایم ایل) سے وابستہ ارکان کے اجلاس میں، انہوں نے کہا کہ وہ پارلیمنٹ کی بحالی کے لیے سپریم کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کریں گے کیونکہ سیاسی حل کی ضرورت ہے۔ میٹنگ میں پارٹی کے وائس چیئرمین بشنو پرساد پوڈیل نے اس بات پر زور دیا کہ سب کو یہ سمجھنا چاہیے کہ بحران میں یوایم ایل کا کردار لک کے مستقبل میں مضمر ہے۔ پارٹی کے جنرل سکریٹری شنکر پوکھرل نے کہا کہ 8 اور 9 ستمبر کے واقعات کی منصفانہ تحقیقات ہونی چاہیے۔ میٹنگ میں بات چیت جاری ہے۔ چیئرمین کے پی شرما اولی نے کہا ہے کہ یوایم ایل کی رضاکار فورس، نیشنل رضاکار فورس (این وی ایف) کسی کے خلاف نہیں بلکہ تشدد اور انتشار کے خلاف بنائی گئی ہے۔ اولی نے کہا کہ ایک رضاکار فورس تشکیل دینا پڑی کیونکہ ریاستی مشینری اکیلے عوام، عوامی املاک، صنعتی اداروں یا میڈیا ہاؤسز کی حفاظت نہیں کر سکتی۔ اولی نے کہا، "اگر کوئی امن میں خلل ڈالنے کی کوشش کرتا ہے، تو ہمیں اسے روکنا چاہیے۔ اگر کوئی آتش زنی اور توڑ پھوڑ کی شیطانی حکومت کرنے کی کوشش کرتا ہے، تو یہ فورس انہیں روکے گی۔ یہ فورس قدرتی آفات اور عوام کے مسائل کے حل کے لیے کام کرے گی۔ یہ ملک میں امن اور سیاسی استحکام کے لیے کام کرتا ہے۔ وزیر اعظم سشیلا کارکی کی حکومت کے اس انتباہ پر ناراضگی ظاہر کی ہے کہ اگر یہ ناکام ہوئی تو ملک میں ایک بڑا ابغاوت ہو گا۔ کیا یہ آپ کا منصوبہ ہے یا ملک میں مزید تباہی پھیلانے کا خواب ہے،" چیئرمین اولی نے پوچھا تھا۔ "اگر یہ تمہارا منصوبہ ہے تو اسے پورا نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اگر یہ خواب ہے تو ایسے تباہ کن خواب دیکھنا چھوڑ دو

نیپال فوج نے جین زی تحریک کی تحقیقات میں تعاون سے مکمل انکار کر دیا

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی

کاٹھمانڈو: نیپال کی جین زی تحریک کے دوران پیش آنے والے حساس واقعات کی تحقیقات کر رہا کمیشن فوج کی جانب سے طلب کیے گئے کسی بھی تفصیلی مواد یا بیانات حاصل نہیں کر سکے گا، کیونکہ نیپالی فوج نے واضح طور پر کہا ہے کہ وہ اس کمیشن کے ساتھ تعاون نہیں کرے گی اور نہ ہی کسی افسر کو پیش ہونے بھیجے گی۔ فوج کے مطابق کمیشن کی طرف سے مانگی گئی فوجی تعیناتیوں، آپریشن آرڈرز، فیصلے کے عمل اور متعلقہ معلومات کی درخواست، فوجی قانون اور قواعد و ضوابط کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ فوجی ذرائع نے بتایا، "فوج ایک مضبوط چین آف کمانڈ کے تحت کام کرتی ہے اور فوجی قانون نے کسی بھی کمیشن کو ایسی معلومات طلب کرنے کا اختیار نہیں دیا ہے۔ کمیشن نے جین زی تحریک کے دوران تعینات سیکیورٹی اہلکاروں اور ان کے بیانات کے ساتھ ساتھ فیصلہ سازی کے عمل کی تفصیلات طلب کی تھیں، لیکن فوج نے باضابطہ خط کے ذریعے اپنی ادارتی حدود میں رہتے ہوئے کسی بھی معلومات کی فراہمی سے انکار کیا اور تعاون نہ کرنے کا واضح اشارہ دیا۔ کمیشن کے افسران نے کہا کہ فوج کی جانب سے براہ راست تعاون نہ ہونے کے باوجود چھان بین دیگر ذرائع اور شواہد کی بنیاد پر جاری رہے گی۔ کمیشن نے واضح کیا، "ریاستی اداروں کے تمام شعبوں سے تعاون کی توقع کی جاتی ہے، لیکن تعاون نہ ملنے کی صورت میں بھی قانون کے دائرے میں کام بلا روک جاری رہے گا۔ نیپالی فوج اور جین زی تحقیقات کمیشن کے درمیان یہ ٹکراؤ، جو جین زی تحریک کے واقعات کی حقیقت تک پہنچنے کے لیے قائم کیا گیا تھا، چھان بین کے عمل کو مزید پیچیدہ اور حساس بنا سکتا ہے۔

نیپال: عام انتخابات کے لیے اب تک 40 جماعتیں رجسٹرڈ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

مارچ 2026 کو ہونے والے ایوان نمائندگان کے انتخابات کے لیے اب تک چالیس سیاسی جماعتوں نے رجسٹریشن کرائی ہے۔ الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ ایوان نمائندگان کے انتخاب کے لیے جماعتوں کو 10 نومبر تک رجسٹریشن کرانا ہوگی۔ کمیشن کے مطابق جمعہ تک 40 سیاسی جماعتوں کو رجسٹر کیا جا چکا ہے۔ اب تک، نیپالی کمیونسٹ پارٹی، پشپ کمل دہال 'پرچنڈ' کے ساتھ اس کے کوآرڈینیٹر، جنتا سماج وادی پارٹی نیپال، اپیندر یادو اس کے چیئرمین، راشٹریہ جنمورچہ، چترا بہادر کے سی اس کے چیئرمین، جنتا سماج وادی پارٹی، اشوک رائے اس کے چیئرمین، اور نیپالی کارکنان، منچ کے ساتھ اس کے چیرمین، بیجنگ پارٹی، ناجو کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں اسی طرح، نیشنل انڈیپنڈنٹ پارٹی (این آئی ایس پی) نے ڈول پرساد (ڈی پی) آریال کو قائم مقام صدر کے طور پر اور پربھو شاہ کے صدر کے طور پر عام جنتا پارٹی نے اپنی پارٹیوں کو رجسٹر کیا ہے۔ بابورام بھٹارائی، جناردن شرما، اور سنتوش پریار کے اتحاد سے بننے والی پروگریسو ڈیموکریٹک پارٹی نے بھی اپنی پارٹی رجسٹر کر لی ہے۔

صدر پوڈیل نے تمام جماعتوں سے الیکشن کو کامیاب بنانے کی اپیل کی ہے

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی

کاٹھمانڈو: صدر رام چندر پوڈیل نے تمام پارٹیوں سے الیکشن کو کامیاب بنانے پر زور دیا ہے۔ جمعہ کو پڈیکنیا ملٹیپل کیمپس کی ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے انتخابات کو کامیاب بنانے پر زور دیا۔ صدر پوڈیل نے واضح کیا کہ 25 مارچ کو ہونے والے آئندہ ایوان نمائندگان کے انتخابات ملک، عوام اور جمہوریت کے لیے ضروری ہیں اور اسے کامیاب بنانے کے لیے تمام جماعتوں کو مل کر کام کرنا چاہیے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ انتخابی نتیجہ گڈ گورننس، ترقی اور خوشحالی کے سفر کو تقویت بخشے گا اور ایک نئی سمت دے گا۔ چونکہ یہ انتخاب ملک، عوام اور جمہوریت کے لیے ناگزیر ہے، میں تمام نیپالی بھائیوں اور بہنوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اسے کامیاب بنائیں۔

صدر پوڈیل نے کہا کہ ملک مشکل حالات سے گزر رہا ہے اور کہا کہ انتخابات کی تاریخ کا اعلان آئین، جمہوریت اور ملک کے تحفظ کے لیے کیا گیا۔ صدر پوڈیل نے کہا کہ نئے انتخابات کا اعلان اس لیے کیا گیا تاکہ ملک جو کہ نوجوانوں کی تحریک کی خواہش ہے، کہ حقیقی معنوں میں کرپشن، اقربا پروری اور جانبداری، جانبدارانہ رویے سے پاک ہو اور صحیح لوگ ملک کو چلا سکیں۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ الیکشن کو ہلکے میں نہ لیں، اس کے بجائے کہ اسے وقار کا مسئلہ بنائیں تاکہ قوم کا چہرہ بدل گئے۔ صدر پوڈیل نے کہا کہ، آپ نوجوانوں کو اس الیکشن میں آگے آنا چاہیے اور ایک اچھا ایوان نمائندگان بنانا چاہیے، تاکہ بدعنوان اور بدمعاشوں کی جیت نہ ہو، اور اچھے اور ایماندار لوگ جیتیں۔ پھر ملک کو انصاف، گڈ گورنس اور ترقی کی راہ پر چلنا چاہیے۔ صدر پوڈیل نے کہا کہ اگرچہ اس آئین اور پارلیمانی نظام میں صدر ایک ایگزیکٹو نہیں ہے، لیکن انہوں نے نوجوانوں کی تحریک کا احترام کرنے کے لیے حکومت اور نوجوانوں کے گروپوں کے نمائندوں کے ساتھ ان کی موجودگی میں اس مسئلے پر بات چیت کی، اور واضح کیا کہ حکومت مظاہرین کے بقیہ مطالبات پر توجہ دے گی۔ صدر پوڈیل نے عملی علم، اخلاقی تعلیم اور ہنر پر مبنی تعلیم کو بڑھانے کے لیے تعلیم کو بہتر بنانے پر توجہ دینے کی ضرورت کی طرف بھی اشارہ کیا جو معاشرے اور قوم کی ضروریات کے مطابق صلاحیتوں کو بڑھاتی ہے۔ انہوں نے کیمپس کو خواتین کی یونیورسٹی بنانے کی کوششوں پر بھی خوشی کا اظہار کیا

نیپال کی سلامتی کونسل کا آئندہ انتخابات سے قبل فوج مامور کرنے کا مطالبہ

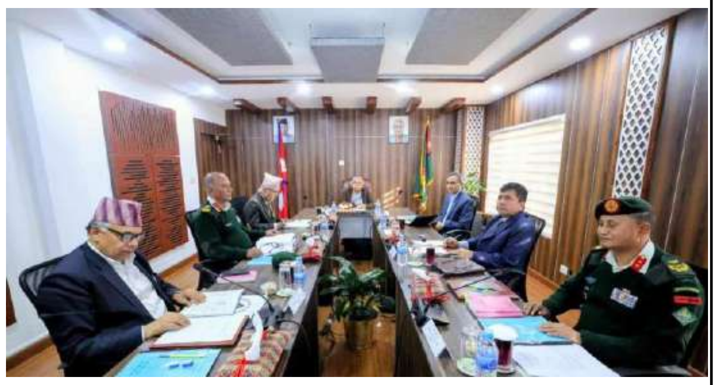

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی

کاٹھمانڈو: وزیر اعظم سشیلا کارکی کی سربراہی میں قومی سلامتی کونسل نے قومی سلامتی کو مضبوط بنانے اور 5 مارچ 2026ء کو ہونے والے پارلیمانی انتخابات کو آزادانہ، منصفانہ اور خوف سے پاک منعقد کرنے کو یقینی بنانے کے لئے قومی کابینہ میں نیپالی فوج کے اہلکاروں کی تعیناتی کی سفارش کی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ فیصلہ ایوان نمائندگان کے انتخابات سے قبل جمعرات کو کونسل کے اجلاس میں کیا گیا۔ ایک بیان میں کونسل نے کہا کہ سیکورٹی فورسیز کی تعیناتی کی سفارش آئین کے آرٹیکل 266(1) کے تحت کی گئی ہے جو باڈی کو نیپال آرمی کو متحرک کرنے اور کنٹرول کی تجاویز پیش کرنے نیز قومی سلامتی اور دفاعی معاملات پر مشورہ دینے کے لئے اختیار دیتا ہے۔ اجلاس میں کئی اندرونی ممکنہ سیکوریٹی چیلنجز کا بھی جائزہ لیا گیا جس میں ملک و بیرون ملک کی حالیہ پیش رفت پر توجہ مرکوز کی گئی اور کسی فریق ثالث کے اثر و رسوخ سے پاک آزاد، منصفانہ اور غیر جانبدار انتخابات کو یقینی بنانے کے لئے حکمت عملی وضع کی گئی۔ نیپال میں یہ اقدام جین زی تحریک کے بعد ملک میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے بارے میں سیاسی جماعتوں میں بڑھتے ہوئے خدشات کے درمیان کیا گیا ہے۔ حال ہی میں معزول وزیر اعظم کے پی شرما اولی کی قیادت والی سابقہ نیپال کمیونسٹ پارٹی 'یونیفائیڈ مارکسسٹ-لیننسٹ (یوایم ایل) نے نگراں حکومت کی انتخابی مدت کے تئیں وابستگی پر سوال اٹھایا ہے اور تحلیل شدہ ایوان نمائندگان کی بحالی کے اپنے مطالبے کو دہرایا ہے۔ بہار کی سرحد سے متصل ضلع بارا میں بھی کشید گی بڑھ گئی ہے جہاں بدھ کو جین زی مظاہرین اور یوایم ایل کارکنوں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں جس کے بعد حکام نے سمارا اور پڑوسی علاقوں میں کرفیو نافذ کر دیا لیکن سماجی و سیاسی بدامنی میں کمی کے کوئی آثار نظر نہیں آئے کیونکہ یہ جمعرات تک جاری رہی جس سے قبل از انتخابات کشید گی میں مزید اضافہ ہوا۔ تشدد پر رد عمل ظاہر کرتے ہوئے وزیر اعظم کارکی نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا کہ انہوں نے سیکوریٹی فورسیز سمیت تمام متعلقہ ایجنسیوں کو امن، سیاسی لیڈروں کی محفوظ نقل و حرکت اور انتخابات کے لئے محفوظ ماحول کو یقینی بناتے ہوئے انتہائی تحمل سے کام لینے کی ہدایت دی ہے۔ توقع ہے کہ کابینہ آنے والے دنوں میں کونسل کی سفارشات پر غور کرے گی

سپریم کورٹ نے نیپال کے پرائیویٹ اسکولوں میں انگریزی زبان کی لازمی تعلیم پر پابندی عائد کر دی

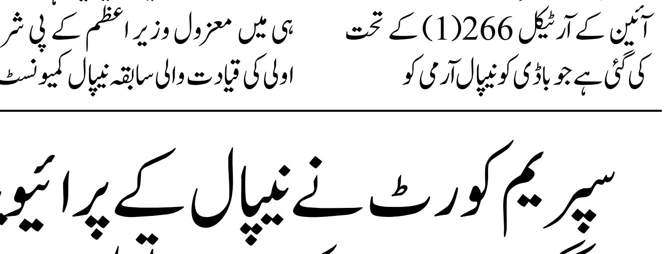

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

سپریم کورٹ نے نجی اسکول کے احاطے میں طلباء کو نیپالی بولنے پر سزا دینے کے عمل کو روکنے کا حکم جاری کیا ہے۔ سپریم کورٹ نے وزارت تعلیم پرائیویٹ اسکولوں اور متعلقہ فریقین کو اپنے حکم میں کہا ہے کہ نجی اور رہائشی اسکولوں میں صرف انگریزی کی لازمی تعلیم کو ختم کیا جائے۔ نیپالی میں بولنے والے طلباء کو ذہنی دباؤ یا تذلیل کا نشانہ نہیں بنایا جانا چاہیے۔ جسٹس ٹیک پرساد ڈھنگانہ اور شانتی سنگھ تھاپا کی مشترکہ بنچ نے طالب علم آیوش بادل کی طرف سے دائر ایک رٹ درخواست کی سماعت کرتے ہوئے یہ حکم جاری کیا۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ اگر نجی اسکولوں میں نیپالی زبان کے استعمال پر جرمانے عائد کرنے کے لیے کوئی پالیسی یا سرکلر جاری کیا گیا ہے تو اسے فوری طور پر منسوخ کیا جانا چاہیے۔ بادل نے یہ رٹ پٹیشن دائر کی جس میں وزیر اعظم کے دفتر اور وزراء کی کونسل وزارت تعلیم نجی اور رہائشی اسکولوں کی ایسوسی ایشن اور کاٹھمانڈو میٹروپولیٹن میونسپلٹی کو فریق بنایا گیا۔ درخواست میں کہا گیا کہ بہت سے نجی اسکول تعلیمی رابطے کے لیے صرف انگریزی کے استعمال کو لازمی قرار دے رہے ہیں اور اسکول کے احاطے میں نیپالی زبان کے استعمال پر پابندی لگا کر جرمانے تذلیل اور ذہنی دباؤ جیسی سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔

تمام لیڈروں کی محفوظ نقل و حرکت کو یقینی بنانے کی ہدایت: وزیر اعظم

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

وزیر اعظم سشیلا کارکی نے سیمارا میں ہونے والے واقعہ کو انتہائی افسوسناک قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ جمہوریت میں اس طرح کی انارکی ناقابل قبول ہے۔ سوشل میڈیا پر سیمارا واقعے پر رد عمل ظاہر کرتے ہوئے، وزیر اعظم سشیلہ کارکی نے ذکر کیا کہ انہوں نے تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کی محفوظ نقل و حرکت کو یقینی بنانے کی ہدایت کی ہے۔ ہم نوجوانوں کے غصے اور سیاسی عدم اطمینان کو سنجیدگی سے لیتے ہیں۔ انہوں نے بدھ کی رات سوشل میڈیا پر لکھا۔ آزادی اظہار کا احترام ہمارا عزم ہے، لیکن اس کا مطلب عوامی املاک کو نقصان پہنچانے، ہوائی اڈوں میں خلل ڈالنے یا قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے۔ بدھ کو بارا میں سیمارا ہوائی اڈے کے گیٹ کے سامنے یو ایم ایل کارکنوں اور جین زی مظاہرین کے درمیان تصادم کے بعد کرفیو لگانا پڑا۔ یو ایم ایل نے جین زی نوجوانوں پر پروانی پور، بارا میں اس کے پروگرام میں رکاوٹ ڈالنے کا الزام لگایا ہے۔ دوسری جانب جین زی کے نمائندے دعویٰ کر رہے ہیں کہ انہیں یو ایم ایل کے کارکنوں نے مارا پیٹا اور بدسلوکی کی۔ وزیر اعظم سشیلہ کارکی نے ہوم انتظامیہ اور سیکورٹی ایجنسیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ امن و امان کو برقرار رکھنے، تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کی محفوظ نقل و حرکت کو یقینی بنانے اور انتخابات کے لیے منصفانہ اور خوف سے پاک ماحول پیدا کرنے کے لیے انتہائی تحمل اور پوری تیاری کے ساتھ کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ صرف جمہوری نظام کے ذریعے ہی نوجوانوں کی حقیقی توقعات پوری ہو سکتی ہیں۔ اس لیے میں تمام جماعتوں سے مخلصانہ اپیل کرتی ہوں کہ وہ ناپسندیدہ سیاسی اشتعال انگیزی سے گریز کریں اور جمہوری عمل پر یقین رکھیں۔ احتجاج کے دوران پیش آنے والے پر تشدد واقعات کی غیر جانبداری اور فوری طور پر تحقیقات کی جا رہی ہیں، اور قصورواروں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم کارکی نے کہا کہ انتخابات کو پر امن اور بے خوف بنانے کے لیے سیکیورٹی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتشار پر قابو پایا جائے گا اور ایسا ماحول بنایا جائے گا جہاں ہر شہری بے خوف ہو کر ووٹ دے سکے

آیئے مل کر امن معاہدے کو پورا کریں اور جین زی کی آواز کو بلند کریں: پرچنڈ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیپالی کمیونسٹ پارٹی کے کوآرڈینیٹر پشپ کمل دہال 'پرچنڈ' نے کہا ہے کہ جامع امن معاہدے نے وفاقیت، جامعیت اور سیکولرازم کے ساتھ جمہوری جمہوریہ کے آئین کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ دہال نے نیپال کی حکومت اور اس وقت کے باغی سی پی این (ماؤسٹ) کے درمیان جامع امن معاہدے کی 19 ویں سالگرہ کے موقع پر اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عوامی جنگ اور امن معاہدے کی روح اور روح اس وقت تک نامکمل رہے گی جب تک کہ سماجی انصاف، اچھی حکمرانی اور معاشی خوشحالی کے مسائل کو پورا نہیں کیا جاتا۔ امن معاہدے کے اہم دستخط کنندگان میں سے ایک، اس وقت کے وزیر اعظم گریجا پرساد کوئرالا کے لیے خصوصی یاد اور احترام کا اظہار کرتے ہوئے، کوآرڈینیٹر دہال نے ان تمام لوگوں کے لیے اپنے احترام کا اظہار کیا جنہوں نے زندہ دستخط کرنے والوں کے طور پر اس عمل میں تعاون کیا۔ میں اپنے عزم کا اظہار کرتا ہوں کہ نیپالی کمیونسٹ پارٹی، جو نئے اتحاد اور پولرائزیشن کے ذریعے تشکیل دی گئی ہے، امن معاہدے میں اپنی سیاسی ملکیت اور ذمہ داری کو سنبھالتے ہوئے باقی کاموں کو پورا کرنے کے لیے پرعزم رہے گی۔ دہال نے پارٹی کی طرف سے جاری کردہ ایک پیغام میں کہا۔ اس بات کو نوٹ کرتے ہوئے کہ امن معاہدے کا بنیادی مقصد ایک جامع جمہوریہ کا قیام ہے جو مساوات پر مبنی، عوامی بہبود پر مبنی اور بدعنوانی سے پاک ہو، کوآرڈینیٹر دہال نے کہا کہ یہاں تک کہ 'گنجی' نوجوان نسل بھی اب انہی اقدار، جذبات اور 'جذبے' کے ساتھ اپنی آواز بلند کر رہی ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ میں پختہ یقین رکھتا ہوں کہ نوجوانوں کی امنگوں کو صرف اسی صورت میں پورا کیا جا سکتا ہے جب گورننس سسٹم، گورننس اور آئین میں امن معاہدے کی روح کے مطابق ترمیم کی جائے۔ سابق وزیر اعظم دہال نے ماضی کا سنجیدگی سے جائزہ لیتے ہوئے موجودہ نیپالی معاشرے میں ابھرنے والے مسائل کے حل کے لیے تمام جماعتوں سے متحدہ کوششوں کی اپیل بھی کی ہے

چیئرمین اولی نے نیپال میں جین زی گروپوں کا مقابلہ کرنے کے لیے نیشنل والینٹیئر فورس کی تشکیل کی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

سابق وزیر اعظم کے پی شرما اولی نے نیپال میں جین زی گروپوں کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنی پارٹی کی نیشنل والینٹیئر فورس تشکیل دی ہے۔ انہوں نے جمعہ کو کاٹھمانڈو میں ایک تقریب میں اس فورس کا اعلان کیا۔ اولی کے مطابق فورس کے کمانڈر پشپ راج شریسٹھ ہوں گے، جو یوتھ فیڈریشن کے سابق نائب صدر ہیں۔ یہ فورس تمام اضلاع میں اپنے اپنے ڈھانچے کے ساتھ موجود ہوگی۔ اولی نے کہا کہ اس وقت ملک بھر میں سی پی این یو ایم ایل پارٹی کے خلاف ماحول بنایا جا رہا ہے۔ اب یہ قوت ان کا مقابلہ کرے گی۔ اولی نے کہا کہ کسی کو بھی نیشنل والینٹیئر فورس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جین زی تحریک کے بعد اقتدار سے محروم ہونے والی سی پی این یو ایم ایل نے نوجوانوں کو نشانہ بنانے کے لیے ایک قومی رضاکار فورس تشکیل دی ہے۔ اگرچہ ماضی سے الگ الگ نوجوان اور طلبہ تنظیمیں سرگرم ہیں، لیکن یو ایم ایل پارٹی اور اس کے رہنماؤں کی حفاظت کے لیے ایک قومی رضاکار فورس بنانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ یو ایم ایل کی نوجوانوں کی تنظیم، نیشنل یوتھ یونین، اور طلبہ تنظیم نیشنل یوتھ یونین آف نیپال (اے این این ایس یو ایس) سرگرم ہیں۔ تاہم، یو ایم ایل ان تنظیموں کے متبادل کے طور پر پارٹی اور اس کے رہنماؤں کا دفاع کرنے کے لیے نیشنل رضاکار فورس کے نام سے ایک نئی تنظیم کا اعلان کیا ہے۔ یو ایم ایل کے ڈپٹی جنرل سکریٹری پردیپ گیاوالی نے کہا کہ پارٹی سیکورٹی کے حوالے سے بہت حساس ہے اور اپنی حفاظت کے لیے ضروری حفاظتی انتظامات کرنے کے لیے ایک قومی رضاکار فورس تشکیل دے دی ہے۔ فورس کی تشکیل کے معاملے پر یو ایم ایل کے اندر لیڈروں کے درمیان اختلافات کے باوجود چیئرمین اولی نے لیڈر مہیش بسنیٹ کے تعاون سے ایک ٹاسک فورس تشکیل دی اور اس فورس کو تشکیل دیا

نیپال: جین زی، پھر سراپا احتجاج سیمارا علاقہ میں کشیدگی کے بعد کرفیو نافذ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
ضلع بارا

نیپال میں دو ماہ کے پر سکون حالات کے بعد ایک بار پھر جین زی کے احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے ہیں، حکام نے جمعرات 20، نومبر کو ملک کے کئی حصوں بشمول ضلع بارہ میں کرفیو نافذ کر دیا ہے۔ یہ اقدام اس وقت اٹھایا گیا جب نوجوان مظاہرین (جنہیں جنریشن زی کہا جاتا ہے) اور بر طرف وزیر اعظم کے پی شرما اولی کی کمیونسٹ پارٹی آف نیپال (یونائیٹڈ مارکسسٹ لیننسٹ) کے کارکنوں کے درمیان ہونے والی پر تشدد جھڑپوں میں دس افراد زخمی ہو گئے۔ واضح رہے کہ یہ واقعہ بدھ کو منعقد ہونے والی ریلیوں کے بعد پیش آیا جب سی پی این یو ایم ایل کے کارکنوں اور نوجوان

مظاہرین دونوں نے ضلع بارہ کے سمارا علاقے میں اجتماعات منعقد کیے۔ جس کے بعد جلد ہی دونوں گروہوں کے درمیان جھڑپیں شروع ہو گئیں، صورت حال مزید ابتری کا شکار ہوئی اور پر تشدد مظاہرے شروع ہو گئے، جس کے بعد حکام نے طاقت کا استعمال کرتے ہوئے اس علاقے میں کرفیو نافذ کر دیا۔ سی پی نمائندگان (ہاؤس آف ریپریزنٹیٹوز) کی بحالی کا مطالبہ کر رہی ہے، جسے ستمبر میں این یو ایم ایل نیپال بھر میں احتجاجی مظاہرے کر رہی ہے اور ایوان

جین زی تحریک کے بعد تحلیل کر دیا گیا تھا جس نے اولی کی حکومت کو گرایا تھا۔ تاہم وزیر اعظم سشیلا کارکی نے پُرامن رہنے کی اپیل کی ہے، انہوں نے تمام فریقین سے غیر ضروری سیاسی اشتعال سے پرہیز کرنے اور جمہوری عمل پر اعتماد کرنے کی درخواست کی ہے۔ نیپال میں قومی انتخابات 5، مارچ 2026ء کو ہونے والے ہیں۔ ادھر، اولی ستمبر کی جین زی بغاوت کے بعد صدر کے ایوان کو تحلیل کرنے کے فیصلے پر سوال اٹھاتے رہے ہیں۔ اولی نے ایوان کی بحالی کا مطالبہ کرتے ہوئے سپریم کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ کارکی نے جماعتوں کو متنبہ کیا کہ الیکشن سے فرار کوئی متبادل نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ انتخاب میں رجسٹر کرنے سے انکار کرنے یا انتخاب کا بائیکاٹ کرنے والی کسی بھی پارٹی کو

جمہوریت کے بجائے بدامنی کے انتخاب کا مرتکب سمجھا جائے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ ستمبر میں، نیپال میں سوشل میڈیا پر عارضی پابندی کے بعد احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے تھے۔ نوجوان مظاہرین، جنہوں نے خود کو ''جنریشن زیڈ'' قرار دیا، نے بدعنوانی کے خلاف سخت کارروائی اور تمام اعلیٰ لیڈروں اور سرکاری اہلکاروں کی جائیدادوں کی تحقیقات کا مطالبہ کیا تھا۔ 8، اور 9، ستمبر کی جھڑپوں کے دوران کم از کم 47، افراد ہلاک ہو گئے تھے، اور پارلیمنٹ، سرکاری دفاتر اور عدالتوں میں آگ لگا دی گئی تھی۔ اس بحران کے نتیجے میں چار بار وزیر اعظم رہنے والے اولی کو ان کے عہدے سے ہٹا دیا گیا اور سابق چیف جسٹس سشیلا کارکی کو نیپال میں نئے انتخابات کرانے کیلئے حالات کو سازگار بنانے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی

عرس فقیہ ملت علیہ الرحمۃ بحسن و خوبی اختتام پذیر

نیپال اردو ٹائمز
پریس ریلیز (بستی بھارت)

ملک بھارت کا معروف مشہور و منفرد مفتی ساز ادارہ دار العلوم امجدیہ اہل سنت، ارشد العلوم، مرکز تربیت افتا، اوجھاگنج، بستی میں فقیہ الملۃ و الدین، استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمۃ، بانی مرکز تربیت افتا، اوجھاگنج، بستی کا ۲۵ واں سالانہ عرس پاک و جشن دستار مفتیان اسلام، ۳/جمادی الآخرۃ ۴۷ھ کو بڑے ہی تزک و احتشام سے منایا گیا، جس میں نعت و منقبت و خطاب فرمانے کے لئے قرب و جوار کے علاوہ، دور دراز کے مشاہیر علما و شعرا نے بھی شرکت فرمائی۔

جلسہ کی نگرانی و سرپرستی نائبین حضور فقیہ ملت حضرت مولانا انوار احمد امجدی، سجادہ نشیں خانقاہ فقیہ ملت و صدر اعلی مرکز تربیت افتا و حضرت مولانا مفتی ابرار احمد امجدی، ناظم اعلی و صدر شعبہ افتا، مرکز تربیت افتا و مفتی ازہار احمد امجدی زید شرفہم صدر المدرسین و مفتی ادارہ ہذا نے فرمائی۔

قاریٔ القراء حضرت مولانا قاری خلق اللہ خلیق فیضی زید مجدہ نے قرآن مجید کی تلاوت فرما کر، جلسہ کا آغاز فرمایا، اس کے بعد فرزند مرکز مولانا سید محمد سجاد قادری مصطفوی نے نعت و منقبت کے اشعار پیش کیے، جس سے محفل میں فرحت و انبساط کی کیفیت پیدا ہو گئی۔

شاگرد رشید حضور فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی حنیف احمد قادری امجدی نے نماز سے متعلق، ایک نصیحت آمیز خطاب فرما کر عوام اہل سنت کی اصلاح کی عمدہ کوشش فرمائی۔

دوران خطابت جانشین حضور فقیہ ملت حضرت مولانا مفتی ازہار احمد امجدی مصباحی، فاضل جامعہ ازہر مصر نے حضور فقیہ ملت کی ذات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ حضور فقیہ ملت علیہ الرحمۃ کی زندگی، خواہ بچپن سے متعلق ہو یا جوانی اور بڑھاپے سے اس کا رشتہ ہو، آپ کے ہر دور کی زندگی ہمارے لئے نمونۂ عمل ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت بچپن سے ہی اصول و قوانین کے سخت پابند تھے، یہاں تک کہ بچپن میں ایک مرتبہ حضرت کے گھٹنے میں سخت تکلیف تھی کہ آپ دونوں پاؤں سے چل نہیں سکتے تھے، پھر بھی آپ دونوں ہاتھ اور ایک پیر کے سہارے، برابر مدرسہ، وقت پر پہونچ کر، زبان حال سے کہہ رہے تھے کہ پہلے اصول و قوانین پر سختی سے کاربند ہو جاؤ، پھر ان شاء اللہ تعالی دنیا آپ کے قدموں میں ہو گی۔ نیز آپ نے مزید فرمایا کہ ہمارے مرکز میں صرف اور صرف مفتی ہی نہیں بنایا جاتا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف اور معاشرے میں رہنے اور عوام کی اصلاح کے رموز سے آشنائی بھی کرائی جاتی ہے۔ اس کے بعد حضور والا نے مرکز کے تین طلبائے کرام کی تصانیف *انکشاف حق*، *قبالۂ جنت* اور *اہمیت نماز وپروانہ برکات* کا رسم اجراء فرمایا اور ساتھ ہی ساتھ *اردو ٹائمز نیپال کا فقیہ ملت نمبر* اور *مصر سے شائع ہونے والے عربی رسالہ المھند* کا اجرا و تعارف بھی فرمایا۔

اس کے بعد کئی خطبا نے اپنے اپنے تاثر اور دینی پیغامات پیش کیے۔

قل شریف اور حضور محدث کبیر زید شرفہ کے تاثر کے بعد دستار بندی کا سلسلہ شروع ہوا، حضرت العلام قاری خلق اللہ خلیق فیضی صاحب قبلہ نے فارغین کے ناموں کا بالترتیب اعلان فرمایا، جس میں پہلی پوزیشن مفتی *عبد السبحان بزمی* مصباحی امجدی نے حاصل کی دوسری اور تیسری پوزیشن مفتی *محمد مشاہد رضا مصباحی* امجدی و *مفتی تنویر احمد مصباحی* امجدی نے حاصل کی اس کے بعد صلاۃ و سلام اور محدث کبیر مد ظلہ العالی کی دعا پر محفل کا اختتام ہوا۔

رپوٹر: محمد عدنان رضا الجامعی
مرکز تربیت افتا اوجھاگنج بستی
۲۶/نومبر ۲۰۲۵

نیپال میں درگا پرسائی کے حامیوں نے احتجاج ختم کر دیا

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیپال میں درگا پرسائی کی قوم قومیت، مذہب اور ثقافت بچاؤ مہم نے بادشاہت کی بحالی کا مطالبہ کرتے ہوئے آج سے دی گئی غیر معینہ مدت کی ہڑتال ختم کر دی ہے۔ ہفتے کی رات ہونے والی بات چیت کے

بعد دونوں فریقوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ مطالبات کی حمایت میں مذاکرات کا اگلا دور جلد ہی منعقد کیا جائے گا۔ یہ اطلاع آج وزیر اعظم کے چیف ایڈوائزر کھنال نے دی۔ درگا پرسائی اس وقت کاٹھمانڈو ڈسٹرکٹ پولیس کی تحویل میں ہے۔ بلو واتر میں حکومت کے ساتھ مذاکرات کے بعد تحریک کے دیگر رہنماؤں نے احتجاج واپس لینے پر اتفاق کیا۔ حکومت کی جانب سے وزیر داخلہ اوم پرکاش، آریال، وزیر اعظم کے چیف ایڈوائزر اجے بھدر کھنال اور مشیر گووند نارائن تملسینا موجود تھے۔ کھنال نے بتایا کہ مذاکرات کے دوران مہم کے 27 نکاتی مطالبات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ سکریٹری پریم دیپ لمبو کی قیادت میں ایک ٹیم نے بات چیت میں حصہ لیا، اس کے ساتھ وکلاء ونود منی بھٹارائی لاون نیوپانے اور ڈاکٹر نرنجن پرسائی بھی شامل تھے.

صدر رام چندر پوڈیل سے سعودی عرب کے سفیر کی پر تکلف الوداعی ملاقات

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیپال کے لیے سعودی عرب کے سفیر سعد ابو حمید نے منگل کے روز صدارتی محل میں صدر رام چندر پوڈیل سے پر تکلف الوداعی ملاقات کی، جسے نہایت اہم اور خوشگوار ماحول میں انجام پایا بتایا گیا ہے صدر کے دفتر کے مطابق اس ملاقات میں نیپال اور سعودی عرب کے دیرینہ

دوستانہ تعلقات، باہمی مفاد، تعاون کے نئے امکانات اور مشترکہ دلچسپی کے اہم امور پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ دونوں فریقوں نے مختلف شعبوں میں تعلقات مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اظہار بھی کیا۔ صدر پوڈیل نے سفیر سعد ابو حمید کی خدمات اور کامیاب سفارتی مدت پر ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور نیپال سعودی تعلقات کی مضبوطی میں ان کے کردار کو سراہا۔

نیپال پریمیئر لیگ میں سٹے بازی کے الزام میں آٹھ ہندوستانی شہری گرفتار

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیپال پریمیئر لیگ این پی ایل میں سٹے بازی کے الزام میں آٹھ ہندوستانی شہریوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ کاٹھمانڈو کرائم برانچ نے دارالحکومت سے آٹھ افراد کو گرفتار کر کے مزید تفتیش شروع کر دی ہے۔ کرائم برانچ کے سپرنٹنڈنٹ پون بھٹارائی کے مطابق یہ افراد آن لائن بیٹنگ سائٹس کے ذریعے سٹے بازی کی سرگرمیوں میں مصروف تھے جس کی وجہ سے انہیں حراست میں لیا گیا۔ گرفتار افراد کی شناخت 31 سالہ راجہ یدولا، 35 سالہ مہیش بابو 30 سالہ پنڈت سری نواسولو، 20 سالہ شیخ سویب 30 سالہ نبین مدیلا

32 سالہ محمد رفیع شیخ 19 سالہ سائی شیخ کمار، تیس سالہ شیخ تمیم اور 28 سالہ شیخ کے طور پر کی گئی ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ بھٹارئی نے بتایا کہ ان کے پاس سے 15 موبائل فون برآمد ہوئے ہیں۔ سٹے بازی کے جرم کے تحت ضروری قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ اس سے قبل دو افراد کو مبینہ طور پر کھلاڑیوں کو میچ فکسنگ میں ملوث ہونے پر اکسانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔

نیپال۔ بھارت سرحد پر یو اے ای کے شہری سمیت دو افراد گرفتار

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی

کاٹھمانڈو: ایس ایس بی اور نیپال کی مسلح پولیس فورس کی ایک مشترکہ گشتی ٹیم نے ہندوستان نیپال کے نو مینس لینڈ واقع پلر نمبر 9/389 کے قریب سے دو مشتبہ افراد کو رکسول بلاک کے سہدیوا گاؤں سے بلرام پور کی طرف جا رہے تھے اور ان سے پوچھ گچھ شروع کی۔ پہلے ملزم کی شناخت بشن پور سیتامڑھی ضلع (بہار) کے رہنے والے انور کے طور پر ہوئی ہے۔ دوسرے مشتبہ کی شناخت سالم عبد اللہ خلفان الشمسي (34) کے نام سے ہوئی ہے جو متحدہ عرب امارات کا رہائشی ہے۔ اس کے قبضے سے عرب امارات کا پاسپورٹ نمبر ای اے 0498168 بھی ملا ہے۔ سیکورٹی حکام کے مطابق یو اے ای الشمسی 8 مارچ کو سیاحتی ویزے پر بھارت پہنچا جس کی مدت 29 اگست 2025 تک تھی۔ اس کے پاس ایف آر آر او ممبئی کی ایک رسید بھی ملی جس میں ویزا کی توسیع کے لیے اس کی درخواست اور 29 اگست کو نیپال کے

دورے کا ذکر تھا۔ حالانکہ اس کے پاسپورٹ پر ہندوستانی روانگی کا ٹکٹ نہیں تھا۔ دونوں کو پوچھ گچھ کے لیے فوری طور پر بیورو آف امیگریشن لے جایا گیا۔ انہوں نے ہندوستان کے اپنے مسلسل دوروں کو سیاحت اور نئے کاروباری مواقع سے منسوب کیا۔ اس کے بعد وہ سہدیو بلیرام پور دیہی سڑک سے سرحد پار کر رہا تھا۔

اس دوران دونوں ممالک کی مشترکہ گشتی ٹیم نے اسے پیلر نمبر 09/389 کے قریب سے شک کی بنیاد پر گرفتار کر لیا۔ دوران تفتیش انکشاف ہوا کہ انوار الحق نامی بھارتی شہری کے پاس بھارت اور نیپال دونوں کی شہریت کے کاغذات تھے اور وہ غیر قانونی طور پر سرحد عبور کرنے میں ملوث تھے۔ تحقیقات میں یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ راجوری کا رہنے والا حق نواز پاسپورٹ نمبر (AA 3652103 سالم الشمسی کے ساتھ گورکھپور کے راستے ممبئی سے رکسول گیا تھا اور گرفتاری کی اطلاع ملنے پر وہ بلیرام پور بی سی پی پہنچا تھا۔ سیکورٹی اہلکار فی الحال ان سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں اور مزید کارروائی کر رہے ہیں

ضروری اعلان: قلمکار حضرات اپنے مضامین دلائل کے ساتھ ہی ارسال فرمائیں بغیر دلائل کے کوئی بھی مضمون قابل قبول نہیں ادارتی ٹیم:
نوٹ: کسی بھی مضمون میں ایڈیٹر کو حسب ضرورت تصرف یا ترمیم کا حق حاصل ہو گا، مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں۔

جامعہ عربیہ مدینتہ العلوم کے زیرِ اہتمام قرآن کی مقدس تعلیم اور عظمت،، پروگرام کا انعقاد

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو قرآن جیسی مقدس کتاب کی تعلیم دیتے ہیں۔ مولانا اظہر الدین قادری

نیپال اردو ٹائمز
پریس ریلیز

سنت کبیر نگر (اخلاق احمد نظامی) تحصیل خلیل آباد حلقہ کے مشہور و معروف قصبہ پچپوکھری بازار میں واقع جامعہ عربیہ مدینتہ العلوم کے زیر اہتمام ،،قرآن کی مقدس تعلیم اور عظمت،، پر ایک اہم پروگرام منعقد ہوا جس کی صدارت فخر القراء حافظ و قاری غلام نبی احمد نظامی صدر شعبہ حفظ و قراءت جامعہ ہذا و نظامت مولانا مجیب الرحمٰن علیمی نے کی پروگرام کو خطاب کرتے ہوئے معروف خطیب مولانا اظہر الدین قادری نے اپنی گفتگو کا آغاز حدیث مبارکہ سے کیا اور کہا،، تم میں سب سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے،،

مولانا قادری نے کہا کہ قرآن کریم دنیا کی مقدس عظیم اور سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ جو فرشتوں کے سردار حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ پیغمبر اسلام نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر تھوڑا تھوڑا 23 سال تک نازل ہوا، تمام آسمانی کتابوں میں قرآن مجید ہی واحد کتاب ہے۔ جواب تک حرف بہ حرف زبر زیر پیش مد جزم تشدید میں کبھی اضافہ یا اس میں کمی نہیں ہوئی ہے۔ کیونکہ اس کتاب کی حفاظت کا ذمہ خود خالقِ کائنات نے لیا ہے۔ مولانا قادری نے کہا کہ قرآن مجید پڑھنا، پڑھانا، سننا، دیکھنا، چومنا، عبادت باعث ثواب دنیا میں عزت و عظمت اور جنت میں داخل ہونے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس لیے یہ کتاب کوئی عام کتاب نہیں ہے۔ اس کتاب کو نازل کرنے والا رب العالمین اور جس پر نازل ہوا وہ رحمۃ اللعالمین ہے۔

مولانا قادری نے کہا کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو کیونکہ بروز قیامت یہ تلاوت کرنے والوں کی سفارش کرے گا۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو قرآن جیسی مقدس کتاب کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور اپنی دنیا و آخرت سنوارتے ہیں۔

مولانا قادری نے کہا سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہیں کہ جس کسی نے قرآن مجید کی ایک آیت سکھائی۔ جب تک اس کی تلاوت ہوتی رہے گی، اس کے لئے ثواب جاری رہے گا۔ معلوم ہوا کہ اگر کسی نے کسی شخص کو قرآن مجید کی تعلیم دی۔ وہ دنیا میں رہے یا نہ رہے جب تک قرآن کریم کی تلاوت ہوتی رہے گی اس شخص کو اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ اور ثواب میں کچھ کمی نہ ہو گی۔

مولانا قادری نے کہا کہ افسوس آج مسلمانوں کے دلوں سے قرآن مجید کی وہ محبت، پڑھنے کا ذوق و شوق، جو ہمارے اکابر و اسلاف کا طریقہ اور خاصہ ہوا کرتا تھا۔ آج وہ محبت اور پڑھنے کا ذوق و شوق نہ رہا۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ جب قرآن مجید کی کوئی آیت سنتے تو خوف سے بے ہوش جاتے تھے۔ آج مسلمانوں کو نہ قرآن کریم پڑھنے کا شوق و جذبہ ہے۔ اور قرآن نے جو ہمیں پیغام دیا اس کو سمجھنے کی فکر ہے۔ مولانا قادری نے کہا کہ آج اگر مسلمان اپنا کھویا ہوا وقار عزت و عظمت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے قرآن کریم سے محبت کرنا ہو گا۔ قرآن کریم کے حکم کے مطابق زندگی گزارنی ہو گی۔ آج مسلمانوں نے قرآن سے جو دوری بنالی۔ ذلیل و خوار اور تباہی و بربادی کی وجہ یہی ہے کہ قرآن کریم سے ہمارا رشتہ منقطع ہو گیا۔

مولانا نے کہا کہ قرآن کریم میں سب کچھ موجود ہے بس ہمیں اس مقدس کتاب کو پڑھ کر سمجھنے کی ضرورت ہے۔ مولانا قادری نے کہا کہ مسلمانوں جب رب العالمین نے یہ فرمادیا کہ قرآن پاک میں ہر چیز کا ذکر ہے تو ہمارا ایمان و اعتقاد ہے کہ یقیناً اس کے اندر سب کچھ موجود ہے۔ یہ اور بات ہے آج ہمارے علمی و ذہنی کوتاہی کی وجہ سے ہماری رسائی وہاں تک پہنچ نہیں پائی۔ مگر آج غیر اس مقدس کتاب کو پڑھ کر سمجھ کر چاند پر چلے گئے، سورج پر جانے کی تیاری ہو رہی۔ اور نئی چیزوں کا وہ لوگ ایجاد کر رہے ہیں۔ اگر آج ہمیں اپنے اکابر و اسلاف کی زندگی کا مطالعہ کرنے کی اشد ضرورت ہے

مولانا قادری نے کہا کہ آج ہمارا معاشرہ بچوں کی ابتدائی تعلیم انگریزی میڈیم سے کرتا ہے۔ آپ اپنے بچوں کو انجنیئر، ڈاکٹر، پروفیسر، لکچرر سب کچھ بنائیں۔ مگر سب سے پہلے اسے ایک سچا اور اچھا مسلمان بنائیں۔ اس لیئے کہ اگر بچہ عصری تعلیم حاصل نہ کیا تو دنیا میں ناکام ہو گا مگر دین و قرآن سے دور رہا تو دنیا میں ناکام ہو گا اور قبر و آخرت میں بھی ناکام رہے گا۔

اس سے قبل پروگرام کا آغاز حافظ مقصود عالم نظامی نے تلاوت کلام اللہ سے کیا اس کے بعد نصف درجن سے زائد شعراء و نعت خواں نے بارگاہ رسالت میں نعت پاک کا نذرانہ پیش کیا دریں اثناء پروگرام میں ایک طالب علم عبد الشاہ ابن امتیاز مقام و پوسٹ بھینسا معافی مہنداول کو علماء و مشائخ اور قراء نے قرآن پاک کی چند ابتدائی آیتوں کو پڑھا کر اس کا حفظ شروع کرایا اور ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔ اس موقع پر مولانا جرار علی اشرفی، مولانا امام الدین نظامی، ماسٹر احمد رضا، کلیم اللہ خان ناظم اعلی، حاجی عبد القیوم پر دھان، حاجی حامد حسین سرپرست اعلی، مفید خان، محمد عمران، حافظ محمد مسعود نظامی اور مولانا ابو طالب کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے پروگرام کا اختتام صلاۃ و سلام اور قاری غلام نبی احمد نظامی کی دعا سے ہوا

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

اداریہ

وزیر اعظم کارکی کا مسلم مخالف بیان لمحہ فکریہ!

ایڈیٹر کے قلم سے۔۔۔۔۔۔۔

اسلام ایسا آفاقی مذہب ہے جس میں سب سے زیادہ حقوق کے تحفظ کے حوالے سے پیغام ملا ہے، ماں باپ کے حقوق، بہنوں اور بیویوں کے حقوق یہاں تک کہ اسلام نے پڑوسیوں کے حقوق کی بھی بات کی ہے، ایسا آفاقی مذہب ہے جس کی بنیادیں ہی حقوق العباد پر ہیں، اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں جس طرح سے عورتیں ظلم و بربریت کا شکار ہو رہی تھیں اس سے ہر کوئی باخبر ہے، عورتوں کے وقار کو مجروح کیا جارہا تھا، بچیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا، لیکن جب آفاقی مذہب اس روئے زمین پر اپنے پیغمبر محمد عربی ﷺ کے ذریعے پوری دنیا میں اپنی کرنوں کو بکھیرا تو زمانے میں سب سے پہلا پیغام عورتوں کو باندی پن سے آزادی کا تھا، آج اسی اسلام پر انگشت نمائی کی جارہی ہے، حال ہی میں ملک عزیز نیپال جب ترقی کی راہ پر گامزن ہے، حالات معمول پر ہیں، عوام خوشحال ہے، اسی درمیان ملک کی قیادت کرنے والے شخصیت کے ذریعے مسلم مخالف بیان پورے ملک میں بے چینی پیدا کر دیا ہے، یوں تو آج. پوری دنیا میں یہی ہو رہا ہے، ہر طرف انسانیت سسک بلک رہی ہے کہیں حسب و نسب کے نام پر کہیں دولت و ثروت کے نام پر تو کہیں ذات و مذہب کے نام پر لڑائی جاری ہے، کچھ یوں ہی حال ایشیا کا ہے پورے ایشیاء میں بالخصوص ہندو نیپال میں اس کی چیخ و پکار سنائی دے رہی ہے ملک نیپال کو نفرت انگیز بیان نے ترقی سے روک دیا ہے۔

ملک نیپال میں گزشتہ تین ماہ قبل جب زین جی کے ذریعے ملک کو کرپشن، رشوت خوری، سے پاک کرنے کے لیے مظاہرے شروع ہوئے تھے تو اس وقت اس زین جی کے مظاہرے میں سیکڑوں مسلمانوں نے پولیس کی گولیوں کو اپنے اوپر برداشت کیا تھا۔

زین جی کے مظاہرے کے دوران اقتدار میں بیٹھی کے پی شرما اولی کی حکومت مستعفی ہوگئی اور زین جی کے مظاہرے کے بعد ملک کی سلامتی کو بچانے کے لیے، ملک میں امان امان کی فضا قائم کرنے کے لیے ایک تعلیم یافتہ خاتون کو زین جی کے ذریعہ کرسی اقتدار پر براجمان کیا گیا، امید یہی کی جارہی تھی کہ سوشیلا کارکی ملک میں امن وامان اور ملک کی سالمیت کے لیے کام کریں گی۔

لیکن اقتدار کی کرسی پر بیٹھنے کے بعد لوگ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتے ہیں، شاید کچھ یوں ہی ہوا ہے ہماری وزیر اعظم سوشیلا کارکی کے ساتھ، ان کا نہایت ہی زہریلا بیان مسلم خواتین کے لیے جاری ہوا اس پر افسوس کے سوا کچھ نہیں کیا جاسکتا ہے۔

سوشیلا کارکی اپنے عہدے پر بیٹھتے ہی پورے ملک کی توجہ اپنی طرف کھینچنے میں کامیاب رہیں لیکن ان کا یہ حالیہ بیان مسلم مخالف تنظیموں کے لیے انرجی کا کام کرے گا، چوں کہ نیپال کی تاریخ میں بحیثیت وزیر اعظم کسی مذہب کے حوالے سے پہلی بار آئین کے خلاف بکواس کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ سوشیلا کارکی ہمارے ملک کی وزیر اعظم ہیں ہم ان کی قدر کرتے ہیں لیکن ہمارا آئین ہمیں اپنے حقوق کی پامالی کرنے والوں سے حساب لینا بھی سکھاتا ہے، ہمارے ملک کا آئین ہمیں ہر مذہب کی عزت کرنے کا پیغام بھی دیتا ہے۔

ہم وزیر اعظم سوشیلا کارکی سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ کس کے اشارے پر ملک کی فضا کو خراب کرنے کی کوشش کررہی ہیں؟ آپ نے کیوں مسلم مخالف تحریکوں کو انرجی دینے کا کام کیا؟ اس کے پیچھے کون سی طاقت کام کررہی ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ پڑوسی ملک ہندوستان کے اشارے پر حالات اس طرح پیدا کئے جارہے ہیں، اگر ایسا ہے تو یہ ملک کی تعمیر و ترقی کے لیے ایک بڑا چیلنج ثابت ہوگا۔

وزیر اعظم سوشیلا کارکی کا نفرتی بیان
آپ آسماں ہیں تو رکھیے دلکشی لہجہ
تاکہ یہ زمیں رکھے اپنا شبنمی لہجہ
کچھ خیال تو رکھیے آپ اپنے عہدے کا
کیوں زباں پہ لاتے ہیں آپ نفرتی لہجہ

نئی نسل اور دین سے دوری: ایک لمحۂ فکریہ

از قلم: محمد شمیم احمد نوری مصباحی
خادم: دارالعلوم انوارِ مصطفیٰ
سہلاؤ شریف، باڑمیر (راجستھان)

دنیا مادی ترقی کے آسمانوں کی بلندیوں کو چھو رہی ہے، لیکن روحانیت کی روشنی آہستہ آہستہ مدھم پڑتی جارہی ہے۔ باہر کی چمک دمک میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے مگر دلوں کی بستیوں میں تاریکی بڑھ رہی ہے۔ ایمان کے گلستان کی جگہ خشک سالی نے لے لی ہے، عبادت کی لذت، ذکر کا سکون اور دین سے قلبی وابستگی کم ہوتی جارہی ہے۔ نئی نسل کی محرومی یہ نہیں کہ ان کے پاس دنیا کم ہے، اصل محرومی یہ ہے کہ دلوں میں ایمان کا شوق اور عبادت کا ذوق باقی نہیں رہا۔ یہ صورت حال پوری امت کے لیے گہرا لمحۂ فکریہ ہے۔

اصل سوال یہ نہیں کہ نئی نسل دین سے کیوں دور ہے؟ اصل سوال یہ ہے کہ ہم نے انہیں دین کے قریب لانے کے لیے کیا کیا؟

نئی نسل کے دین سے دور ہونے کے بنیادی اسباب:

نئی نسل کے دین سے دور ہونے کے بنیادی اسباب میں سب سے پہلا سبب گھر کے دینی ماحول کا ختم ہو جانا ہے۔ گھر بچے کی اولین درسگاہ ہے۔ اگر گھر میں قرآن کی تلاوت کی آوازیں خاموش ہو جائیں، ذکر و اذکار اور درود کے چراغ بجھ جائیں، نبی کریم ﷺ کی سیرت کا ذکر کم ہو جائے اور والدین عملی نمونہ نہ بنیں تو بچوں کے دلوں سے ایمان کی روشنی ماند پڑنے لگتی ہے۔ یاد رکھیں! بچے وہی کرتے ہیں جو والدین کرتے ہیں۔ نماز پڑھنے والا والد نمازی بیٹا بناتا ہے، اخلاق والا گھر اخلاق والے بچے دیتا ہے۔ جب گھر میں دین کا چراغ بجھ جائے تو باہر اندھیرا ہی اندھیرا ملتا ہے۔

دوسرا بڑا سبب

موبائل، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا بے لگام سیلاب ہے۔ آج کی اسکرین دلوں اور ذہنوں پر قبضہ کر چکی ہے۔ گھنٹوں موبائل پر گزر جاتے ہیں مگر دین کے لیے چند منٹ بھی بھاری محسوس ہوتے ہیں۔ سوشل میڈیا کی چمک نے نوجوانوں کی نگاہوں سے حقیقی نور چھین لیا ہے۔ فحاشی، بے حیائی، تشدد، ملحدانہ نظریات اور اخلاق سوز مواد نے نوجوانوں کی بنیادوں کو کمزور کر دیا ہے۔ ایسے میں ضرورت یہ نہیں کہ سوشل میڈیا کو دشمن سمجھا جائے بلکہ اسے دین کی خدمت، پیغامِ مصطفیٰ ﷺ کی اشاعت اور تربیت کا ذریعہ بنایا جائے۔

تیسرا سبب

دینی تعلیم کی قدر میں کمی ہے۔ بہت سے والدین دین کو رسم و رواج سمجھتے ہیں۔ ان کی ترجیحات میں دنیاوی کامیابی تو ہے مگر دینی تعلیم کی فکر نہیں۔ ڈاکٹر، انجینئر، آئی اے ایس بنانا چاہتے ہیں مگر اچھا مسلمان بنانے کی کوشش کم دکھائی دیتی ہے۔ نتیجہ یہ کہ دنیاوی اسناد تو مل جاتی ہیں مگر ایمانی بنیادیں کمزور رہ جاتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دینی و دنیاوی تعلیم میں توازن قائم ہو۔

چوتھا سبب

غلط صحبت اور گمراہ کن ماحول ہے۔ صحبت انسان کے ذہن، اخلاق اور راستے کو بدل دیتی ہے۔ نوجوان اگر غلط دوستوں، غلط محفلوں اور غلط نظریات کے درمیان رہیں تو ان کا رخ گمراہی کی طرف ہو جاتا ہے۔ صالح صحبت اور نیک ماحول نوجوانوں کے لیے سب سے قیمتی نعمت ہے۔

پانچواں سبب علماء اور نوجوانوں کے درمیان ذہنی فاصلہ ہے۔ نوجوان جب اپنے سوالات کا جواب نہیں پاتے، جب ان کی بات کو گستاخی سمجھا جاتا ہے، جب ان کی ذہنی الجھنوں کو اہمیت نہیں دی جاتی تو وہ انٹرنیٹ کی اندھی دنیا میں جواب تلاش کرتے ہیں جہاں زیادہ تر گمراہ ذہن بیٹھے ہیں۔ ضرورت ہے کہ علماء محبت سے بات کریں، سوالات کا آسان اور مدلل جواب دیں۔ نئی نسل کی دین سے دوری کے نتیجے میں روحانی و اخلاقی زوال پیدا ہوتا ہے۔ جھوٹ، بے حیائی، گستاخی، ضد، والدین کی نافرمانی عام ہو جاتی ہے۔ دلوں سے سکون چھن جاتا ہے، ذہنی بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ الحاد، لبرل ازم اور مغربی نظریات ذہنوں میں گھر کر جاتے ہیں اور اسلامی شناخت کمزور ہوتی ہے۔ نوجوان جب بگڑتے ہیں تو پورے خاندان اور معاشرے کا توازن بگڑتا ہے۔

نئی نسل کو دین سے قریب لانے کی مؤثر اور عملی تدابیر:

نئی نسل کو دین سے قریب لانے کے لیے عملی تدابیر میں سب سے پہلے گھر کے دینی ماحول کی تجدید ضروری ہے۔ روزانہ قرآن کی تلاوت، بسم اللہ سے کھانا شروع کرنا، سلام کا اہتمام، نبی کریم ﷺ کی سیرت کا ذکر اور والدین کا عملی نمونہ۔۔۔ یہ سب ایمان کے وہ چراغ ہیں جو گھروں کو روشن کرتے ہیں۔ جدید وسائل کا مثبت استعمال بھی ضروری ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے اخلاقی پیغامات، سیرت کی گفتگو اور قرآنی تعلیم نوجوانوں تک پہنچ سکتی ہے۔ دینی و دنیاوی تعلیم میں توازن قائم کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ نوجوانوں کو عزت، اعتماد اور محبت دینا بھی ضروری ہے کیونکہ نصیحت تب اثر کرتی ہے جب دل جیت لیا جائے۔ صالح صحبت اور نیک ماحول نوجوانوں کی زندگی بدل سکتا ہے۔ مسجد و مدرسہ سے رشتہ مضبوط کرنا بھی بے حد ضروری ہے؛ یہی ادارے ایمان کی شمع روشن کرتے ہیں۔ نوجوانوں کے سوالات کا حکمت، دلیل اور محبت بھرے انداز میں جواب دینا وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے۔

مایوسی کی ضرورت نہیں۔ نئی نسل کھوئی ہوئی نہیں بلکہ امت کی امانت اور مستقبل کی روشنی ہے۔ اگر آج ہم محبت، حکمت اور مثبت تربیت سے ان کا ہاتھ تھام لیں تو یہی نوجوان کل دین کے خادم، امت کے محافظ اور قوم کی شان بن کر اُبھریں گے۔ بارگاہِ خداوندی میں دعا ہے کہ اے پروردگار عالم! ہماری نئی نسل پر اپنا خاص فضل و کرم فرما، ان کے دل ایمان کی روشنی سے بھر دے، ان کے اخلاق سنوار دے، ان کی سوچوں میں پاکیزگی اور دلوں میں دین کی محبت ڈال دے۔ اے اللہ! انہیں ہر فتنہ، ہر گمراہی، ہر بری صحبت اور ہر باطل نظریے سے محفوظ فرما۔ صالح رفیق، نیک ماحول، صحیح سمجھ اور مضبوط ایمان عطا فرما۔ ہمارے گھروں کو ایمان و محبت کا گہوارہ بنا دے، اور ہماری اولاد کو دنیا و آخرت کی بھلائیوں کا خزانہ بنا دے۔ اے رب کریم! انہیں دین کی عزت، امت کی خدمت اور اسلام کی سربلندی کا ذریعہ بنا دے۔

محرر کا مختصر تعارف

حضرت مولانا محمد شمیم احمد نوری مصباحی ضلع سدھارتھ نگر کے ایک معروف علمی و دینی خانوادے سے تعلق رکھنے والے سنجیدہ، باوقار اور باصلاحیت عالمِ دین ہیں۔ آپ اس وقت دارالعلوم انوارِ مصطفیٰ سہلاؤ شریف، باڑمیر، راجستھان میں ناظمِ تعلیمات اور سینئر مدرس کی حیثیت سے نہایت مؤثر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس سے قبل آپ جامعہ لطیفہ نعیمیہ بلاری، الجامعۃ النظامیہ شکرولی، جامعہ صدیقیہ مٹیریا، نیپال اور دارالعلوم سلطان الہند بھیلواڑہ سمیت متعدد اداروں میں تدریسی خدمات پیش کر چکے ہیں۔ آپ کی تحریر میں سنجیدگی، روانی، فصاحت اور فکری گہرائی کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے جو آپ کی علمی وقعت میں مزید اضافہ کرتا ہے۔ آپ کی شخصیت میں علمی رسوخ، سلاستِ بیان، حسنِ اخلاق اور اصلاحِ امت کا سچا درد نمایاں ہوتا ہے، اور آپ 2007ء سے مسلسل دارالعلوم انوارِ مصطفیٰ کی علمی و تربیتی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

بڑھتے مشاعرے، گھٹتا اردو رسمِ خط

تحریر۔ ابو شحمہ انصاری
سعادت گنج، بارہ بنکی

اردو زبان ہمیشہ سے تہذیب، شائستگی، فکر اور جذبات کی زبان رہی ہے۔ اس کا حسن صرف لفظوں میں نہیں، بلکہ اس کے رسمِ خط میں بھی پنہاں ہے۔ اردو کا ہر حرف اپنا رنگ، اپنی خوشبو اور اپنا مزاج رکھتا ہے۔ مگر آج کے دور میں ایک عجیب تضاد سامنے آ رہا ہے۔ جہاں ایک طرف مشاعروں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے، بڑے بڑے اسٹیج سج رہے ہیں، ترنم کی گونج ہر شہر میں سنائی دے رہی ہے، شاعری کا شوق رکھنے والوں کی بھیڑ ہر طرف موجود ہے، وہیں دوسری طرف اردو رسمِ خط روز بہ روز کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے زبان کا اصل بدن کمزور ہو رہا ہے اور ہم صرف اس کی آواز کو زندہ رکھنے پر اکتفا کر رہے ہیں۔ یہ صورتِ حال صرف افسوس ناک نہیں بلکہ لمحۂ فکریہ ہے۔

مشاعروں کا بڑھنا اپنی جگہ مثبت علامت ہے۔ یہ محفلیں صدیوں سے ہماری تہذیب کا حصہ رہی ہیں۔ جذبات کے اظہار، سماجی شعور اور فکری بلندی کا ذریعہ رہی ہیں۔ لیکن مسئلہ وہاں پیدا ہوتا ہے جب یہ مشاعرے صرف تفریح تک محدود ہو جائیں، جب قافیہ و ردیف تو قائم رہیں مگر زبان کی بنیادیں کمزور پڑ جائیں۔ آج اکثر نوجوان شاعر مشاعروں میں داد ضرور سمیٹ لیتے ہیں، مگر ان میں سے ایک بڑی تعداد اردو رسمِ خط سے ناواقف ہے۔ وہ محبت، زندگی، خواب، سفر جیسے بنیادی الفاظ تک رومن میں لکھتے نظر آتے ہیں۔ "محبت" جب اردو میں لکھی جاتی ہے تو اس کا حسن کچھ اور ہوتا ہے، مگر "mohabbat" بن جائے تو گویا لفظ کا لباس اتر جاتا ہے۔ المیہ یہ ہے کہ رومن میں لکھنے کا رجحان اب فیشن بنتا جارہا ہے، اور فیشن جب زبان پر حکم چلائے تو زوال یقینی ہو جاتا ہے۔

اس زوال کی ذمہ داری صرف نوجوان نسل پر نہیں ڈالی جاسکتی۔ معاشرے میں جو بھی بگاڑ پیدا ہوتا ہے، اس کی ابتدا ہمیشہ گھر سے ہوتی ہے۔ آج ہمیں لگتا ہے کہ بچوں سے زیادہ والدین کو اصلاح کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بچے وہی سیکھتے ہیں جو گھر میں دیکھا جاتا ہے۔ جب والدین خود اردو لکھنا چھوڑ دیں، جب انہیں اپنے ہی نام کا درست رسمِ خط معلوم نہ ہو، جب وہ سوشل میڈیا پر رومن اردو کو ثوابِ جاریہ سمجھ کر استعمال کرنے لگیں، پھر اگلی نسل سے امید کیسے رکھی جا سکتی ہے؟ والدین اگر کتاب کے بجائے صرف موبائل کو ہتھیار سمجھیں، اگر وہ زبان کے حسن کو اہمیت نہ دیں، اگر وہ اپنے بچوں کو کہانیوں، شاعری، ادب سے جوڑنے کے بجائے شارٹ ویڈیوز سے جوڑ دیں تو لکھی ہوئی زبان کا گرنا لازمی ہے۔ یہ حقیقت تلخ ضرور ہے مگر اسے مانے بغیر راہِ اصلاح ممکن نہیں ہے۔

آج کی نسل نہ پڑھنا چاہتی ہے اور نہ لکھنا، لیکن اس کا اصل سبب تربیت کی کمزوری ہے۔ والدین یہ سمجھتے ہیں کہ بچے اسکول میں سب سیکھ لیں گے۔ مگر اصل تربیت کبھی اداروں میں نہیں ہوتی، وہ ہمیشہ گھروں میں جنم لیتی ہے۔ بچے جب اپنے والدین کو اردو اخبار پڑھتے، کتاب ہاتھ میں لیے بیٹھے دیکھیں گے تو ان میں بھی زبان سے محبت پیدا ہوگی۔ لیکن اگر والدین خود موبائل کی زبان پر چلنے لگیں تو بچے حرفوں کے بجائے صرف اموجیز میں بات کرنا سیکھیں گے۔ پھر رفتہ رفتہ ایسا وقت آئے گا جب زبان کا جسم مر چکا ہوگا اور صرف آواز باقی رہ جائے گی۔ ایسی زبان زندہ نہیں رہتی، وہ صرف سانس لیتی رہتی ہے۔

ایک اور پہلو بھی انتہائی اہم ہے۔ آج کے والدین اپنی ذمے داریوں سے زیادہ اپنی آسانیوں میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ بچوں سے کہتے ہیں کہ "اردو مشکل ہے"، "اس میں لکھنا سمجھنا وقت لیتا ہے"، "رومن میں لکھو، سب کو سمجھ آ جائے گا"۔ یہ جملے صرف جملے نہیں بلکہ زبان کے جنازے میں پڑنے والی پہلی مٹھیِ مٹی ہیں۔ بچہ جب یہی سنتا ہے کہ اس کی زبان مشکل ہے، تو وہ اس سے دور ہو جاتا ہے۔ کسی بھی زبان کی حفاظت تب ہی ممکن ہوتی ہے جب اس کے بولنے والے اسے عزت دیں، اس کے حرف کو مشکل نہیں، قیمتی سمجھیں۔

سچ یہ ہے کہ مشاعرے بڑھ رہے ہیں، مگر زبان گھٹ رہی ہے۔ اسٹیج پر واہ واہ ہو رہی ہے، مگر گھروں میں الفاظ مر رہے ہیں۔ شاعر بڑھ رہے ہیں مگر قاری کم ہوتے جارہے ہیں۔ ہماری نسل ترنم تو سن سکتی ہے مگر لفظوں کو پڑھنے کا حوصلہ کھو چکی ہے۔ زبان کا سفر صرف مشاعروں سے زندہ نہیں رہتا، وہ گھروں، اسکولوں، گلیوں، کتابوں اور والدین کے رویّوں سے زندہ رہتا ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ مشاعروں کی روشنی زبان کے رسمِ خط کو بھی منور کرے تو ہمیں اپنی بنیادوں کو از سرِ نو مضبوط کرنا ہوگا۔

اس کے لیے سب سے پہلے والدین کی تربیت ضروری ہے۔ بچوں سے زیادہ والدین کو شعور دینے کی ضرورت ہے کہ زبان وراثت ہوتی ہے، اور وراثت کو بچانا فرض ہے۔ والدین کو اپنے بچوں کو موبائل سے نہیں، کتاب سے جوڑنا ہوگا۔ انہیں چاہیے کہ وہ روزانہ کم از کم چند منٹ بچوں کے ساتھ بیٹھ کر اردو میں گفتگو کریں، انہیں کہانی سنائیں، اُن سے چھوٹے چھوٹے جملے لکھوائیں، انہیں سکھائیں کہ لفظوں کا حسن ان کے رسمِ خط میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ اگر والدین اپنی تربیت میں یہ معمول شامل کر لیں تو اگلی نسل خودبخود زبان کی محافظ بن جائے گی۔ یاد رکھنا چاہیے کہ زبان صرف قواعد کا نام نہیں، یہ تہذیب، کردار، شناخت اور شعور کا مجموعہ ہے۔ جو قوم اپنی زبان کا احترام چھوڑ دیتی ہے، وہ دھیرے دھیرے اپنی شناخت کھو دیتی ہے۔

ہمیں یہ بھی سمجھنا ہوگا کہ زبان کو صرف محبت سے نہیں، محنت سے بھی بچایا جاتا ہے۔ محفلیں، تقریبات، مشاعرے، ترنم سب اپنی جگہ ضروری ہیں، مگر اصل رسائی تب ہوتی ہے جب رسمِ خط دل اور ذہن دونوں کو روشن کرے۔ اگر ہم نے اسی بے حسی، اسی غفلت اور اسی دکھاوے کو جاری رہنے دیا تو آنے والی نسل ہمیں معاف نہیں کرے گی۔ وہ ہم سے پوچھے گی کہ تم نے زبان ہمیں کیسی حالت میں دی؟ کیا تم نے صرف تالیوں کے زور پر تہذیب کو زندہ سمجھ لیا؟

وقت آ گیا ہے کہ ہم اجتماعی طور پر اس خطرے کو محسوس کریں۔ اردو کے مشاعروں کی چمک اچھی ہے، مگر زبان کی بنیادیں اس سے کہیں زیادہ قیمتی ہیں۔ اگر ہم نے اپنے گھروں میں، اپنی تربیت میں، اپنے روزمرّہ طرزِ عمل میں زبان کو اہمیت نہ دی تو رسمِ خط تاریخ کا حصہ بن جائے گا اور آواز بازار کا حصہ۔ یہ فیصلہ ہمیں آج کرنا ہے کہ ہم اپنی زبان کو بازار کا حصہ بنانا چاہتے ہیں یا تہذیب کا۔ یہ لمحہ واقعی لمحۂ فکریہ ہے۔ اور اگر ہم آج بھی نہ جاگے تو کل کی نسل کو یہ تک معلوم نہیں ہوگا کہ "محبت" کی اصل شکل کیا تھی۔

نعت رسول ﷺ

صبحِ ازل کے شمس کی طلعت پہ ناز ہے
چشمِ طلب کو نورِ عنایت پہ ناز ہے

دنیائے بے ثبات کو جنت پہ ناز ہے
جنت کو ماہ چرخ نبوت پہ ناز ہے

پیدا ہوئے حضور تو قدسی نے یہ کہا
نور خدا کی شان ولادت پہ ناز ہے

جو خاک مس ہے قبر میں جسم رسول سے
عرشِ بریں کو اس کی فضیلت پہ ناز ہے

فصحاعرب کے آگے ہیں جس کے دبے لچے
اس شاہ خوش نوا کی فصاحت پہ ناز ہے

صادر نہیں ہوا کبھی ان کی زباں سے ءءلا،،
شاہوں کو بھی نبی کی سخاوت پہ ناز ہے

تہذیبِ مغربی ہو مبارک تمہیں جناب
مجھ کو مرے رسول کی سنت پہ ناز ہے

سارے جہاں کو رکھا ہے آغوشِ فیض میں
ہر چیز کو حضور کی رحمت پہ ناز ہے

رہتا ہے وہ حضور کی مدحت میں صبح و شام
انور کو اس عظیم سعادت پہ ناز ہے

نتیجہ فکر

ابو زہرہ انور مبارک پوری

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

نوجوان نسل اور سوشل میڈیا کے منفی اثرات

تحریر
ڈاکٹر مولانا محمد عبد السمیع ندوی
اسسٹنٹ پروفیسر، مولانا آزاد کالج آف آرٹس، سائنس اینڈ کامرس، اورنگ آباد
موبائل:9325217306

جدید دور میں جب ٹیکنالوجی زندگی کے ہر شعبے میں دخیل ہو چکی ہے، سوشل میڈیا نے نوجوان نسل کی سوچ اور طرزِ عمل پر سب سے زیادہ اثر ڈالا ہے۔ آج کے نوجوان صبح آنکھ کھلتے ہی سب سے پہلے موبائل کی اسکرین دیکھتے ہیں اور رات کو سونے سے پہلے بھی اسی کو آخری سرگرمی بناتے ہیں۔ اس مسلسل وابستگی نے ان کی ذہنی، اخلاقی، معاشرتی اور عملی زندگی کو غیر معمولی طور پر متاثر کیا ہے۔ ایسے حالات میں اس موضوع پر سنجیدہ گفتگو ناگزیر ہے تاکہ نئی نسل کو صحیح رہنمائی دی جا سکے۔

نوجوانوں پر اس کا سب سے پہلا اثر ذہنی اور نفسیاتی سطح پر ظاہر ہوتا ہے۔ ہر وقت آن لائن رہنے کا دباؤ، لائکس اور تبصروں کی دوڑ، دوسروں کی زندگیوں سے اپنا موازنہ، اور غیر حقیقی نمائش کا ماحول نوجوانوں کے اندر بے چینی، گھبراہٹ اور احساسِ کمتری پیدا کر رہا ہے۔ وہ اپنے حقیقی حالات کو کم تر سمجھنے لگتے ہیں، جس کی وجہ سے ذہنی تھکن، تنہائی اور کشمکش بڑھ جاتی ہے۔ مسلسل اسکرین استعمال کرنے سے نیند بھی متاثر ہوتی ہے، جبکہ ذہنی یکسوئی اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت کمزور ہوتی چلی جاتی ہے۔

تعلیمی میدان میں بھی سوشل میڈیا کے اثرات نمایاں ہیں۔ مختصر اور تیز رفتار ویڈیوز نے نوجوانوں کی توجہ کی قوت کو کمزور کر دیا ہے۔ سنجیدہ مطالعہ، گہری سوچ اور مستقل محنت ان کے لیے مشکل بنتی جا رہی ہے۔ کتاب سے دلچسپی کم ہو رہی ہے اور علم کے بجائے سطحی معلومات ان کی ذہنی غذا بنتی جا رہی ہیں۔ اس سے نہ صرف ان کی تعلیمی کارکردگی متاثر ہوتی ہے، بلکہ ان کی علمی صلاحیتیں بھی محدود ہوتی چلی جاتی ہیں۔

اخلاقی سطح پر بھی صورتحال تشویش ناک ہے۔ سوشل میڈیا نے نمائش کو ایک عام رویہ بنا دیا ہے۔ نوجوان اپنی روزمرہ زندگی، اپنے جذبات، اپنے خاندان اور حتیٰ کہ اپنی نجی باتوں تک کو دوسروں کے سامنے پیش کرنے لگے ہیں۔ اس سے حیا، سنجیدگی اور وقار جیسے اوصاف کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ غیر ضروری تصویریں، نامناسب مواد، وقت کی فضول خرچی اور شہرت کا شوق اخلاقی بگاڑ کا سبب بنتا جا رہا ہے۔ معاشرتی اقدار متاثر ہو رہی ہیں اور نوجوان اپنی شخصیت کی اصل بنیاد سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔

خاندانی زندگی بھی اس دباؤ سے محفوظ نہیں رہی۔ ایک ہی گھر میں رہنے والے افراد ایک دوسرے کے قریب ہونے کے بجائے اسکرینوں کے ذریعے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ والدین اور اولاد کے درمیان گفتگو کم ہو گئی ہے، محبت اور قربت کی فضا کمزور پڑ رہی ہے۔ نوجوان اپنے مسائل والدین سے بیان کرنے کے بجائے سوشل میڈیا کے نامعلوم ماحول سے متاثر ہو کر فیصلے کرنے لگتے ہیں۔ اس سے خاندانی نظام کی مضبوطی کو خطرہ لاحق ہو رہا ہے۔

وقت کا ضیاع اس مسئلے کا ایک اور بڑا پہلو ہے۔ نوجوان اپنے قیمتی گھنٹے محض سکرولنگ میں گنوا دیتے ہیں۔ اگر یہی وقت مطالعہ، ہنر سیکھنے، عبادت، جسمانی سرگرمیوں یا خاندان کے ساتھ بیٹھنے میں لگے تو ان کی زندگی میں حیرت انگیز تبدیلی آ سکتی ہے۔ لیکن سوشل میڈیا کی لت انہیں مفید سرگرمیوں سے دور اور بے مقصد مصروفیات میں الجھا دیتی ہے۔

اس صورتحال میں نوجوانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ سوشل میڈیا کے استعمال میں اعتدال پیدا کریں۔ وقت کی پابندی کریں، غیر ضروری مواد سے بچیں، مطالعہ کا معمول بنائیں، گھریلو تعلقات کو مضبوط کریں، اور اپنی زندگی کے مقصد کو پہچان کر اس کے مطابق اپنے اوقات اور سرگرمیوں کو ترتیب دیں۔ مقصدِ زندگی کا شعور جب بیدار ہوتا ہے تو انسان خود بخود فضول چیزوں سے دور اور مفید سرگرمیوں کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

والدین اور معاشرے کی ذمہ داری بھی کم نہیں ہوتی۔ والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کے ساتھ محبت اور اعتماد کا ماحول قائم کریں، ان کے ساتھ وقت گزاریں، ان کی دلچسپیوں کو سمجھیں اور انہیں مثبت راستے دکھائیں۔ اساتذہ اور علماء کو بھی اس مسئلے پر رہنمائی دینی چاہیے۔ مدارس، اسکولوں اور مساجد میں اس موضوع پر بیداری پیدا کی جائے تاکہ نوجوان اپنی زندگی کو بہتر راستے پر ڈال سکیں۔

آخر میں یہ حقیقت تسلیم کرنا ہوگی کہ سوشل میڈیا سے دور رہنا ممکن نہیں، لیکن اس کے نقصانات سے بچنا ممکن ہے۔ اگر نوجوان نسل کو صحیح سمت دکھا دی جائے تو یہی ٹیکنالوجی فائدہ بھی دے سکتی ہے، لیکن اگر اس کا استعمال بے راہ روی کے ساتھ جاری رہا تو ذہن، اخلاق، خاندان اور مستقبل سب خطرے میں پڑ سکتے ہیں۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اسے اپنا آقا نہ بنائیں بلکہ اسے اپنی ضرورت تک محدود رکھیں اور اپنی اصل زندگی کی قدر کریں۔

مضمون نگار کا تعارف
ڈاکٹر محمد عبد السمیع ندوی
معروف معلم، محقق، خطیب اور سماجی رہنما۔
اسسٹنٹ پروفیسر، مولانا آزاد کالج آف آرٹس، سائنس اینڈ کامرس، روضہ باغ، اورنگ آباد۔
اصلاحِ معاشرہ، تعلیم و تربیت، دینی و ادبی تحریروں، عربی و اسلامیات اور علمی رہنمائی کے میدان میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔
موبائل:9325217306

مسلم معاشرہ: بے حیائی و تہذیبی تاراجی کے مناظر لمحہ فکریہ

غلام مصطفیٰ رضوی: نوری مشن مالیگاؤں

اسلام دُشمن قوتوں کی یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کو مغربی کلچر کا دلدادہ بنا دیا جائے- اسلامی ثقافت و کلچر کے مقابل مرِدہ و شکستہ تہذیبوں کا تعارف تاریخی تحقیق کے نام پر ایک سازش ہے فقط دین و مروت کے خلاف- یہی کچھ مصر میں ہوا- عراق و ایران میں ہوا- جہاں اس بات کا پرچار شدومد کے ساتھ کیا گیا کہ فراعنہ کی تہذیب بڑی مہذب تھی- فارسی تمدن عمدہ تھے- روم و کسریٰ کے کلچر قابلِ قدر تھے- ہند میں عریاں مشرکانہ کلچر کی تعریف میں زمین و آسمان ایک کیے گئے؛ گائے کے فضلات کھانے والوں نے اسلام دُشمنی کی حدیں پار کر لیں- لیکن حقیقت یہ ہے کہ جن تہذیبوں نے انسانیت سوز کام انجام دیے؛ جن کے یہاں ظلم و جور ہی غالب تھے؛ ان کے دیے اسلام نے بجھا دیے- مردہ تہذیبوں کے فروغ کی پشت پر اسلام دُشمنی کا عنصر کارفرما رہا ہے-

بہرکیف المیہ یہ ہے کہ مسلمان مغربی معاشرہ جو انسانی اَقدار و حقوق کا گلہ گھونٹ کر اپنی ناکامی کا جنازہ نکال چکا ہے؛ سے ایسے مرعوب ہوئے کہ تباہی کے دہانے پر جا پہنچے- جس تمدن نے انسانی حقوق کا اعلیٰ تصور دیا؛ حقوقِ نسواں کی حفاظت کا رول ماڈل معاشرہ قائم کیا- اسی پاکیزہ اسلامی تمدن سے رُوگردانی نے مسلمانوں کو رُسوا کیا- اپنے عظیم ورثے سے دوری یہ انتہائی افسوس ناک بات ہے- فوٹو گرافی کی لعنت بھی مغربی کلچر سے مرعوبیت کا نتیجہ ہے- جس نے بے حیائی کے فروغ میں کوئی کسر نہیں چھوڑی- اس لعنت نے ایسا دامن پسارہ کہ شریف بچوں/بچیوں کی شادی میں بھی فوٹو گرافر بلوا کر حیا کے پردے تار تار کر دیے جاتے ہیں- فوٹو گرافر سجی سنوری دلہن کا ہر زاویے سے بے باکانہ فوٹو/ویڈیوز بناتا ہے- غیرتوں کے یہ جنازے والدین/بھائی/بہنوں کے رُوبرُو اور اُنھیں کی معاونت سے نکلتے ہیں- یہ وبا برائیوں سے محفوظ گھرانوں میں بھی گھستی چلی جا رہی ہے- باحیا گھرانوں کی یہ بے حیائی و بے غیرتی شادی کی یادگار کے نام پر رَوا رکھی جاتی ہے- جو غیرت و عزت پر کلنک ہی کہی جا سکتی ہے-

رہی سہی کسر سوشل میڈیا نے پوری کر دی- ملٹی میڈیا موبائل جس کے مثبت استعمال سے تعلیمی و اصلاحی فتوحات حاصل کی جا سکتی تھیں؛ لیکن منفی استعمال نے تضییع اوقات، برائی، بے حیائی اور فحاشی کی وَبا عام کر دی- نتیجہ یہ ہوا کہ احترام والدین و آدابِ معاشرت رُخصت ہو گئے- تہذیبی اقدار سے دوری روز بڑھ رہی ہے- پاکیزہ معاشرہ حیا سے عاری و آلودگی کا شکار بنتا چلا جا رہا ہے- ضرورت اس بات کی ہے کہ:

1- اسلامی علوم سے نسلوں کو آراستہ کروایا جائے-
2- اسلامی تہذیب کے دائرے میں زندگی گزاری جائے کہ ہماری تہذیب قابلِ افتخار ہے-
3- شادی بیاہ رسم و رواج کو شریعت کے مطابق انجام دیے جائیں-
4- شریعت پر عمل کیا جائے اور فضول اخراجات کے بوجھ کم کیے جائیں-
5- رزق بھی پاکیزہ و حلال اختیار کیا جائے کہ بے حیائی حرام رزق سے جڑ پکڑتی ہے-

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صالح اعمال کی توفیق عطا فرمائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عشق کی لو تیز کرنے کا جذبہ صالح عطا کرے- آمین- اعلیٰ حضرت نے بیداری کی فکر دی تھی جسے گرہ میں باندھنے کی ضرورت ہے:

سوُنا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو! جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے
آنکھ سے کاجل صاف چُرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گھٹری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے
یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دَم میں نہ آنا مَت کیسی متوالی ہے

غلام مصطفیٰ رضوی: نوری مشن مالیگاؤں

فتنہ ارتداد کے اسباب اور ان کا سدباب

از اشرف نواز رضوی
(جھاپا نیپال)

ارتداد کیا ہے؟

ارتداد کا لغوی معنی ہے، "التراجع" یعنی لوٹنا، پلٹنا، واپس ہونا، پھرنا وغیرہ۔ لہذا ارتداد عن الدین کے معنی ہوئے التخلی، الرجوع عنہ بے دین ہونا، دین سے پھرنا، دین سے پلٹنا۔

مرتد کی اصطلاحی تعریف:

مرتد وہ شخص ہے جو اسلام قبول کرنے کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہو یعنی زبان سے ایسا صریح کلمہ کفر بکے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو، یوں ہی بعض افعال بھی ایسے ہوتے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے۔ مثلاً بت کو سجدہ کرنا مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔ (در مختار، ج: ٦ ص: ٣٤٤ کتاب الجھاد، باب المرتد)

یعنی اسلام کا کلمہ پڑھ کر جو مسلمان ہو جائے اور اس کے بعد کلمہ کفر کہے یا فعل کفر کرے اور اس پر قائم رہے۔ ایسے شخص کو مرتد کہتے ہیں۔

یوں ہی کوئی شخص بطور مزاق کفریہ کلمہ زبان سے بکے یا کفریہ فعل کا ارتکاب کر بیٹھے وہ مرتد کہلائے گا اگرچہ وہ کہتا رہے کہ میری ایسی سوچ نہیں تھی۔ (در مختار، کتاب الجھاد، باب المرتد، ج: ٦ ص: ٣٤٣)۔

آج امتہ مسلمہ جن فتنوں سے دو چار ہو رہے ہیں ان میں سے اہم اور بڑا فتنہ۔ فتنہ ارتداد کا ہیں یو ہی ارتداد ہر زمانے میں واقع ہوا ہے نبی کریم ﷺ کے دور میں بھی کچھ بدبخت اور بدقسمت لوگ گزرے جو اپنے آپ کو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے تھے لیکن بعد میں مرتد ہو گئے ارتداد کے تفصیل بیان کرتے ہوئے علامہ ابن حجر عسقلانی اپنی مشہور کتاب فتح الباری جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 198 بیان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے دور مبارک میں ارتداد ہونے والے 2 قسم میں تھے پہلی قسم ان لوگوں کی تھی جنھوں نے دوبارہ بت کی عبادت کرنی شروع کر دی تھی دوسری قسم ان لوگوں کی تھی جنھوں نے مسیلمہ کذّاب اور اسود عنسی کی پیروی کی اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے حضور ﷺ کے وفات سے پہلے نبوّت کا دعویٰ کیا

ارتداد پر مذمّت

احادیث مبارکہ میں میں ارتداد پر سخت مذمّت وارد ہوئی ہے اور اس کے اختیار کرنے والوں کو قتل کی سزا سنائی گئی ہے

چنانچہ حضرت جریر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی شخص اسلام سے کفر کی طرف پھر جائے اسے قتل کر دینا حلال ہو جاتا ہے ابو داؤد باب الحدود جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 169

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنا دین تبدیل کریں اُس کو قتل کر دو۔ اس دور پر فتن میں یہ بات کسی سے مخفی نہیں بھی مسلمان باخوبی جانتے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ مسلم خواتین میں فتنہ ارتداد کاز ہر کتنی تیزی کے ساتھ پھیلتا ہوا نظر آ رہا ہے خواہ وہ کم عمر بچیاں ہوں یا درمیانہ عمر کی لڑکیاں ہوں حتی کہ شادی شدہ اور بچے والیاں بھی اس فتنے کی شکار ہو رہیں۔

چنانچہ کفار و مشرکین کی تنظیمیں منظم طریقے پر ناپاک سازشوں کے تحت اسی کام پر لگی ہوئی ہیں کہ مسلم لڑکیوں سے تعلقات بنائے جائیں، انہیں عیش و عشرت کی زندگی کا لالچ دے کر محبت و وفا کے جھوٹے وعدے کر کے ان کے ایمان پر ڈاکا ڈالا جائے تاکہ مسلمانوں کی لڑکیوں کا ایمان تباہ کر کے ان کی ناموس پر حملہ کر کے بدنام کیا جائے اور اپنے ناپاک مقصد میں کامیابی حاصل کی جائے۔ بلکہ مسلم لڑکیوں کو ورغلانے۔ کے لیے خطرناک منصوبوں کے تحت نو جوانوں کو باقاعدہ ٹریننگ دی جاتی ہے، اس پر انہیں مذہب اسلام کی خاص باتوں کے بارے میں بتایا جاتا ہے اردو زبان سکھائی جاتی ہے، پھر یہ غیر مسلم لڑکے سوشل میڈیا پر مسلم لڑکیوں کو میسج کے ذریعے اردو زبان میں کلام کرتے ہیں قرآن نماز کے متعلق گفتگو کرتے ہیں جس و کم علم بھولی بھالی مسلم لڑکی متاثر ہو کر گفتگو کو جاری رکھتی ہے اور یہیں سے وہ ان کی ناپاک سازشوں کی شکار ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

آئے دن ایک سے ایک شرمناک معاملات کی اطلاعات سوشل میڈیا پر گشت کر رہی ہیں اور باضابطہ اس کی بہت سی تصاویر بھی منظر عام پر نظر آ رہی ہیں حتی کہ ان لڑکیوں کے نام، عمر اور پتا تک شائع کیا جا رہا۔ ملت کی بیٹیاں غیروں کے ساتھ تعلقات بنا کر ان کی جھوٹی محبت کے جھانسے میں آکر اپنے والدین اور خاندان کی عزت و محبت کا جنازہ نکال رہیں، چند دن کی حرام محبت میں اندھی ہو کر کفار کے بدترین جال میں پھنس کر اپنے گھر سے فرار ہوتی نظر آ رہی ہیں، اور پھر اپنی دنیا و آخرت کی بربادی کی راہ چن کر مرتد ہو کر ان سے شادی رچا رہیں۔

(استغفر اللہ) بعدہ ان کفار و مشرکین کے ساتھ انہیں لڑکیوں کے چند دن گزرتے ہیں کہ طرح طرح کی بری خبریں سامنے آتی ہیں مثلاً: فلاں لڑکی جو غیر مسلم کے ساتھ رہتی تھی، چند دن کے بعد لڑکے نے آپس میں معمولی جھگڑے کی بنیاد پر اس لڑکی کو بری طرح ہتھیار سے مار کر جنگل میں ڈال دیا۔

اسی طرح فلاں لڑکی نے (جس نے غیر کے ساتھ شادی رچائی) شادی کے کچھ دن بعد ہی اس کی اپنے عاشق سے گھومنے جانے کی خواہش پر اسے قتل کر دیا گیا۔ اور یوں ہی بعض لڑکیوں کی اسکول کالج میں غیر مسلم لڑکوں سے تعلقات بنے اور جب بات گھر والوں میں پہنچی تو گھر والے ان کے رشتے پر راضی نہیں، پھر انہوں نے گھر سے بھاگ کر کورٹ میرج کر لی اور ساتھ رہتے ہوئے ایک دو ماہ گزرے کہ لڑکے نے اپنی حوس کا نشانہ بنا کر چھوڑ دیا کہ تم اپنے راستے ہم اپنے سب ختم۔

اس کے بعد ان لڑکیوں کے پاس دو ہی راستے بچتے ہیں ؟ یا تو وہ خودکشی کا راستہ اختیار کر لیتی ہیں یا پھر دربدر کی ٹھوکریں کھاتی ہوئی اپنی بے بسی کا سناتی ہوئی غیروں سے مدد مانگ رہی ہوتی ہیں، البتہ ان کی سنوائی کچھ بھی نہیں ہوتی، کیوں کہ اس حرکت کے بعد ان کی کی معاشرہ میں کوئی عزت باقی نہیں رہتی ، نہ اپنے گھر واپس لوٹنے کا کوئی چارہ کہ گھر والے ہرگز اسے قبول کرنے کو تیار نہیں ہوں گے اور نہ لڑکے کے گھر والے اس لڑکی کو رکھنے کو راضی ہوں گے کیوں کہ لڑکا اسے پہلے ہی چھوڑ چکا ہے۔

قارئین کرام! دیکھا آپ نے مسلم لڑکیوں کا غیر مسلم لڑکوں سے تعلقات بنانے اور ان کے ساتھ شادی کرنے کے بعد ان لڑکیوں کا کیا بنا؟ کچھ بھی نہیں بلکہ جن کے ساتھ عشق و وفا کے خواب سجا بیٹھیں، جن کی خاطر اپنے ماں باپ گھر بار کو چھوڑ کر آئیں، انہیں کے ہاتھوں ذلیل ہوئیں حتی کے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں، انہیں بدبختوں نے ان کو اپنی حوس کا شکار بنا کر بدنام کر کے چھوڑ دیا یا قتل کر دیا گیا، اب ان کا نہ دنیا میں کچھ حصہ رہا نہ آخرت میں۔

بہت افسوس ہوتا ہے جب ایسے واقعات سننے اور دیکھنے میں آتے ہیں، سر شرم سے نیچا ہونے لگتا ہے، دل و دماغ پر غصہ و افسوس طاری ہو جاتا ہے، کہ کیسے ہماری اسلامی بہنیں اپنے پاس سب سے قیمتی دولت دولت ایمان ہونے کے باوجود ان کفار و مشرکین کی ناپاک سازشوں کا شکار ہو کر اتنی آسانی سے اس عظیم دولت کو گنوا بیٹھتی ہیں، آگے کی زندگی کی تباہی کا کچھ خیال تک نہیں کرتیں۔ جبکہ اسلام کے خلاف زہرا گلنے والے کتنے بدبختوں نے کھلے عام سوشل میڈیا کے ذریعہ اعلان بھی کیے کہ ہمیں مسلمانوں کی کثیر تعداد میں لڑکیاں چاہیے تب جا کر ہمارا اپنا منصوبہ پورا ہو گا، یعنی ان بدبختوں کا خاص مقصد ہی مسلم لڑکیوں کو دین اسلام سے پھیرنا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذلک) افسوس کہ یہ سننے جاننے کے بعد بھی ہماری اسلامی مائیں بہنیں، جوش میں ایسی مدہوش ہو رہیں کہ اب بھی ہوش کے ناخن نہیں لے رہیں، خدا کا خوف نہیں کھا رہیں، اللہ رحم فرمائے۔ آمین

فِتنہ ارتداد کے اسباب

آگر گہری سے مسلم معاشرہ اور مختلف ممالک کا جائزہ لیا جائے تو اس میں فِتنہ ارتداد کا چند اسباب نظر آئے ہیں

دینی تعلیم سے دوری

۔ ارتداد کا پہلا سبب دینی تعلیم سے دوری ارتداد کے اسباب میں سے بنیادی سبب ہے، اس لئے کہ دینی تعلیم مسلم معاشرے کی بنیادی اینٹ ہے اور ملک و ملت کی پوری عمارت کی بنیاد اسی پر قائم ہے، اسی لئے دینی تعلیم کی فضیلت و اہمیت ، ترغیب و تاکید مذہب اسلام میں جس بلیغ انداز میں پائی جاتی ہے، اس کی نظیر اور کہیں نہیں ملتی لیکن آج مسلم طبقہ میں دینی تعلیم سے جہالت و ناقفیت عام ہوتی جا رہی ہے، جس کی بناء پر لوگ ایمان و کفر میں فرق نہیں کر پاتے اور نتیجہ ارتداد کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

موبائل فون کا غلط استعمال

ارتداد کا دوسرا سبب نوجوان نسل کی بربادی میں موبائل فون کا بھی بڑا دخل ہے، اس کا استعمال بہت سی برائیوں کو جنم دیتا ہے تضیع اوقات تعلیم میں خلل ،اخلاق میں فساد، بے حیائی اور بے شرمی اور اسلامی تعلیمات سے دوری کے ساتھ ساتھ ارتداد جیسی سنگین قباحت اسی سے پیدا ہوتی ہے، فیس بک، وواٹساپ، انسٹا گرام وغیرہ پر غیر مسلموں کے نظریات واحوال کا ذہن پر اثر پڑتا ہے اور پھر اس کے ذریعہ غیر مسلموں سے دوستی کی راہیں کھلتی ہیں جو نتیجتاً ایمان واسلام سے دور کر دیتی ہے۔

مسلم لڑکیوں کا فتنہ ارتداد ارتداد کا تیسرا سبب

فتنہ ارتداد کی ایک نئی شکل جو موجودہ وقت میں مختلف ممالک خصوصاً ملک ہندوستان میں بہت تیزی سے پھیل رہی ہے، مسلم لڑکیوں کو دام الفت میں پھنسا کر شادی اور نوکری کے نام پر ان کا مذہب تبدیل کرانا ہے، ملک کے طول و عرض میں مختلف مقامات پر یہ ارتداد تیزی سے پھیل رہا ہے، مسلسل شوشل میڈیا اور اخباروں میں اس طرح کی خبریں وائرل ہوتی ہیں، اس کے اسباب میں مسلم لڑکیوں کی دینی تعلیم سے دوری، اخلاقی تربیت میں کمی، والدین اور ذمہ داران خانہ کی جانب سے آزادی و بے پردگی، اسکولوں اور کالجوں کا مخلوط نظام تعلیم، موبائل فون کا غلط استعمال لڑکیوں کی شادیوں میں تاخیر، اور جہیز کی بے جا ناجائز رسومات ہیں، جن کی بناء پر مسلم طبقہ کی لڑکیاں غیر مسلم لڑکوں کے دام الفت میں گرفتار ہو کر اپنے خوبصورت مذہب اسلام کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔

مسلم لڑکیوں کی وقت پر شادی نہ کرنا

ارتداد کا چوتھا سبب وقت پر شادی نہ ہونا: والدین کی بھی سوچ بنتی جا رہی ہے کہ جب تک لڑکوں کی طرح لڑکیاں بھی اپنے پیروں پر کھڑی نہ ہو جائیں ان کی شادی نہیں کرائی جائے گی اور دوسری طرف خود لڑکوں کے والدین بھی اپنے بیٹے کے لیے دو دھاری گائے چاہتے ہیں، پہلے ایسا ہوتا تھا کہ خوب زیادہ جہیز کی مانگ کرتے تھے، اب ذرا سا ہوشیار ہو گئے ہیں، اب جہیز کے ساتھ ساتھ لڑکی کا ورکنگ ہونا بھی شرط لگاتے ہیں؛ کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ جہیز کے ذریعہ حاصل کردہ پیسہ تو ایک دن ختم ہو جانا ہے لیکن اگر ہوراتی ہر مہینے تنخواہ (Salary) لا کر ہاتھ پر رکھنے والی ہو تو زندگی بہت آرام وسکون کے ساتھ گزرنے لگے گی ، اب اس کام کرنے ترقی کرنے اور زندگی میں کچھ حاصل کر پانے کے چکر میں شادیوں میں جس قدر تاخیر ہوتی جا رہی ہے، برائیوں کا گراف اسی قدر بڑھتا جا رہا ہے؛ کیونکہ سیکس کرنا ایک انسانی فطرت اور خواہش ہے، اسے بہت زیادہ دنوں تک دبا کر نہیں رکھا جا سکتا ہے، اسلام دین فطرت ہے، اسی وجہ سے اس نے شادی کے لیے بلوغت کی شرط لگائی ہے کہ انسان جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کرا دی جائے ۔ ہندوستانی قانون کے مطابق لڑکی کی شادی کی مناسب عمر اٹھارہ جب کہ لڑکے کی اکیس سال ہے، اگر لڑکی مخلوط اداروں میں تعلیم حاصل کر رہی ہے تو تقریبا سترہ سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے اس کی منگنی کر دینی چاہیے بھلے ہی اس کا نکاح تھوڑا رک کر کرایا جائے؛ کیونکہ جب بچی کے دل میں کسی کے لیے خاص ہو جانے کا احساس جاگ جاتا ہے تو پھر وہ اس کے لیے برائیوں سے بچنے میں بہت حد تک معاون اور مددگار ثابت ہوتا ہے، جہاں تک شادی کا مسئلہ ہے تو اکیس بائیس سال تک ہر حال میں کر دینی چاہیے، اور پھر اگر وہ مزید پڑھنا چاہتی ہے تو یہ اس کے شوہر کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ اسے مزید پڑھنے سے نہ روکے، اس سے ایک فائدہ یہ ہو گا کہ جب وہ شادی شدہ ہونے کے بعد بھی کالج یا یونیورسٹی میں جائے گی، اور کلاس کے لڑکوں کو یہ بات معلوم بھی ہو گی تو بہت ممکن ہے کہ اس پر کوئی بھی لڑکا ڈورے ڈالنے سے احتراز کرے گا؛ کیونکہ لوگ عموما خالی پلاٹ پا کر گھر تعمیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں پلاٹ پر جب پہلے سے گھر تعمیر ہو گا تو اس کو گرانے میں ذرا سی بھی

اس فتنہ کے تدارک کے ذرائع

سب سے پہلے والدین کے ذمہ چند اہم ذمہ داریاں ہیں:

اپنے بچے بچیوں کی دینی و اخلاقی تربیت کریں۔ بچپن سے ان کے دلوں میں اسلام کی حقانیت و محبت کو اجاگر کرائیں۔ ان کی صحبت پر خاص توجہ دیں کس طرح کے لوگوں کے ساتھ میل جول ہے اس کا بھی علم رکھیں، اچھی صحبت اختیار کرنے اور بری صحبت سے بچنے کی تاکید کریں۔ نماز کی پابندی ضرور کرائیں بیشک نماز بے حیائی اور دیگر گناہ کبیرہ سے روکنے والی ہے، بالغ ہونے سے قبل ہی پردہ کی عادت بنوائیں۔ کفار و مشرکین کے افعال رذیلہ سے روشناس کرا کر ان کے تیوہار و رسومات وغیرہ سے خود بھی نفرت کریں اور اپنے بچوں کو بھی نفرت دلائیں۔ ان کی صحبت پر خاص توجہ دیں کس طرح کے لوگوں کے ساتھ میل جول ہے اس کا بھی علم رکھیں، اچھی صحبت اختیار کرنے اور بری صحبت سے بچنے کی تاکید کریں۔

مسلم اسکول کالجز کھولے جائیں:

ارتداد کے جو اسباب میں ان کو ختم کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اسلامی تنظیم و تحریک کے تحت اپنے مسلم اسکول کالجز بنائے جائیں، تاکہ مسلم بچے بچیاں غیر مسلم اسکول میں جانے کے بجائے اپنے ہی اداروں میں داخلہ میں ایسے ادارے بنائیں جہاں اپنے قانون؟ ئے جاسکے اور مخلوط تعلیمی نظام نہ رکھا جائے، بچوں کو دنیاوی قانون چلائے اور تعلیم کے ساتھ اسلامی تہذیب سے بھی آشنا کرایا جائے، طلبا کی ذہنی قوت کو مغربی تہذیب سے بچایا جائے، صرف . کاغذ کی ڈگری ہی نہ دی جائے بلکہ انسانیت کا سبق بھی پڑھایا جائے اور ساتھ ہی شریعت کی حدود میں رہنا سکھایا جائے۔ اللہ رب العزت تمام امت مسلمہ کی بیٹیوں کو اس فتنے سے بچائے ان کی عزت و آبرو اور ایمان کی حفاظت فرمائے۔

پیرِ طریقت حضرت علامہ مولانا الحاج غلام عبدالقادر چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان کا تعارف

سگ بارگاہ اشرف۔
جمال احمد صدیقی اشرفی القادری
دارالعلوم مخدوم سمنانی شل پھاٹا ممبرا ضلع تھانے مہاراشٹرا

پیر طریقت، رہبرِ راہِ شریعت، مظہرِ شعیب الاولیاء، شہزادہ جانشینِ شعیب الاولیاء، مرشدِ کامل حضرت علامہ مولانا الحاج غلام عبدالقادر چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان بلاشبہ اپنے عہد کی ایک عظیم روحانی، علمی اور اخلاقی شخصیت تھے۔ آپ نے اپنے وجودِ مبارک سے نہ صرف علم و عرفان کی شمع روشن کی بلکہ دلوں کو جلا بخشی، اخلاقِ حسنہ کی ترغیب دی اور دینِ متین کی خدمت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا۔ آپ جہاں ایک جلیل القدر عالمِ دین تھے، وہیں آپ ایک سچے صوفی، درد مند مربی اور خلقِ خدا کے لیے سراپا شفقت و رحمت تھے۔

حضرت علامہ غلام عبدالقادر چشتی علیہ الرحمۃ کا تعلق ایک ایسے خانوادۂ علم و فضل سے تھا جس کی نسبت روحانیت و ولایت کے درخشاں ستاروں سے ملتی ہے۔ آپ مرشد کامل صوفی برحق حضرت مولانا صوفی محمد صدیق صاحب قبلہ علوی قادری چشتی نوری المعروف خلیفہ صاحب علیہ الرحمۃ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ یہ نسبت نہ صرف ظاہری طور پر باعثِ شرف تھی بلکہ باطنی فیوضات کا ایک عظیم سرچشمہ بھی تھی۔ آپ نے اپنے والدِ گرامی کے فیضِ صحبت سے ابتدائی تربیت حاصل کی، اخلاقِ حسنہ، تقویٰ، استقامت اور خدمتِ دین کا وہ ذوق پایا جو بعد ازاں آپ کے پورے علمی و روحانی سفر کا محور بنا۔

پیر طریقت حضرت علامہ غلام عبدالقادر چشتی علیہ الرحمۃ اپنی علمی وجاہت اور گہرے فہم و بصیرت کے باعث علماء اور طلبہ دونوں میں یکساں محترم تھے۔ آپ نے درس و تدریس کے ذریعے بے شمار طالب علموں کو علمِ دین کا نور عطا کیا۔ آپ کے درس میں اخلاص، حکمت اور دینی غیرت کا حسین امتزاج پایا جاتا تھا۔ سوچ میں گہرائی اور اسلوب میں کشادگی نمایاں تھی۔

آپ نے اپنے علاقے میں نہ صرف علمی محافل کو فروغ دیا بلکہ عوام الناس کی اصلاح و رہنمائی کے لیے ہمیشہ پیش پیش رہے۔ آپ کے خطابات میں دین کی اصل روح، اعتدال، محبت، اخلاق اور عمل کی تلقین ہوتی۔ دین کے بنیادی اصولوں کو سادہ اور دل نشین انداز میں بیان کرنا آپ کی امتیازی شان تھی۔

صوفیاء کرام کی زندگیوں کا بنیادی وصف حسنِ اخلاق ہوتا ہے، اور پیر طریقت حضرت علامہ غلام عبدالقادر چشتی علیہ الرحمۃ اس خوبی کے اعلیٰ ترین پیکر تھے۔ آپ نرم گفتار، بردبار، باوقار اور انتہائی منکسر المزاج شخصیت رکھتے تھے۔ کسی کی دل آزاری حتیٰ کہ کسی کے بارے میں بدگمانی سے بھی دور رہتے۔ آپ نے ہمیشہ محبت، رواداری، خیر خواہی اور خدمتِ خلق کو اپنا شعار بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر طبقے کے لوگ آپ کی شخصیت سے والہانہ محبت کرتے تھے۔

بحیثیت مرشدِ کامل آپ نے سالکینِ طریقت کی تربیت میں نہایت محنت، شفقت اور حکمت سے کام لیا۔ آپ طالبِ حق کی صلاحیت اور مزاج کے مطابق باطنی رہنمائی فرماتے۔ ذکر و اذکار کی تلقین، نفس کی اصلاح، اور اخلاص کی تربیت آپ کے تربیتی نظام کے بنیادی ستون تھے۔ آپ کی صحبت میں بیٹھنے والا خود کو ایک روحانی سکون اور قلبی اطمینان کی دنیا میں محسوس کرتا۔ آپ کی نگاہِ کرم سالکین کے دلوں میں نورِ یقین پیدا کرتی، اور انہیں دنیاوی ظاہریت سے نکال کر حقیقت کے قریب کرتی۔

حضرت علامہ غلام عبدالقادر چشتی علیہ الرحمۃ صرف خانقاہی شخصیت نہیں تھے، بلکہ قوم و ملت کے مسائل کا ادراک بھی رکھتے تھے۔ آپ نے ہمیشہ مسلمانوں میں اتحاد، اتفاق اور دین پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے کی تلقین کی۔ معاشرتی بگاڑ، چھوٹے جھگڑوں، مذہبی انتشار اور اخلاقی زوال کے بارے میں آپ کا دل بے چین رہتا۔ آپ اصلاحِ معاشرہ کے لیے حکیمانہ مشورے دیتے اور اپنے عمل سے نمونہ بنتے۔

آپ کو مظہر شعیب الاولیاء اور شہزادہ جانشین شعیب الاولیاء کا اعزاز حاصل تھا، جس کی وجہ سے آپ کی پوری شخصیت سے ولایت و روحانیت کی خوشبو آتی تھی۔ آپ نے اپنے اس منصب کی ذمہ داری کو نہایت اخلاص اور دیانت کے ساتھ نبھایا۔ سلسلہ چشتیہ کی خانقاہی روایات، صوفیانہ طرزِ فکر، اور باطنی آداب کو آپ نے نئی نسل تک پہنچانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

آپ کا علمی و روحانی ورثہ آج بھی اہلِ دل کے قلوب میں زندہ ہے۔ آپ کے فیضان سے فیض یافتہ افراد نے دین کی خدمت میں نمایاں کردار ادا کیا اور آپ کی سکھائی ہوئی روشنی کو آگے پہنچایا۔ آپ کے کردار نے لوگوں کو دین کی طرف راغب کیا، محبتِ الٰہی کا ذوق عطا کیا اور رسول کریم ﷺ کی سنت پر عمل کا جذبہ پیدا کیا۔

پیر طریقت رہبر راہ شریعت علامہ مولانا غلام عبدالقادر چشتی علیہ الرحمۃ کی پوری زندگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت، اتباعِ شریعت، محبتِ خلق اور خدمتِ دین سے عبارت تھی۔ آپ کا وجود اپنے وقت کے لیے رحمت اور آپ کی تعلیمات آنے والی نسلوں کے لیے روشنی کا مینار ہیں۔ ایسے لوگ دنیا سے چلے جاتے ہیں، لیکن ان کی خوشبو، ان کی تعلیمات اور ان کے نیک اعمال آنے والے زمانوں تک زندہ رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

سگ بارگاہ اشرف۔
جمال احمد صدیقی اشرفی القادری
دارالعلوم مخدوم سمنانی شل پھاٹا ممبرا

وصلِ الٰہی کا سفر نفس سے نجات، اور دل کی صداقت

محمد علی شیر قادری نظامی
مدرسہ اقبالیہ برکاتیہ، لوہارپٹی

انسان کی زندگی ایک مسلسل تلاش کا نام ہے۔ کوئی دولت کا متلاشی ہے، کوئی شہرت کا، کوئی اختیار کا، اور کوئی دل کے چین اور روح کے قرار کا۔ مگر جو خوش نصیب اس تلاش میں ربّ العالمین کی معرفت کو مقصد بنا لیتے ہیں، ان کی راہ دوسروں سے جدا اور ان کا سفر عام راستوں سے کہیں بلند ہو جاتا ہے۔ اہلِ دل نے ہمیشہ فرمایا کہ اللہ تک پہنچنے کا راستہ بیرونی دنیا میں نہیں، بلکہ انسان کے اپنے اندر پوشیدہ ہے۔ مگر یہ اندر کا راستہ وہی پا سکتا ہے جو اپنے نفس کے پردے ہٹا دے اور دل کو سچائی سے روشن کر لے۔ یہ ایک روحانی حقیقت ہے کہ "میں نے اللہ تک پہنچنے کا راستہ اپنے نفس کو توڑ کر پایا۔"

نفس انسان کو خود پسندی، خود پرستی اور اپنی خواہشات کے جال میں جکڑ لیتا ہے۔ جب تک انسان اپنے آپ کو عزیز رکھتا ہے، اپنی خواہشات کا غلام بنا رہتا ہے، وہ اللہ کے نزدیک خوار ہی رہتا ہے۔ ربّ کی قربت ان لوگوں کے حصے میں نہیں آتی جو اپنی ذات کی پوجا کرتے ہیں، بلکہ ان بندوں کو عطا ہوتی ہے جو اللہ کی چاہت کو اپنی چاہت بنا لیتے ہیں۔

اہلِ معرفت فرماتے ہیں کہ نادان وہ نہیں جس کے پاس علم کم ہو، بلکہ وہ ہے جو اپنے نفس کے پیچھے دوڑتا رہے۔ اور دانا وہ ہے جو اپنے رب کی طرف دوڑنے کو اصل کامیابی سمجھ لے۔ معرفتِ الٰہی کے راستے بے شمار ہیں۔ کوئی ذکر میں غرق ہو کر پہنچتا ہے، کوئی فکر میں ڈوب کر، کوئی خدمتِ خلق سے، تو کوئی مجاہدۂ نفس کے ذریعے۔ مگر ان سب راستوں میں ایک شرط مشترک ہے: دل کا سچا ہونا۔ جھوٹے دل کے ساتھ چلنے والا مسافر منزل سے پہلے ہی بھٹک جاتا ہے، مگر سچا دل رکھنے والا ادنیٰ عمل کے ساتھ بھی عظیم درجات پا لیتا ہے۔ اللہ کی نظر ظاہر پر نہیں، نیت پر ہوتی ہے۔ اور نیت وہی سچی ہوتی ہے جسے دنیا کی آرزو نہیں ڈگمگا سکتی۔ یہ ایک لطیف مگر عظیم نکتہ ہے کہ "میں نے خدا کو خدا سے جانا، اگر میں نے اپنی عقل پر بھروسہ کیا ہوتا تو کبھی نہ پہچان پاتا۔" عقل راستہ دکھانے کا چراغ ضرور ہے، مگر منزل تک لے جانے والی قوت نہیں۔ معرفت وہ نور ہے جو اللہ اپنی رحمت سے جس دل پر چاہے ڈال دیتا ہے۔ عقل دلیل دیتی ہے، مگر دل جب اللہ کے نور سے روشن ہو جائے تو خود مشاہدہ کر لیتا ہے۔ اسی لیے عارف کی پہچان یہ ہے کہ اس کا دل اللہ میں محو ہوتا ہے، اور دنیا اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے دل میں نہیں۔ قربِ الٰہی اس وقت نصیب ہوتا ہے جب بندہ اپنے وجود سے خالی ہو جاتا ہے۔ جب وہ سمجھ لیتا ہے کہ "میں" کچھ نہیں، سب کچھ وہ ہے۔ نفس کی دیواریں گرتی ہیں، دل کی کھڑکیاں کھلتی ہیں، اور بندہ اپنے رب کے قریب ہوتا چلا جاتا ہے۔ جسے اللہ کا عشق مل جاتا ہے، پھر اسے کسی اور سہارے تک دیکھنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں ہوتی۔ محبتِ الٰہی ایسا سہارا ہے جو کمزور سے کمزور دل کو پہاڑ کی مضبوطی عطا کر دیتا ہے۔ اصل بندگی یہ نہیں کہ زبان ذکر میں مصروف رہے مگر دل خواہشات کا غلام ہو۔ بندگی یہ ہے کہ انسان اپنی چاہت چھوڑ دے اور اللہ کی چاہت کو اپنا لے۔ جب بندہ اپنے فیصلے اللہ کے سپرد کر دیتا ہے تو اللہ اسے وہ مقام عطا کر دیتا ہے جو کسی طاقتور بادشاہت سے بھی بلند ہے۔

اللہ والوں کی پہچان یہ نہیں کہ ان کا لباس کیسا ہے یا ظاہری وضع کیسی ہے۔ ان کی اصل علامت یہ ہے کہ ان کا دل سب کے لیے وسیع ہوتا ہے—وہ کسی سے عداوت نہیں رکھتے، کسی کے لیے دل تنگ نہیں ہوتا۔ ان کی زبان ذکر میں مصروف رہتی ہے، ان کا دل اللہ کے نور سے معمور ہوتا ہے، اور ان کی زندگی لوگوں کے لیے باعثِ سکون اور رحمت بن جاتی ہے۔ اللہ تک پہنچنے کے راستے زیادہ مشکل نہیں جتنا انسان سمجھتا ہے۔ صرف اتنا کرنا ہے کہ دل کو سچا رکھے، نفس کو زیر کرے، اللہ کی چاہت کو مقدم رکھے اور محبتِ الٰہی کو زندگی کا مرکز بنا لے۔ پھر دنیا کی گرد خود بخود بیٹھ جاتی ہے اور انسان اپنے ربّ سے وہ قرب پاتا ہے جو ساری کائنات کی نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔

اللہ ہمیں اپنے مقرب بندوں میں شامل فرمائے، ہمارے دلوں کو سچا، زبان کو ذاکر، اور زندگی کو اس کی رضا کے رنگ میں رنگ دے۔
آمین۔ یارب العالمین بجاہ سید المرسلین

محمد علی شیر قادری نظامی
سکونت: روضہ شریف، مہوتری نیپال
مدرسہ اقبالیہ برکاتیہ، لوہارپٹی نگرپالیکا، مہوتری نیپال

براؤں شریف میں عرس علوی قادری چشتی 01/دسمبر بروز سوموار کو منعقد ہوگا

نیپال اردو ٹائمز
پریس ریلیز
براؤں شریف: بھارت

صاحب زہد و تقوی عابد شب زندہ دار صاحب فضل و کمال نبیرۂ شعیب الاولیاء پیر طریقت حضرت علامہ الحاج الشاہ حضور غلام عبدالقادر چشتی علوی سابق نائب ناظم دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کا تیسرا سالانہ عرس مقدس وادی نور قرب مزار حضور شعیب الاولیاء براؤں شریف میں 30 نومبر بروز اتوار/ تا 1/ دسمبر بروز سوموار کو منعقد ہوگا۔

جامع علوم وفنون چشم و چراغ خاندان شعیب الاولیاء پیکر اوصاف مظہر شعیب الاولیاء پیر طریقت حضرت علامہ محمد افسر علوی قادری چشتی مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ چشتیہ یارعلویہ براؤں شریف نے پریس ریلیز کر کے بتایا کہ عرس حضور چشتی میاں علیہ الرحمہ میں کثیر تعداد میں ملک ہندوستان کے ممتاز مفتیان کرام، علماء کرام، شعراء اسلام کی تشریف آوری ہو رہی ہے۔ ان کے علاوہ قرب وجوار کے دیگر علماء ادباء قراء حفاظ ائمہ کرام کی تشریف آوری ہوگی۔

جس میں چشم و چراغ خاندان شعیب الاولیاء پیکر اوصاف مظہر شعیب الاولیاء پیر طریقت حضرت علامہ محمد افسر علوی قادری چشتی مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ یارعلویہ چشتیہ براؤں شریف کی تازہ ترین تصنیف "حجاز مقدسہ سے براؤں مقدسہ تک" کی رونمائی بھی علماء مشائخ کے ہاتھوں سے رسم اجراء کی جائے گی، اور ان کے علاوہ کئی دینی علمی ادبی شخصیات کو ایوارڈ سے بھی نوازا جائے گا۔

صاحب سجادہ قبلہ افسر علوی صاحب جامعہ علیمیہ کے قابل قدر فرزند ہیں آپ کے مضامین اور مقالات ہندو بیرون ہند کے معیاری اخبارات و جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں، آپ کی ادارت میں سہ ماہی پیام شعیب الاولیا براؤں شریف نہایت ہی شاندار پیمانے پر شائع ہوتا رہا ہے، آپ علما و مشائخ کے محبوب نظر بھی ہیں۔

عرس کے معمولات مندرجہ ذیل ہیں..
30/نومبر بروز اتوار صبح 10 بجے دن میں قرآن خوانی۔ پھر دن میں 2/بجے عورتوں کا پروگرام ہوگا جس میں پردے کا معقول انتظام رہے گا اور دوسرے دن 1/ دسمبر بروز سوموار بعد نماز فجر قرآن خوانی، بعد نماز مغرب چادر گل پوشی مزار شریف، بعد نماز عشاء تقاریر علماء کرام و مفتیان عظام نعت و منقبت شعرائے اسلام رات میں 2/ بجے قل شریف و دعا خوانی پر اختتام پذیر ہوگا۔ لہذا تمام سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ یارعلویہ کے تمام مریدین متوسلین محبین متعلقین سے کثیر تعداد میں شرکت کی گذارش ہے اور مشائخ براؤں شریف کے فیوض و برکات سے مالا مال ہوں نیز سعادت دارین سے بھی مالا مال ہوں۔

بہار میں اردو

شان پر یہار پروفیسر محمد گوہر صدیقی سابق ضلع پارشد براہی بلاک پر یہار ضلع سیتامڑھی بہار

اردو زبان و ادب کی ترقی میں بہار کو نمایاں مقام حاصل رہا ہے- اج بھی اردو زبان اس علاقے میں فروغ پارہی ہے اور پہلے بھی یہاں اردو کو اہمیت حاصل رہی ہے- پروفیسر سید حسن عسکری نے حضرت شرف الدین یحییٰ منیری رحمت اللہ علیہ کے ایک قلمی نسخے کا تعارف کرایا ہے یا 911 ہجری بمطابق 1515 عیسوی میں لکھا گیا اس کی نقل منیر شریف کی درگاہ میں موجود ہے- بہت ممکن ہے کہ اردو زبان کی سب سے پرانی تحریر یہی ہو-

سید عمادالدین عماد نے ایک نثری رسالہ سیدھا راستہ 1081 ہجری مطابق 1670 عیسوی میں تصنیف کیا- جسے قاضی عبدالودود نے شائع کیا ہے اس طرح یہ رسالہ شمالی کی اردو نثر کا سب سے پہلا نمونہ قرار پاتا ہے-

شاعری میں بھی یہی صورت ہے بعض ایسے شاعروں کے نام بھی ملتے ہیں جو محمد شاہ بادشاہ کے جلوس سے پہلے سے اردو میں شاعری کر رہے تھے ان میں سید عمادالدین عماد اور بی بی ولیہ کے نام قابل ذکر ہیں -عہد محمد شاہ بادشاہ کے شعراء میں ملا محمد علیم تحقیق عظیم ابادی کا نام اہم ہے یہ مرزا موسوی خان معز اور فطرت کے شاگرد تھے- عظیم اباد میں 1659 عیسوی میں پیدا ہوئے اور وہیں 1749 عیسوی میں وفات پائی- کلام کے رنگ کا اندازہ ان کے اس شعر سے ہوگا

سرجن تیرے مکھرے میں سورج کی کرن دھا ہے-
دیکھا ہوں جو تجھ کو مکھ ننیاں میرے چندھا ہے-

یہاں ایک اور شاعر کا ذکر ضروری ہے میر محمد باقر حزیں و ظہور تھے جو مرزا جان جانا مظہر کے شاگرد تھے یہ احمد شاہ بادشاہ کے زمانے میں دلی سے یورپ گئے اور وہاں اپنے استاد کے رنگ و سخن کو عام کیا ان کے شاگردوں نے بھی خاصہ نام پیدا کیا ان میں سے ایک شورش بھی تھے جنہوں نے شعرائے اردو کو تذکرہ لکھا-

فقیہ صاحب درد مند نے بھی کچھ عرصے عظیم اباد میں قیام کیا تھا یہ بھی مرزا مظہر کے شاگرد تھے ان کا ساقی نامہ قدیم اردو شاعری میں اہمیت رکھتا ہے -اردو شاعری کے دبستانوں میں عظیم اباد کو بھی بہت اہمیت حاصل رہی ہے شاہ عالم ثانی کے زمانے میں اس کی اہمیت مسلم ہو چکی تھی اور بعض دیگر مقامات کی طرح اسے بھی اردو شاعروں کی پناہ گاہ کی حیثیت حاصل ہو گئی تھی اس زمانے میں اردو کے جو شاعر یہاں داد سخن دے رہے تھے ان میں موزوں کا نام سر فہرست ہے- موزوں کا نام رام نارائن تھا کشن پور کے رہنے والے تھے عمر کے اخری حصے میں بہار کے نائب ناظم تھے اس لیے راجہ کہلاتے تھے اردو فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کرتے تھے ان کے اردو کلام سے نمونہ پیش کیا جاتا تھا

دوسرا جوہری وہ مذاقی شاہ آیت اللہ کے نام سے مشہور تھے لیکن نام غلام سرور تھا شاہ محمد مخدوم کے بیٹے تھے 1714 عیسوی پھلواری شریف میں پیدا ہوئے غزل قصیدہ مرتیہ، مثنوی ،و جملہ اصناف سخن میں طبع ازمائی کی ان کا ایک شعر نمونہ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے

اہل حرم کے مقتل اوپر جس دم ہائے
سواری ائی لاش کے پاس آئی بی بی
رونے غم کی ماری ائی–

تیسرا،،،،، ایک نام حسرت کا جن کا پورا نام میر محمد حیات اور لقب ہیبت علی خان تھا یہ مرزا مظہر یا باقر حزیں کے شاگرد تھے بہرحال اس سلسلے میں اختلاف ہے بہت پر گو شاعر تھے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ایک ضخیم دیوان مرتب کیا تھا جس میں تقریبا دو ہزار اشعار تھے نمونہ کلام ملاحظہ ہو-

رات کا سچ ہوا خواب مرا
مل گیا صبح افتاب مرا لاکھ کوئی اس کو مبتلا ہوگا

محرر کا مختصر تعارف

پروفیسر گوہر صدیقی صاحب ہندوستان کے صوبہ بہار ضلع سیتامڑھی کی نہایت ہی متحرک وفعال شخصیت ہے آپ اردو ادب کے حوالے سے علمی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں ، پورے ہندوستان کے اخبارات پروفیسر صاحب کے مضامین سے مزین ہوتے رہے ہیں ، آپ نہایت ہی مخلص اور ملنساری کے ساتھ ساتھ ایک منجھے ہوئے لکھاری ہیں حالات حاضرہ اور شخصیات پر خامہ فرسائی فرماتے ہیں۔

نصابِ مدارس اور عصر حاضر کے تقاضے۔

محمد اختر رضا امجدی

دینی مدارس برِّصغیر کے علمی و روحانی ورثے کے امین ہیں۔ صدیوں سے یہ ادارے قرآن و حدیث، فقہ و اصول اور زبان و ادبِ عربی کے ایسے ایسے رجالِ کار پیدا کرتے رہے ہیں جنہوں نے علمی دنیا کو نئی جہتیں عطا کیں۔ مگر زمانہ کبھی بھی ایک حال پر نہیں رہتا، بدلتے تقاضے، نئے علوم، جدید ذرائع اور عالمی سطح پر تیزی سے وقوع پذیر تبدیلیاں اس امر کی متقاضی ہیں کہ نصابِ مدارس میں کچھ ایسی حکیمانہ اصلاحات کی جائیں جو اصل روح کو باقی رکھتے ہوئے عصرِ حاضر سے ہم آہنگ ہوں۔

بر صغیر میں وقوع پذیر مدارس کی بنیادی تعلیم بھی تجدید کی متقاضی ہے۔ بنیادی تعلیم سے مراد مکتب کی تعلیم، مروجہ تعلیم کی بجائے اگر ابتداء ہی سے تین زبان بالخصوص اور چوتھی مثلا مادری زبان کے گرامرز اور لیٹریچرز کی تعلیم کرائی جائے۔ مثال کے طور پر ابتداء ہی اردو، انگریزی اور عربی ساتھ ہی مادری زبان کی ابتدائی تعلیم مکاتب ہی سے شروع کردی جائے، برعکس روایتی تعلیم کے اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ کم از مذکورہ چار زبانوں کو مکاتب ہی کے طلبہ پڑھنا سیکھ لیں گے ساتھ ہی کچھ قواعد بھی ان کو معلوم ہو جائیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تعلیم خواہ دینی ہو یا دنیاوی انہیں چار زبانوں میں محیط ہے۔

اب بات کرتے ہیں درسِ نظامی کی، جب بھی درس نظامی کی بات آتی ہے، تو مقررہ آٹھ سالہ میعاد میں انحطاط کا پہلو بھی نکھر کر سامنے آتا ہے۔ اس حوالے سے میری رائے قدرے مختلف ہے، مقررہ میعاد میں کمی کروانے کی بجائے مزید دو سال کا اضافہ کیا جاوے اور مدارس کی تعلیم کو موڈیفائی کر کے فضیلت کے ساتھ اسکول لائن سے بارہویں بھی انہیں ایام مکمل کروادی جائے۔ اب بات آئے گی کتابوں کو مینیج کرنے کی، تو اس کے لئے اصحابِ حل و عقد کی نشست لگائی جائے، دانشوران قوم اور مدبرین حضرات کا شوریٰ بٹھایا جائے، کچھ ایسی کتاب جن کا داخلہ بے سود ہے سو انہیں ہٹا دیا جائے، کچھ ابواب جو تکرار کے ساتھ پڑھائے جاتے ہیں ان کی جگہ دیگر ابواب کی شمولیت قابل ذکر ہے۔ اضافی دو سالہ اور بے سود کتابوں کے اخراج کی خلا کو ترتیبِ جدید کے ذریعے پر کیا جائے، پھر کہیں جا کر سدھار ممکن ہے۔

ان تمام مسائل کے ساتھ ایک اور پہلو دامن گیر رہتا ہے، اساتذہ کا پہلو، اس حوالے سے ہم یونیورسٹی سے فارغ شدہ اساتذہ کی خدمت لے سکتے ہیں ابتدائی مرحلے میں، بعدہ خود اپنے ہی یہاں کے فارغین سے خدمت لیا جاسکتا ہے۔ سو دینیات کے لئے دینیات کے ماہرین، عصریات کے لئے عصریات کے ماہرین، اور ساتھ ہی فاسد عقائد اور اسلام خلاف نظریات کے لئے تقابلِ ادیان کے ماہرین کی خدمت کارگر ثابت ہو سکتی ہے۔ دورِ حاضر کے چیلینجز کا سامنا بھی ایسے ہی ممکن ہے۔ یہ تو ایک اجمالی خاکہ ہے اگر تفصیل سے بات کریں تو تطویل کا خوف دامن گیر رہتا ہے۔ رہی بات بعد کی تعلیم کا تو بندہ مختار ہے، دینیات، لسانیات، سماجیات، عصریات، یا کسی بھی شعبہ جات میں تحقیق کرے۔ اس سے ہوگا یہ کہ مدارس ہی دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم کے بھی مرکز ثابت ہوں گے۔ مانتا ہوں کہ یہ ایک دشوار گزار امر ہے، لیکن کوشش ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔ ایک تنبیہ کی بات حقیقت یہ ہے کہ مدارس کے لیے سب سے بڑا چیلنج یہ نہیں کہ وہ جدید علوم شاملِ نصاب کر لیں، بلکہ یہ ہے کہ جدید علوم کی شمولیت کے باوجود نصاب کی روح ——یعنی قرآن و سنت کی مرکزیت—— محفوظ رہے۔ اصلاحات کا مقصد صرف "جدید ہونا" نہیں بلکہ موثر ہونا ہے۔ قدیم نیکی کے ساتھ جدید خوبی بھی لازم ہے، زمانہ اس کے بغیر کسی کو سرخرو نہیں کرتا، مدارس اگر روایتی شان کو باقی رکھتے ہوئے جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو جائیں، تو وہ پھر سے عالمِ اسلام کی فکری رہنمائی کا مرکز بن سکتے ہیں۔ ضرورت صرف یہ ہے کہ ہم نصاب کو جامد ڈھانچے کے بجائے زندہ شعور سمجھیں، جو زمانے کے بدلتے سوالات کا جواب دینے کے لیے ہمیشہ تیار رہے، اور بتقاضائے وقت اپنی مرکزیت اور روحانیت کو برقرار رکھتے ہوئے جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوتا رہے۔

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

سوانحِ حیات آفتاب الہ آباد، سید شاہ منوّر علی قادری جنیدی بغدادی ثم الہ آبادی قدّس سرہ العزیز۔

حافظ و قاری سید کاشف حسین جیلانی قادری سہروردی حبیبی

آج میں جس عظیم المرتبت بزرگ کے تذکرۂ خیر کے لیے قلم اٹھا رہا ہوں، وہ ذات محتاج تعارف نہیں۔ دنیا انھیں آفتاب الہ آباد، عطائے غوث اعظم، نبیرۂ سید الطائفہ، حضرتِ مخدوم سلطان سیدنا شاہ منوّر علی قادری جنیدی بغدادی ثمّ الہ آبادی رضی اللہ عنہ" کے نام سے جانتی ہے، آپ سلسلۂ اولیائے کرام میں نہایت بلند مقام رکھتے ہیں، اس مختصر تحریر میں آپ کی حیاتِ مبارکہ کے چند نمایاں گوشے قارئین کے لیے پیش کیے جاتے ہیں۔

ولادتِ باسعادت :

حضرت سیدنا منوّر علی شاہ قادری رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ۱۱ رمضان المبارک ۴۹۱ھ مطابق ۱۵ اگست ۱۰۹۸ء کو بغداد مقدّس میں ہوئی۔
)ماخوذ از: حیاتِ جلیل(

نسب شریف :

آپ کا شجرۂ نسب حضرتِ جنیدِ بغدادی قدس سرہ العزیز سے جاملتا ہے:
حضرت سیدنا منوّر علی شاہ بن حضرت شیخ عبداللہ بن حضرت شیخ عثمان بن حضرت سیدالطائفہ جنید بغدادی قدس اللہ اسرارہم۔

حضرت جنیدِ بغدادی رضی اللہ عنہ کا نسب مبارک حضور ﷺ کے جدّ امجد عبد مناف سے جاملتا ہے، یوں آپ کو سلسلۂ نسب میں قرب نبوی حاصل ہے۔ نسبتِ جنیدیہ : جیسا کہ اوپر واضح ہوا، حضرت منوّر علی شاہ قادری، حضرت جنیدِ بغدادی قدس سرہ کی نسل پاک سے ہیں، اور شجرۂ طریقت میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے چھٹے مرشد حضرت جنید بغدادی ہی ہیں۔ یہ دونوں سلسلہ اس طرح ہے:

1 . حضرت سیدنا غوث الا عظم عبدالقادر جیلانی
2 . حضرت شیخ ابوسعید مخزومی
3 . حضرت شیخ ابوالحسن بخاری
4 . حضرت شیخ ابوالفرج طرطوسی
5 . حضرت شیخ عبدالواحد تمیمی
6 . حضرت شیخ ابوبکر شبلی
7 . حضرت جنیدِ بغدادی رضی اللہ عنہم

حضرت منوّر علی شاہ قادری، حضرتِ غوثِ اعظم کے پروردۂ خاص، مریدِ خاص، خادمِ خاص، اور خلیفۂ مجاز تھے۔

یہ قرب و اختصاص آپ کی مقبولیت و عظمت پر روشن دلیل ہے۔

تعلیم و تربیت:

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والدِ ماجد حضرت شیخ عبداللہ علیہ الرحمہ کی زیرِ نگرانی حاصل کی،

اور علومِ ظاہری میں کمال حاصل کرنے کے بعد علومِ باطنی کی تکمیل کے لیے بارگاہ غوثیت مآب میں حاضر ہوئے، آپ نے تقریباً بیالیس سال تک حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت بابرکت میں رہ کر فیوض و انوار حاصل کیے۔

تبرکاتِ غوثِ اعظم :

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت منوّر علی شاہ رضی اللہ عنہ وصالِ غوث اعظم تک اُن کے قرب و خدمت میں رہے وصال کے بعد آپ حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ گجراتی قدس سرہ کے ہمراہ گجرات تشریف لے گئے، اور سولہ برس تک اُن سے باطنی تربیت حاصل کی، پھر آپ کو اجازت و خلافت کے ساتھ تبرکات غوثی سے نوازا گیا اور الہ آباد کی جانب روانہ فرمایا گیا۔

عمر طویل کا فیض:

ایک مشہور روایت کے مطابق حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کو آب حیات عطا فرمایا، جس کے پینے سے آپ کو ساڑھے چھ سو (۶۵۰) برس کی طویل عمر نصیب ہوئی، اسی وجہ سے آپ کے سلسلے کو "سلسلۂ سو معمریہ منوریہ" کہا جاتا ہے، کہ اس میں اکثر مشائخ طویل العمری کے فیض یافتہ ہوئے۔

شیخ العالم کا خطاب:

حضرت شاہ کبیر الدین شاہ دولہ گجراتی رضی اللہ عنہ نے حضرت غوث اعظم کا تاج آپ کے سر پر رکھا، عمامۂ غوثیہ قادریہ سے سرفراز فرمایا، اور اکابر اولیاء کی موجودگی میں آپ کو "شیخ العالم" کا لقب عطا کیا۔ (ماخوذ از: حقیقت گلزارِ صابری) الہ آباد میں قیام: جب آپ الہ آباد تشریف لائے تو یہاں جنگلوں کا عالم تھا، آپ نے اسی مقام کو سکونت کے لیے اختیار فرمایا، اور یہ مقام ہی بعد میں "ہمت گنج شریف" کہلایا، جہاں آج بھی آپ کا آستانۂ منوریہ مرجع خلائق ہے۔

خلفائے کرام:

آپ نے بہت کم لوگوں کو مرید فرمایا، چند معروف خلفاء کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:
1 . حضرت ملا فقیر عبد الکریم اخوند رامپوری قدس سرہ۔
2 . حضرت شاہ عالم دہلوی قدس سرہ.

حضرت غلام عبدالقادر کی نسبت : راجہ کاشی کی اولاد نہ تھی۔ اس نے آپ کی بارگاہ میں دعا کی، اللہ کے فضل سے اُسے فرزند عطا ہوا جس کا نام آپ نے غلام عبدالقادر رکھا، یہ فرزند بعد میں آپ کا محبوب مرید بنا۔

آپ نے فرمایا: "میرے وصال کے بعد میرا زائر پہلے غلام عبدالقادر کے آستانے پر حاضری دے، پھر میرے پاس آئے، چنانچہ آج بھی حضرت غلام عبدالقادر کا مزار شریف آپ کے مزار کے بالمقابل مغرب کی جانب واقع ہے۔

وصالِ اقدس:

آفتابِ ولایت، شیخ الاولیاء، حضرت منوّر علی شاہ قادری جنیدی بغدادی رضی اللہ عنہ کا وصال ۴ جمادی الآخر ۱۱۹۹ھ میں الہ آباد شریف کے محلہ ہمت گنج میں ہوا۔

آپ کا مزار آج بھی اہل ایمان کے لیے مرکز عقیدت و فیضان ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اولیاءِ کرام کے فیوض و برکات سے ہمیشہ فیضیاب فرمائے، اور ان کے علم و عرفان سے ہمارے قلوب کو منور کرے۔
آمین بجاہ سید المرسلین
متعلم: الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ۔

نور علم چاہیئے تو گناہ چھوڑ دو!

محمد شفیع احمد عطاری رضوی
جامعۃ المدینہ فیضان عطار

دین اسلام ہر انسان کیلئے اکمل طریقے پر ایک ضابطہ حیات ہے اور زندگی کے ہر شعبے سے متعلق بہترین رہنمائی کرتی ہے، جہاں دینِ اسلام نے نیک اعمال کرنے پر اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے وہیں گناہوں پر دنیوی و اُخروی سزائیں بھی مقرر کر رکھی ہے۔ گناہ تو ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے مثل زہر قاتل ہے، خاص کر طالبان علوم نبویہ کے لئے کہ ان کے اندر گناہ کا نہ ہونا از حد ضروری ہے۔ گناہوں کی وجہ سے انسان حاصل شدہ علم بھی بھول جاتا ہے۔ اسی لئے طالبان علوم نبویہ ہونے کا یہ بھی تقاضا ہے کہ علم دین ضرور حاصل کریں مگر گناہوں سے بچتے ہوئے اور تقوی کا دامن مضبوطی سے تھامے ہوئے۔ کہ قرآن و حدیث میں جہاں متعدد مقامات پر تقوی وپرہیز گاری اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہیں وہیں کثیر جگہوں پر گناہ کرنے پر سخت وعیدیں بھی سنائی گئی ہیں۔ گناہوں کی نحوست کی وجہ سے علم دین بھولا دیا جاتا ہے اس کو سمجھانے کیلئے ایک عربی شعر ذکر کی جاتی ہے:

شَكَوْتُ إِلَى وَكِيعٍ سُوءَ حِفْظِي
فَأَرْشَدَنِي إِلَى تَرْكِ الْمَعَاصِي
وَأَخْبَرَنِي بِأَنَّ الْعِلْمَ نُورٌ
وَنُورُ اللهِ لَا يُهْدَى لِعَاصِي.
(القصائد المنتخبہ)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے استاد ابوسفیان وکیع بن الجراح رحمۃ اللہ علیہ سے حافظہ کی کمزوری یعنی باتیں بھول جانے کی شکایت کی تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ گناہ کرنا چھوڑ دو، اور اس بات کی طرف توجہ مبذول فرمائی کہ "علم نور ہے اور نور اللہ عاصی گنہگار کو نہیں دیا جاتا" اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ حافظہ میں مضبوطی، علم دین کی روشنی اور فیضان علم حاصل ہو تو اس کیلئے فوراسے پیشتر گناہ چھوڑنا ہوگا۔ جیساکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ: انسان بسا اوقات گناہ کرنے کی وجہ حا سے علم دین بھول جاتا ہے۔ (تفسیر نسفی) ہم اپنے اسلاف کے علم میں پختگی اور علم دین سے وابستگی پر نظر عمیق ڈالیں تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جہاں ان کے علم دین کے حصول کے لئے کئی کئی اسفار ہیں وہیں تقوی وپرہیز گاری اور تزکیۂ نفس کیلئے ہزاروں ملکوں کا سفر بھی ہے، یہی وجہ کہ ان کے علم میں پختگی اور تحصیل علم دین سے دلچسپی کی مثال نہیں ملتی۔ اے پیارے طالبان علوم نبویہ! آج بھی اگر ہمارے اندر اسلاف کا طرزِ عمل آجائے تو وہ دن بعید نہیں کہ ہمارے اندر بھی علم میں مضبوطی، عمل میں بہتری اور تحصیل علم کا خوب جذبہ وامنگی اور دلچسپی پیدا ہو جائے۔

کیا یہ نادانی نہیں ہے کہ ؟؟؟ کام تو بالکل اسلاف کے برعکس ہو۔ اور علم دین میں پختگی و مضبوطی کا خواہاں اسلاف کی طرح ہو، یہ کیسے ہوگا؟؟؟
خود کو بھی بدل پیارے!

آج ہمارا علم دین حاصل کرنے کا کیا انداز ہے؟؟؟ اس پہ غور کرنے، اسے سمجھنے اور جو کچھ کمزوریاں ہیں اسے دور کرنے میں لگ جانے کی حاجت ہے کہ کامیاب لوگوں میں یہ بات مشترکہ طور پر پائی جاتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ بدلنے والی حالت میں رکھتے ہیں اور رکھے بھی کیوں نہ کہ جو اپنے اندر تبدیلی کا خواہاں نہ ہو وہ ناکامی کی جانب اسی وقت سے سفر طے کرنے لگتا ہے جس وقت اپنی ذات سے تبدیلی کو نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ لہذا اپنے تبدیلی لانے کے کئی طریقے ہیں۔ یہاں 12 باتیں پیش خدمت ہے:

(1). ب سے پہلے اپنا مقصد سیٹ کریں، کہ بے مقصد نہیں کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔

(2) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ خود کو بدلنے کی نیت سے کریں۔ کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہر انسان کیلئے رول ماڈل ہے۔

(3) اپنے اسلاف کی سیرت کا بھی مطالعہ اسی تناظر میں کریں۔ کہ ان بزرگوں کی سیرت سے انسان کو وہ کچھ ملا کرتا ہے جو تصور سے بالاتر ہوا کرتی ہے۔

(4) اپنی صحبت اچھی کریں، جیسی صحبت ویسی برکت

کہ صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

اچھوں کی صحبت تمہیں اچھا بنادے گی اور بروں کی صحبت تمہیں برا بنادے گی۔ (5) اپنے مقصد میں کامیابی کیلئے دعا بھی کریں، کہ دعا مؤمن کی ہتھیار ہے۔

(6) کوئی بھی کام کریں تو سب سے پہلے اس کا شیڈول بنالیں کہ جو کام جدول کے مطابق ہو تو وہ پائے تکمیل تک ضرور پہنچتا ہے۔

باادب بنیں کہ بے ادبوں کو علم نور نہیں دیا جاتا۔ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا حال دیکھیے: کہ جب آپ کے استاد محترم امام حماد علیہ الرحمہ باحیات رہے، کبھی بھی آپ نے ان کے مکان کی طرف پاؤں نہ پھیلا۔ اسی حسن ادب کی برکت ہے کہ آج چودہ برس کے بعد بھی آپ نام ادب کے ساتھ ہی لایا جاتا۔

کیا مرجع خلائق نہیں بننا چاہتے ؟؟؟
اگر کوئی شخص مذکورہ 12 باتوں پر کماحقہ عمل کرنے میں کامیاب ہو جائے تو وہ دن دور و بعید نہیں کہ وہ مرجع خلائق، مطمح نظر اور مشار الیہ بن جائے۔

اللہ تعالی ہمیں بھی اسلاف کے طرز عمل پر حتی الامکان عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ما قبل ذکر چیزوں کو اپنے اندر پیدا کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

: محمد شفیع احمد عطاری رضوی
جھٹکوہیا، جنکپور، دھنوشا
متعلم جامعۃ المدینہ فیضان عطار نیپال
گنج نیپال۔

ادیب شہیر علامہ نور محمد خالد مصباحی ایک روشن چراغ

صدام حسین منصوری
صدر
علما فاؤنڈیشن کپلوستو نیپال

اللہ تبارک و تعالی اپنے دین کی فروغ و اشاعت کی خاطر ہر دور میں اپنے نیک بندوں کو بھیجتا رہا جاص کر انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجتا، رہا سارے انبیاء کا مقصد دین کی ترویج واشاعت، اصحاب رسول کی آمد ہوئی تو مقصد دین کی ترویج واشاعت، اہلبیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی آمد ہوئی تو مقصد دین کی ترویج و اشاعت یہاں تک سید الشہداء امام حسین رضي اللہ عنہ نے اسی دین کی ترویج واشاعت کی خاطر اپنا پورا خاندان قربان کر دیا خود بھی جام شہادت نوش فرمایا مقصد صرف دین کی فروغ دین کی تحفظ وبقا

اسی طرح اولیا کرام کی جماعت بعد دیگرے ائی۔ سب کا مقصد دین کی نشر و اشاعت غوث الاغواث سلطان البغداد غوث اعظم، سلطان الاولیا فی الہند خواجہ اجمیری سید الشہداء فی الہند سید سالار مسعود غازی گویا جتنے بھی اللہ کے مقرب بندے تشریف لایے بس سب کا مقصد دین کی تبلیغ لوگوں کو اللہ کی وحدانیت کیٔ دعوت رسول پاک کی رسالت کا درس اور جس قدر دین کی نشر واشاعت اج تک ہوئی اپ کی نگاہون کے سامنے ہے اسی طرح مجدد اعظم محدث اعظم حافظ ملت رئیس القلم مجاہد ملت نے کس قدر دین و سنیت کی خاطر جد جہد کی یہ بھی صاف نظر آرہا ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آج ہند و بیرون ہند مدارس و مساجد آباد ہیں اور اس کی روشنی ہر چہار جانب پھیلی ہوئی ہے اور اس طرح پھیلی کہ حافظ ملت کے چمن سے ایک گلاب تیار ہوا اور وہ گلاب جب کپلوستو نہیں بلکہ ملک نیپال میں اپنی خوشبوئیں بکھیرا تو دین کی کس قدر تبلیغ ہوئی یہ اہل کپلوستو اس کی عدم موجود گی میں محسوس کر پائیں گے اس کی وجہ یہ کہ ہم اہلسنت کا مجروح رویہ یہ ہے کہ کام کرنے والوں کی قدر اس کے مرنے کے بعد کرتے ہیں اس کی حیات میں صرف اور صرف غیبت، عیب جوئی، دلشکنی، نا قدری، اور دیگر اوصاف قبیحہ سے یاد کرتے ہیں لیکن اس کے مرنے کے بعد قبر کو گلاب سے سجا دیتے ہیں مزار کے لیے تعمیری کام شروع کر دیتے ہیں فاتحہ چہلم کا اشتہار شائع کرتے ہیں اور پھر اس کے اوصاف جمیلہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نے اپنی زندگی میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیا ہے جس کی نظیر نہیں جو گلاب اشرفیہ سے حافظ ملت کا علمی جلال بن کر سادات مارہرہ کے فیضان کو اپنے جھولیوں میں لیکر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی خاص نظر عنایت لیکر ملک نیپال میں اپنی انتھک کوششوں سے کاٹھمانڈو جیسی جگہ جو ملک کی راجدھانی ہے وہاں احسن البرکات کا قیام کرتا ہے اور مسجد رضا کی شاندار قیام کرکے اہل کاٹھمانڈو کے ایمان وعقیدے کا محافظ بنتا ہے اسے سیاح ایشیا و یورپ حضرت علامہ نور محمد خالد مصباحی صاحب قبلہ کہتے ہیں جو صرف راجدھانی نہیں بلکہ اپنے علاقے کپلوستو ضلع میں جب بچیوں کے ایمان و عقیدے پر ڈاکہ ڈالا جارہا تھا اور انہیں وہابیت کا درس دے کر گمراہ کیا جارہا تھا تو اسی قلندر نے بچیوں کے لیے ایک ایسا آئیڈیل انوکھا اقامتی ادارہ بنام جامعہ احسن البرکات نسواں کا قیام کیا جس کی دھمک پورے نیپال میں محسوس کی جارہی ہے اور اسی کار عظیم کے طفیل آج دو سو سے زائد طالبات زیر تعلیم ہیں اور اپنے دین وایمان کی تحفظ و بقا کرتی ہوئی نظر آرہی ہیں اور دین کی تعلیم و تربیت نشر و اشاعت جامعہ سے حصول علم کے بعد دیگر ماں بہنوں کی ایمان و عقیدے کی حفاظت کرتی نظر آرہی ہیں گویا آپ مصباحی صاحب قبلہ شخص نہیں شخصیت ہیں عالم نہیں عالم گر ہیں مفتی نہیں مفتی ساز ہیں، بحمد اللہ جب علما فاؤنڈیشن کی شکل میں ایک تنظیم وجود میں آئی جو سنی علماء وعوام کے لیے ایک چراغ نہیں بلکہ آفتاب و ماہتاب کے مثل ہے چونکہ اہلسنت کے پاس خاص کر نیپال میں کوئی ایسی تنظیم نہیں تھی جس کے ذریعے اہلسنت و جماعت کی طرف سے کوئی جواب دہی ہو اور اس کے ذریعے دین و مسلک کا کام ہو خیر اس کے قیام میں علما کی جو قربانیاں ہیں وہ الگ موضوع ہے اس پر فردا فرداً کی محنتیں آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے مختصراًیہ کہ علما فاؤنڈیشن کپلوستو نیپال کے زیر اہتمام آل کپلوستو سیرت النبی کوئز انعامی مقابلہ کا انعقاد ہونا تھا اور تیاریاں زوروں پر تھیں بس چند دن بچے تھے اور انتظام کے اخراجات میں کچھ نہیں بلکہ بہت زیادہ کمی آرہی تھی تو میں نے بطور مشورہ چند باتوں کے لیے علامہ مصباحی صاحب قبلہ سے رابطہ کیا تو حضرت نے مقابلے کے متعلق جانکاری لی تو میں نے اشارۃ کہا کہ اخراجات میں کمی ہو رہی ہے لیکن امید ہے ان شا اللہ تعالیٰ انتظام ہو جایے گا حضرت نے فوراً فرمایا کہ مولانا کام کیجیے اور کام کرنے میں ہمت مت ہاریے جو بھی اخراجات ہیں جتنے بھی رقم ہیں وہ میں دے رہا ہوں الحمد للہ حضرت نے اس وقت خطیر رقم علما فاؤنڈیشن کپلوستو کو عطا کیا پھر اسی طرح نل کا کام ہوا تو دو دو جن سے زائد جگہوں پر شاندار نل کا انتظام ہوا تین لاکھ کا رقم تقریباً لگا وہ بھی بحسن وخوابی انجام تک پہنچا ادھر عرس قاسمی برکاتی مارہرہ شریف کے موقع پر چیف ایڈیٹر ہفت روزہ نیپال اردو ٹائمز نے ایک خصوصی شمارہ خانقاہ برکاتیہ نکالنے کا عزم کیا اور پھر شاندار وجود میں بھی آیا اب مصباحی صاحب کو عرس قاسمی میں شرکت بھی کرنی تھی تو حضرت سے بات ہوئی حضرت نے فرمایا مولانا میرا ارادہ ہے کہ اس شمارہ کو میں مارہرہ شریف لے جاؤں اور سادات مارہرہ کے مقدس ہاتھوں رسم اجرا کی رونمائی ہو اور بزرگوں کا فیضان حاصل ہو لیکن بات یہ ہے کہ شمارہ پرنٹ کروانا پڑے گا اور یہ انڈیا لکھنؤ سے کام ہو پایے گا پھر مسئلہ یہ ہوگا کہ انڈیا باڈر سے کپلوستو لانا بہت مشکل کام ہے اور حالات کس قدر خراب ہیں یہ جانتے ہیں تو اس کے لیے ہمیں اپنے اخبار کے لیے نیپال حکومت سے پرمیشن لے لینا بے حد ضروری ہے اس کے لیے خود مصباحی صاحب کافی رقم خرچ کرکے کاٹھمانڈو گیے اور وہاں اجازت نامہ منظوری حاصل کی پھر آسانی سے اخبار بھی نیپال آ گیا اور اخبار کی پرنٹ نکالنے میں اور اجازت نامہ لینے میں کافی رقوم لگے مصباحی صاحب قبلہ نے جیب خاص سے سارے اخراجات کا انتظام کیا ابھی علما فاؤنڈیشن کپلوستو نے جہیز علما کی تنخواہ دیگر موضوعات پر ایک اہم میٹنگ منعقد کرنے کے ارادے میں تھے جو ضلعی سطح پر ہونا ہے اور اس میں علما ائمہ کے ساتھ سماجی سیاسی حضرات اور حکومتی ملازم کو بھی مدعو کیا گیا ہے ہال کی بکنگ دیگر کام ہو چکے ہیں بات تھی کہ اتنے حضرات آئیں گے تو ان کے لیے کچھ ناشتہ وغیرہ کا بھی انتظام ہونا چاہیے میں دعوت حاضری کے لیے حضرت کو فون کیا حضرت نے اس تعلق سے بھی حالات جاننا چاہا میں نے باخبر کیا چونکہ ابھی اس تنظیم کے پاس کوئی آمدنی کے ذرائع نہیں ہیں خزانچی رجسٹر میں موجود ہیں لیکن خزانہ نہیں ہے بہر حال حضرت سے میں نے بتایا کہ اسی طرح پلاننگ ہے لیکن ابھی انتظام ہوا نہیں ہے حضرت نے بخوشی اور حوصلہ افزائی کرتے ہویے فرمایا مولانا صدام صاحب کام کیجیے کام رکنا نہیں چاہیے اور ناشتہ کے لیے سموسہ چاہیے نہیں بلکہ وقت زیادہ لگے گا لوگ دور دراز سے بھی آئیں گے بھوک کی شدت بھی ہوگی تو بریانی کا انتظام میں کر دے رہا ہوں آپ بس کام کیجیے میں ہمیشہ ہر اعتبار سے ساتھ ہوں اور ساتھ رہوں گا

ماشاء اللہ بہت دلی خوشی ہوئی اور حضرت کے لیے بس ایک جملہ نکلا
ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہوں جسے
اللہ تعالی حضرت مصباحی صاحب قبلہ کی عمر میں علم میں عمل میں اخلاص میں کردار میں برکتیں عطا فرمائے صحت و عافیت کے ساتھ عمر طویل عطا فرمائے
آمین یارب العالمین
آپ کا مخلص

نعت شریف------

جان لیوا ہیں اب تو دوریاں مدینے کی
مجھکو بھی دکھا یارب جالیاں مدینے کی
تپتے دشت صحرا بھی سبزہ زار بن جائیں
جس طرف برس جائیں بدلیاں مدینے کی
خلد کی بہاریں بھی ان کے رشک کرتی ہیں
ایسی نور والی ہیں وادیاں مدینے کی
جنت البقیع میں ہی میں بھی دفن ہو جاؤں
کوئی مجھ کو پہنادے بیڑیاں مدینے کی
آرزو ہے طیبہ کی میں بھی خاک بن جاؤں
کے اڑیں فنا مجھ کو آندھیاں مدینے کی
پہنچوں اب زم زم پر ائے فنا یہ کہتا ہوں
میں بھی لیکے آیا ہوں شیشاں مدینے کی

سید ظہیر احمد فنا شیموگہ کرناٹک انڈیا
9901288134

غزل

بیٹھنا جب کبھی فرست میں تو ایسا کرنا
میری تصویر کو کاغذ پہ اتارا کرنا
جب بھی اے دوست کسی سے کوئی واعدہ کرنا
حسنِ خوبی سے اسے تم بھی نبھایا کرنا
سرپھری موج نے آکرکے کہا ساحل سے
انکا ہے کام فقط ترفہ تماشہ کرنا
توڑ دونگا میں زمانے کی ہرایک فصیل
جب بھی ملنا ہو تمہیں مجھ سے اشارا کرنا
تیرا فرہاد ہوں مجنوں بھی ہوں مہوال بھی ہوں
مجھ جس نام سے تم چا ہو پکا را کر نا
جان جائے کہ رہے اس سے غرض کیا ہے شفیق
عزت نفش کا ہرگز نہیں سودا کرنا

جناب شفیق رامپوری بارہ بنکوی

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

جامعہ مخدومیہ رضویہ کا آنکھوں دیکھا حال

*اشفاق مصباحی کے قلم سے،
بلرام پور، یوپی، پریس ریلیز،

مدارس اسلامیہ مذہب اسلام کے وہ مظبوط قلعے ہیں جہاں سے دین و شریعت مسلک و مشرب کی ترویج و اشاعت کے لیے کثیر تعداد میں افراد تیار کیے جاتے ہیں ،الغرض مدرسہ مساجد کو امام عطا کرتا ہے ،درسگاہ کو مدرس فراہم کرتا ہے، خانقاہ کو پیر مہیا کرتا ہے ،چنانچہ اسی لیے آج باطل قوتیں ہاتھ دھو کر ہی نہیں بلکہ نہا دھو کر اس کے پیچھے پڑی ہوئی ہیں، اللہ تعالی اس چمنستان کی حفاظت فرمائے آمین مورخہ 20 نومبر 2025 کو 51 واں سالانہ عرس حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ میں شرکت کرنے کے لیے میں گھر سے روانہ ہوا دل میں کئی سالوں سے ارادہ تھا کہ دیوا شریف میں واقع سرکار وارث عالم پناہ کی بارگاہ میں حاضری دوں گا پھر خیال آیا کہ بارہ بنکی کے راستے میں منکاپور جنکشن بھی پڑتا ہے جہاں سے میرا مادر علمی جامعہ مخدومیہ رضویہ امین پوروہ جھوڑیا سعد اللہ نگر ضلع بلرام پور بمشکل ایک گھنٹے کی مسافت پر ہے تو کیوں نہ اسلام کے اس مہکتے گلشن کی زیارت کی جائے اساتذہ کی دعائیں لی جائیں چنانچہ اسی غرض سے 21 نومبر 2025 کو صبح نو بجے میں رمواپور ارنا پہونچا ،بڑے حضرت، استاذ گرامی حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فاروق احمد مصباحی پرنسپل جامعہ مخدومیہ رضویہ امین پوروہ جھوڑیا، رمواپور ہی میں قیام فرماتے ہیں چنانچہ انہیں کے گھر پر حسب الحکم سب سے پہلے پہونچا حضرت نے فوراً دستر خوان لگوایا میں اور میرے ساتھی مولانا محمد عظمت علی مصباحی روضہ گڑھی نے جم کر شکم سیر ہو کر ناشتہ کیا، غسل سے فارغ ہو کر نماز جمعہ کی تیاری میں مصروف ہو گیا، بڑے حضرت نے حکم فرمایا کہ آج جھوڑیا کی جامع مسجد میں آپ کا خطاب ہوگا، حکم کی تعمیل کرتے ہوئے میں وقت مقررہ پر خطاب کے لیے کھڑا ہو گیا ،اور اسلام اور موجودہ زمانے کے چیلنجز فتنۂ ارتداد کے حوالے سے خطاب کیا، بڑے حضرت کی زبانی بعد میں معلوم ہوا کہ لوگوں نے کافی پسند کیا ،الحمدللہ ،اب جھوڑیا کی مسجد بھی شہید ہو کر نئی تعمیر ہو چکی ہے گاؤں کے لوگوں نے بھی اپنے اپنے مکانات پختہ مضبوط مستحکم جدید طرز تعمیر کے اعتبار سے بنوالیا ہے صرف ایک پرانا مکان جو مسجد کے قریب جناب مشتاق صاحب، مرحوم، کا تھا وہ اب بھی باقی ہے ، اگرچہ ان کے صاحبزادگان نے دوسرا عالیشان مکان اس کے قریبی ہی تعمیر کر لیا ہے، گاؤں کی خوشحالی اور ترقی دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی اور دل نے کہا یقیناً یہ سب ان لوگوں کے مدرسے کی محبت علماء اور طلبہ کی قدر کرنے کا نتیجہ ہے ،واضح ہو کہ جھوڑیا جامع مسجد کے جمعہ و عیدین کے امام و خطیب حضور بڑے حضرت صاحب قبلہ ہیں، جبکہ امین پورہ مسجد کے امام جمعہ اور خطیب چھوٹے حضرت صاحب قبلہ ہیں ،بعد جمعہ جب جامعہ مخدومیہ رضویہ کے صحن میں داخل ہوا تو مولانا علی رضا مصباحی ، قاری منصور مفتی عبدالعزیز صاحبان اساتذہ جامعہ مخدومیہ سے ملاقاتیں ہوئیں، اساتذہ نے خوش اخلاقی کا بھرپور مظاہرہ کیا، چھوٹے حضرت، حضرت علامہ مولانا محمد حشمت علی علیمی صاحب قبلہ نائب پرنسپل جامعہ ہذا چھٹی کا دن ہونے کی وجہ سے باہر سفر پر تھے اسی لیے حضرت کی دست بوسی سے محروم رہا، جامعہ کی جدید عمارت دیکھ کر میں حیرت و استعجاب میں پڑ گیا کیونکہ میری نظروں میں وہ پرانی عمارت تھی جس میں صرف دو کمرے اور ایک چھوٹا سا ہال تھا جو اب باقی نہ رہا اب اس کی جگہ بڑے بڑے کشادہ ہوادار کمرے پرنسپل آفس ،لائبریری اسٹاف روم ،کمپیوٹر لیب، کلاس روم، مستقل ہاسٹل ،مطبخ ،اسٹور روم موجود، اور ہرے بھرے تناور درخت لگے ہوئے تھے، جامعہ کے صحن میں مسجد بھی زیر تعمیر ہے، روشنی کے لیے ہائیڈروجن بلب کا انتظام کیا گیا ہے جو خطۂ جامعہ کو رات میں بقعہ ء نور بنا دیتا ہے، قال اللہ اور قال الرسول کی گونجتی ہوئی آوازیں دل کو فرحت و سکون بخشتی ہیں، دیکھ کر کوئی بھی انسان یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا، تو آسماں کے ستاروں کی بات کرتا ہے، یہاں زمین سے سورج اگائے جاتے ہیں، یقینا یہ سب قربانی ہے جامعہ کے اراکین معاونین محبین اساتذہ بالخصوص بڑے حضرت اور چھوٹے حضرت کے شبانہ روز محنت و کاوش اور جہد مسلسل کا جنہوں نے امین پوروہ جھوڑیا جیسی قلیل آبادی والی غیر معروف بستی کو ملکی سطح پر متعارف کروایا، جامعہ کے اطراف و جوانب میں جو آج علماء کی کثرت ہے یہ سب جامعہ مخدومیہ رضویہ کا فیضان ہے جس سے دور و نزدیک کے لوگ فیضیاب ہو رہے ہیں، اور ان شاءاللہ صبح قیامت تک فیض یاب ہوتے رہیں گے، بعد عصر رمواپور ارنا بازار میں موجود مدرسہ کے منیجر جناب ادریس صاحب سابق پردھان سے بھی بڑے حضرت نے ملاقات کروائی انہوں نے بھی حال احوال پوچھا اور دعاؤں سے نوازا، میرے زمانہ طالب علمی میں مدرسہ کے بچوں کا علاج کرنے والے ڈاکٹر عبدالقیوم صاحب سے بھی ملاقات ہوئی، دوپہر پھر رات اور پھر اگلی صبح کا ناشتہ بھی بڑے حضرت کے گھر پر ہی ہوا حضرت نے مہمان نوازی کی مثال قائم فرمادی مجھ جیسے بے مایہ کو خوب نوازا اور عمدہ ضیافت فرمائی ، میرے ساتھ شریک سفر رہے مولانا عظمت مصباحی بڑے حضرت کے اخلاق ،خندہ پیشانی اور حسن سلوک سے کافی متاثر ہوئے اور راستے بھر اس کا تذکرہ کرتے رہے، ٹرین کا وقت قریب ہوتا جا رہا تھا، وقت کم تھا حضور بڑے حضرت نے ایک نوجوان کو فون کر کے بلایا اور ہم دونوں کو اسٹیشن چھوڑنے کا حکم دیا وہ نوجوان نیند کی آغوش میں تھا کیونکہ وہ دیر رات لکھنؤ سے واپس لوٹا تھا اس کے باوجود بڑے حضرت کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے فوراً حاضر ہو گیا اور اس نے برق رفتاری کے ساتھ گاڑی چلاتے ہوئے ہم لوگوں کو منکاپور اسٹیشن پہنچا دیا جہاں چند ہی منٹوں کے بعد بارہ بنکی جانے والی لکھنؤ برونی ایکسپریس گاڑی آگئی اور ہم لوگ اگلے سفر کے لیے روانہ ہو گئے،

محمد اشفاق مصباحی مرشد نگر اکڈنڈی، پوسٹ پریہار ضلع سیتامڑھی بہار 8544193285

قومِ مسلم کے مسائل اور ایس آئی آر فارم بھرنے میں مشکلات

جامعہ اہل سنت حنفیہ فیضانِ رضا واپی کی ایس آئی آر بیداری مہم عوام کیلئے رہنمائی کا مؤثر قدم

امیر الدین خان شیرانی
جامعہ اہل سنت حنفیہ فیضانِ رضا

حکومتِ ہند نے قوم کی شفافیت اور شناختی ریکارڈ کے لیے ایس آئی آر فارم (Standard Information Report) قانونی طور پر متعارف کرایا ہے۔ اس کا مقصد ہر فرد کے شناختی اور قانونی معلومات کو درست طریقے سے درج کرنا ہے تاکہ عوامی ریکارڈ شفاف اور مؤثر ہو۔ تاہم قومِ مسلم اس نئے قانون اور فارم بھرنے کے عمل میں کافی مشکلات اور پریشانی کا شکار ہے۔

زیادہ تر افراد فارم کے پیچیدہ طریقہ کار، صحیح معلومات کی کمی اور رہنمائی کی عدم موجودگی کی وجہ سے پریشان ہیں۔ کئی لوگ ضروری دستاویزات کی کمی یا آن لائن رجسٹریشن کے مسائل کے سبب متعدد بار اداروں کے چکر لگانے پر مجبور ہیں۔ بعض اوقات غلط معلومات یا نامکمل فارم کی وجہ سے فارم کی نظرثانی یا دوبارہ جمع کروانا پڑتا ہے، جس سے پریشانی مزید بڑھ جاتی ہے۔

اس صورتحال کے حل کے لیے ضروری ہے کہ حکومت اور متعلقہ ادارے عوام کو آسان، واضح اور مؤثر رہنمائی فراہم کریں۔ آن لائن سہولیات کو بہتر بنایا جائے، دستاویزات کی مکمل فہرست فراہم کی جائے، اور ہر فرد کے لیے مرحلہ وار ہدایات دی جائیں۔ قوم کے افراد کو بھی محتاط اور ذمہ دار ہونا چاہیے تاکہ صحیح معلومات اور مکمل دستاویزات کے ساتھ فارم جمع کرایا جاسکے۔

مزید اہم یہ ہے کہ علما، ائمہ اور حساس افراد اپنی ذمہ داری سمجھیں اور قوم کی رہنمائی کریں۔ وہ نہ صرف دینی و اخلاقی تعلیمات کے ذریعے شعور دیں بلکہ عملی رہنمائی بھی فراہم کریں تاکہ لوگ آسانی سے درست معلومات فراہم کر سکیں اور غیر ضروری پریشانی سے بچیں۔

نتیجہ یہ ہے کہ ایس آئی آر فارم بھرنے کے عمل میں سہولت، رہنمائی اور نظر ثانی کی آسانی قومِ مسلم کو اپنے قانونی حقوق حاصل کرنے اور ترقی کی راہ پر مؤثر انداز میں آگے بڑھنے کے قابل بنائے گی۔

اسی کے حوالے سے جامعہ حنفیہ اہل سنت فیضانِ رضا واپی کی جانب سے ایس آئی آر فارم کے سلسلے میں ایک نہایت مؤثر بیداری مہم چلائی گئی جس کا مقصد عوام کو صحیح رہنمائی فراہم کرنا تھا۔ اکثر لوگ لاعلمی کے باعث غیر ذمہ دار افراد کے دھوکے میں آکر نقصان اُٹھاتے ہیں، غلط فارم بھرتے ہیں اور سرکاری دفاتر کے چکر کاٹتے ہیں۔ جامعہ نے اس موقع پر اپنی دینی و سماجی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے عوام کو بتایا کہ فارم جمع کرنے سے پہلے کیا سمجھنا ضروری ہے، کون سی دستاویزات درکار ہوتی ہیں، کس جگہ اصل پیش کرنی چاہیے اور کیسے غیر معتبر ذرائع سے بچا جائے۔ یہ مہم عام آدمی کیلئے نہایت فائدہ مند ثابت ہوئی۔ جامعہ نے اس موقع پر علماء کرام اور معاشرے کے حساس افراد کو آگے بڑھ کر قوم کی رہنمائی کرنے کی دعوت بھی دی تاکہ کوئی شخص لاعلمی یا غلط مشورے کی وجہ سے نقصان نہ اٹھائے۔ عوام نے اس عمل کو نہ صرف سراہا بلکہ اسے وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔ یہ مہم عوامی سہولت، خدمتِ خلق اور اصلاحِ معاشرہ کا عملی نمونہ بنی۔ اس سلسلے میں بالخصوص ناظمِ اعلی الحاج محمد توفیق خان صاحب اور صدرِ اعلی الحاج محمد عیسی صاحب کی دلچسپی، مسلسل نگرانی اور عملی رہنمائی انتہائی قابلِ تحسین رہی۔ سیٹھ نصر اللہ خان صاحب سمیت جملہ ٹرسٹیان کی حوصلہ افزائی اور تعاون بھی مستحسن قرار دیا گیا۔ عوام نے ان تمام شخصیات کیلئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے، صحت و عافیت عطا فرمائے اور دین و ملت کی مزید خدمت کی توفیق بخشے۔ خصوصاً ناظمِ اعلی اور صدرِ اعلی کی عملی سرپرستی اس مہم کی اصل قوت بنی۔ جامعہ کا یہ اقدام وقت کی اہم ضرورت تھا۔ امید کی جاتی ہے کہ اس کے مثبت نتائج آئندہ بھی سامنے آئیں گے اور دیگر ادارے بھی اس طرز پر عوام کی رہنمائی میں اپنا کردار ادا کریں گے۔

،واپی، گجرات

اپنی نگارشات و مضامین ہمارے وہاٹشپ ارسال کریں
مضمون نگار کی رائے سے اتفاق ضروری نہیں۔
ایڈیٹر کو ترمیم کا حق ہوگا
+918795979383۔
+9779817619786
+91 7398 208 053

عورت کی عفت و پردہ فطری ضرورت

از: شائستہ فاطمہ برکاتی

زمانۂ جاہلیت میں عورت کی حیثیت

اسلام سے پہلے عورت کو معاشرے میں جو حیثیت دی جاتی تھی اور جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا، وہ کسی سے مخفی نہیں اور نہ ہی بیان کی حاجت ہے۔ یہ طبقہ ان طبقات میں سے تھا جو انتہائی مظلوم اور ستم رسیدہ تھا، ان کو ظلم و ستم سے نجات دلانے کی کوئی سعی نہ کی جاتی تھی، جاہلیت کے جس دور کے لوگوں پر قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی: "وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّناً لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔" (النور: ۳۳)

اور اپنی (مملوکہ) لونڈیوں کو زنا کرانے پر مجبور مت کرو (اور بالخصوص) جب وہ پاکدامن رہنا چاہیں محض اس لیے کہ دنیوی زندگی کا کچھ فائدہ (یعنی مال) تم کو حاصل ہو جائے۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عورت کی حیثیت ان کی نظروں میں کیا تھی اور کیسے افعال پر اس کو مجبور کیا جاتا تھا، صحیح بخاری کی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جاہلیت کی عورتیں رہن بھی رکھی جاتی تھیں، جیسا کہ محمد بن مسلمہ فرماتے ہیں کہ جب میں کعب بن اشرف کے پاس گیا اور غلہ قرض دینے کی درخواست کی تو اس نے کہا: "أرهنوني نسائكم، قالوا: كيف نرهنك نساءنا وأنت أجمل العرب۔" (۱)

اپنی عورتوں کو میرے پاس رہن رکھ دو، انہوں نے کہا: ہم اپنی عورتوں کو آپ کے پاس کس طرح رھن رکھ سکتے ہیں، آپ تو عرب کے حسین ترین آدمی ہیں۔"

اس واقعہ سے بھی اندازہ لگایئے کہ عورت کتنی مظلوم تھی اور اس کی عصمت کس قدر پامال کی جاتی تھی۔ اسلام میں عورت کا مقام ان ہی ظلم آفریں اور ظلم زدہ گھاٹیوں میں جب اسلام کا آفتاب طلوع ہوا تو عورتوں کو ان کے حقوق دیئے گئے، افراط و تفریط ختم ہوئی، جس کا جو حق تھا وہ اس کو دیا گیا، اور حضور ﷺ نے عورتوں کو ظلم سے نکالنے کی خصوصی جدوجہد فرمائی۔

حجۃ الوداع کے موقع پر جب آپ ﷺ نے آخری خطاب فرمایا، اس وقت بھی اس طرف خاص توجہ دلائی، بلکہ اخیر وقت تک اس سلسلے میں مزید فکر مند رہے۔

اس لیے یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام نے سماج میں عورت کو عزت و احترام کا مقام دیا، اس کو خاندان کی ملکہ بنایا، اس کی مستقل شخصیت کو تسلیم کیا اور انسانی حقوق میں مرد کے برابر درجہ دیا۔

پہلا قرآنی مشورہ نسوانی حقوق کے سلسلے میں جس کا اعلان کیا گیا، وہ یہ تھا: "يٰأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاءً۔" (النساء: ۱)

"اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جاندار سے پیدا کیا اور اس جاندار سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔" (بیان القرآن)

اسلام میں عفت کا تصور

اللہ پاک کے احسانات میں سے ایک عظیم احسان یہ ہے کہ حصول تسکین قلب کا جائز طریقہ نکاح کو بتایا، تاکہ اس کے ذریعہ قلبی سکون حاصل کر سکے اور ہر قسم کے نامناسب اور گناہ کے کاموں سے بچا جاسکے، بلاشبہ نکاح سے ہی انسان اپنی شہوت کو جائز طریقے سے پورا کر سکتا ہے اور عفت جیسی صفت سے متصف ہو سکتا ہے۔ اسی عفت کی اہمیت کا احساس دلانے کے لیے ان الفاظ کو قرآن میں محفوظ کر دیا جن الفاظ سے حضور ﷺ عورتوں سے بیعت لیتے تھے کہ وہ بدکاری نہ کریں گی، چنانچہ فرمایا:

"وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ۔" (الممتحنہ: ۱۲)

اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ بہتان (کی اولاد) لاویں گی۔" (بیان القرآن)

اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے بھی احادیث طیبہ میں عفت و عصمت سے متعلق اسلام کے نقطہ نظر کو بیان فرمایا اور بدکاری کے نقصانات سے امت کو آگاہ فرمایا اور کثرتِ اموات کا سبب زنا کو بتایا، چنانچہ ایک لمبی حدیث میں منجملہ اور باتوں کے یہ بھی فرمایا: "ولا فشا الزنا في قوم قط إلا كثر فيهم الموت۔"

کسی قوم میں زنا کے عام ہونے کی وجہ سے موت کی کثرت ہو جاتی ہے۔

اسی طرح فاحشہ کے پھیلنے کو طاعون اور مختلف بیماریوں کا باعث بتلایا، چنانچہ سنن ابن ماجہ میں ہے: "لم تظهر الفاحشة في قوم قط حتى يعلنوا بها إلا فشا فيهم الطاعون والأوجاع التي لم تكن مضت في أسلافهم الذين مضوا۔"

جس قوم میں زناکاری پھیل جاتی ہے اور بلا روک ٹوک ہونے لگتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو طاعون کی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے اور ایسے دکھ درد میں مبتلا کر دیتا ہے جس سے ان کے اسلاف ناآشنا تھے۔

اسی بدکاری کو روکنے کے لیے شریعتِ مطہرہ نے حدود بھی مقرر فرمادیں اور ساتھ میں بدکاری کرنے والے کے بارے میں شفقت و مہربانی نہ کرنے کی بھی تلقین فرمادی، اس طرح سے مذہب اسلام کو عورتوں کو معاشرے میں جینے کا مکمل حق دیا، اور عفت و پارسائی کے ساتھ رہنے کا سلیقہ بتایا، پردہ میں رہنے کا خاص حکم دیا تاکہ معاشرے سے زنا جیسے عظیم برائی، فحاشی، عریانیت، بدکاری وغیرہ کا خاتمہ ہو سکے، اور ایک خوش گوار پاکیزہ معاشرہ اپنے بیگانے سب کے لئے مشعل راہ بن سکے۔۔۔۔۔۔ جاری

بے حیائی کا بڑھتا رجحان اور اس کے مہلکات

از قلم
محمد عادل ارریاوی

محترم قارئین آج کا معاشرہ تیزی سے بدل رہا ہے اور انہی تبدیلیوں کے ساتھ بے حیائی کا رجحان بھی خوفناک حد تک بڑھتا جا رہا ہے جب اخلاقی حدود کمزور پڑتی ہیں تو فرد اور خاندان دونوں عدم تحفظ بگاڑ اور انتشار کا شکار ہونے لگتے ہیں بے حیائی نہ صرف روحانی و اخلاقی زوال کا سبب بنتی ہے بلکہ معاشرتی اقدار کردار سازی اور نسلوں کے مستقبل پر بھی گہرے منفی اثرات مرتب کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ اس موضوع کو سنجیدگی سے سمجھنا اور اس کے مہلکات سے آگاہ ہونا وقت کی اہم ضرورت بن چکا ہے

آج کا دور بلاشبہ ٹیکنالوجی آزادیِ اظہار اور جدت کا دور کہلاتا ہے مگر اسی تیز رفتار ترقی کے ساتھ ایک ایسی آندھی بھی جنم لے چکی ہے جس نے معاشرتی اقدار کی جڑوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور وہ ہے بے حیائی کا بڑھتا ہوا رجحان یہ رجحان بظاہر آزادی اور حقِ انتخاب کے خوبصورت نعروں میں لپیٹا ہوا نظر آتا ہے مگر حقیقت میں یہ اخلاقی گراوٹ روحانی کمزوری اور سماجی انتشار کا پیش خیمہ ہے

بے حیائی دل کی سختی اور روح کی ویرانی کا سبب بنتی ہے جب انسان حیاء کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے تو گناہ اس کے لیے معمولی اور بدکرداری معمول کی چیز بن جاتی ہے حیاء ایمان کا ایک اہم شعبہ ہے اور اس کا کمزور ہونا دراصل ایمان کے کمزور ہونے کی علامت ہے معاشرے میں زنا بے وفائی عیاشی اور ناجائز تعلقات کا بڑھنا اسی کمی کا نتیجہ ہے

بے حیائی صرف اخلاقی نقصان نہیں پہنچاتی بلکہ ذہنی اور سماجی بیماریوں کو بھی جنم دیتی ہے

ذہنی بے چینی عدم تحفظ حسد مقابلہ بازی اور خود اعتمادی میں کمی رشتوں میں بے وفائی یہ تمام امراض اسی وقت پیدا ہوتے ہیں جب انسان اپنی شخصیت کو دوسروں کی نظر میں دلکش دکھانے کے لیے حدود کو پامال کرتا ہے

اسلام نے حیاء کو ایمان کا زیور اور کردار کا حسن قرار دیا ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا حیا ایمان کا حصہ ہے۔ حیاء انسان کو برائی کے دہانے سے دور رکھتی ہے نگاہوں کو محفوظ کرتی ہے خیالات کو پاک کرتی ہے اور دل کو روشن کرتی ہے

جو معاشرے حیا کو تھام لیتے ہیں وہاں سکون اعتماد اور خیر کا فروغ ہوتا ہے

بے حیائی کی موجودہ لہر بظاہر روشن خیالی لگتی ہے مگر حقیقت میں یہ معاشرے کی بنیادوں پر حملہ ہے اگر ہم نے وقت رہتے اس بہاؤ کے سامنے بند نہ باندھا تو آنے والی نسلوں کو ایک بے مقصد بے لگام اور بے سکون زندگی وراثت میں ملے گی حیاء صرف لباس یا ظاہری پردے کا نام نہیں یہ دل کی پاکیزگی سوچ کی شفافیت اور کردار کی مضبوطی ہے معاشرہ اسی وقت مہذب کہلاتا ہے جب اس کے افراد حیاء اور اخلاق کے زیور سے آراستہ ہوں۔

ایک اور اہم بات قابل غور ہے کسی بچے کا برتھ ڈے سال کا سب سے یادگار دن ہوتا ہے اس دن وہ جو کرتا ہے ہمیشہ کے لئے اس کا ذہن بن جاتا ہے اس دن کو ہمیشہ یاد رکھتا ہے پھر آہستہ آہستہ وہ ان کی عادتیں بننا شروع ہو جاتی ہیں جب آپ اپنے بچوں کو برتھ ڈے میں مہنگے کھلونے کا تحائف دیتے ہیں یا بڑی پارٹی دے کر موٹی رقم خرچ کرتے ہیں کیا آپ کو یقین ہے کہ اس سے بچے کا مستقبل سدھر جائے گا وہ ایک بہترین انسان بہترین شہری بنے گا بچے کو پارٹی یا مہنگے کھلونے دلا کر ہم کہیں نہ کہیں بچے کو پانا سکھا رہے ہیں دینا نہیں جیسے جیسے برتھ ڈے آتی ہے تو بچے کا سب سے پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ اس برتھ ڈے پر مجھے کونسا گفٹ ملے گا اگر پہلے پانچ ہزار کی پارٹی دی ہو گی تو دوسری مرتبہ بیس ہزار کی پارٹی دینی ہوگی یا جب وہ پانچ سال کی عمر میں مہنگے کھلونوں کی اُمید کرے گا تو وہ پندرہ سال کی عمر میں آئی فون کی یا مہنگی گاڑی کا خواہش کرے گا یعنی کہیں نہ کہیں ہم بچے کو یہ سکھا رہے ہیں کہ لینے کی خواہش کروپا پھر جب بچے کو اس کی اُمید کے مطابق چیزیں نہیں ملتی تو وہ ڈمانڈ کرنا شروع کر دے گا مجھے تو سائیکل چاہیئے اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوگا کہ وہ خود غرض بنے گا اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا بچہ ایسا بالکل نہ کرے تو برتھ ڈے کے دن کسی غریب کی مدد کرنے کا جذبہ سکھایئے غریبوں کو کھانا کھلانا یا مریضوں میں پھلوں کی تقسیم یا پھر کسی ضرورت مند کی ضرورت کو پورا کرنا جیسے اسکول میں اس کے ہم جماعت طلبہ میں سے کسی کے پاس کاپی نہیں ہے تو بچے کے ہاتھ سے کاپی پنسل دلوائے تاکہ بچہ یہ محسوس کرے کہ میرے پاس تو بہت کچھ ہے اور اس بچے کے پاس نہیں ہے مجھے اس کی ضرورت کو پوری کرنی چاہیئے اس طرح آپ اپنے بچہ کو ایک بہترین انسان اور بہترین شہری بنا سکتے ہیں۔

اے اللہ ربّ العزت ہمیں ہر طرح کی بے حیائی برائی گمراہی اور فتنوں سے محفوظ فرما ہمارے دلوں کو پاکیزگی اور ہمارے کردار کو حیاء سے مزین فرما آمین یارب العالمین

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

عظمت مصطفیٰ کانفرنس وجشن دستار حفظ قرآن بحسن وخوبی اختتام پذیر۔

حافظ قرآن کی عظمت ورفعت کو اللہ نے بلند فرمایا ہے: سید محمد جامی اشرف صاحب

پریس ریلیز
بھنان بستی (نیپال اردو ٹائمز)

قصبہ بھنان کے مرکزی درسگاہ دارالعلوم اہل سنت غوثیہ صدیقیہ مروٹیا بھنان میں عظمت مصطفیٰ کانفرنس اور جشن دستار بندی کا پروگرام بحس وخوبی انجام پایا۔دارالعلوم اہل سنت غوثیہ صدیقیہ مروٹیا بھنان کے اس کانفرنس کی کامیابی میں ادارے کے صدر المدرسین ماہر تقابل ادیان نباض قوم وملت حضرت علامہ حافظ و قاری محمد رضا علیمی ایم اے، بی ایڈ نے کلیدی کردار ادا کیا۔ادارے کو پروان چڑھانے میں شب وروز لگن کی ضرورت ہوتی ہے جو الحمدللہ رب العالمین علیمی صاحب میں بدرجہ اتم موجود ہے جس کا اعتراف پورا علاقہ کررہاہے۔
پروگرام کا آغاز قاری رفیع الدین صاحب مہراج گنجوی نے تلاوت سے کی نظامت کے فرائض نقیب ہندونیپال مولانا محمد ہارون علیمی صاحب قبلہ نے انجام دی۔
پروگرام کی سرپرستی حضرت علامہ سید معین الحق قادری صاحب فرما رہے تھے جب کہ صدارت کی ذمہ داری ادارے کے صدر المدرسین مولانا محمد رضا علیمی صاحب نبھا رہے تھے ۔مہمان خصوصی خانوادہ اشرفیہ کے چشم وچراغ سیاح یورپ وایشیا شہزادہ رئیس ملت حضرت علامہ سید محمد جامی اشرف اشرفی الجیلانی نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے سیرت رسول پر عمل کرنے پر زور دینے کی بات کی۔
انہوں نے کہاکہ تعلیم ہی کی بدولت ہم پوری دنیا پر حکمرانی کر رہے تھے، سید صاحب نے کہاکہ حفاظ کرام کے والدین بہت ہی خوش قسمت ہوتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو اپنی جدائی برداشت کر کے دین کا مبلغ بننے کے لیے ادارے کے حوالے کر دیتے ہیں سہراب قادری دیوریادی نے اپنے خوبصورت انداز میں پورے مجمع کو بیدار کر کے نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جھومنے پر مجبور کر دیا۔
پروگرام نہایت ہی کامیاب اور انقلابی رہا۔
اس میں خصوصیت کے ساتھ ادارہ ہذا کے اساتذہ قاری صادق رضا اسمعیلی مولانا محمد حنیف قادری مولانا جمیل احمد نوری اور ادارہ ہذا کے اراکین ومنتظمین نے بڑی لگن ودلچسپی سے کام انجام دیا۔ علاقائی علمائے کرام میں قاری عبد الجبار اخترالقادری مولانا محمد وسیم نظامی مولانا محمد حسین مولانا معین الدین مولانا ارشاد رضا قاری عبدالرحمن نظامی وغیرہ موجود تھے۔ آخیر میں صدر جلسہ علیمی صاحب قبلہ نے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا بعدہ سلام سید صاحب کی دعا پہ محفل اختتام پذیر ہوئی۔ عبدالجبار علیمی نیپالی

حافظ ملت اور شخصیت سازی

از قلم محمد ندیم اختر صابری

یوں تو دنیا کے ہر علم وفن تکنیک اور کاریگری سکھانے والے کو استاد کہا جاتا ہے لیکن اگر لفظ استاد کو اس کی عظمت وتقدیس اور تہذیبی علامت کے پس منظر میں دیکھا جائے تو اس کا اطلاق صحیح معنی میں صرف علم دین سکھانے والے عالم ربانی نائب رسول ہی ہوتا ہے۔عالم ربانی امت مسلمہ کے افراد کو علم دین کے نور سے مستنر کر کے ان مردان خدا اور عاشقان مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی فوج تیار کرتا ہے جو علم وقلم سے جہاد کر کے ہر میدان میں باطل قوتوں کو شکست فاس دے کر حق وصداقت اور توحید رسالت کی حکمرانی قائم کرتے ہیں۔
انہیں میں سے ایک ممتاز شخصیت جلالتہ العلم استاذ العلماء حضور حافظ ملت کی ذات گرامی ہے جنہوں نے ایسے ایسے ہیرے تراشے اور ایسے صاحبان علم و معرفت پیدا کیے جو آج دنیائے دین وسنیت کی شان ہیں اور جن کا شمار اعاظم اہل سنت اور قائدین ملت میں ہوتا ہے۔
حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ الرضوان صرف ایک منفرد معلم ہی نہیں تھے بلکہ عظیم مدبر اور ماہر نفسیات بھی تھے جو طلبہ کے مزاج وفکر سے آگاہ اور ان کی فطرت کی گرہیں کھول کر سامنے رکھ کر اسی کے مطابق انہیں ڈھالتے تھے اور ان کی بہترین اصلاح کرتے جس پر آپ کا قول شاہد ہے۔
عقلمند وہ ہے جو دوسروں کے تجربات سے فائدہ اٹھائے خود کو تجربہ گاہ بنانا عمر کو ضائع کرنا ہے۔اس طرح بہت سے نوآموز آپ کی نگاہ کرم کا سہارا پاکر بام عروج تک جا پہنچے آپ نے ایسی مومنانہ نگاہ پائی تھی کہ جس پر ڈال دی اس کی تقدیر بدل گئی۔
اس کی ترجمانی کرتے ہوئے کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہاہے۔
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہے تقدیریں۔
تاج محل کی تعمیر آسان ہے لیکن شخصیتوں کی تعمیر کا کام بہت مشکل ہے حافظ ملت کو اس کام سے عشق کی حد تک تعلق تھا سفر، میں حضر میں، حلقہ درس ،میں مجلس خاص میں، کہیں بھی ہو وہ ایک لمحے کے لیے اپنے فریضہ عشق سے غافل نہیں رہتے تھے ،تاریخ میں مصلحین وہ اساتذہ کی زندگیوں کے جو بے شمار واقعات محفوظ ہیں ان میں نمونہ شخصیت سازی سے متعلق بکھرے ہوئے جزیات کا اگر آپ گہرا مطالعہ کریں تو آپ اس بات پر اتفاق کریں گے کہ شخصیت سازی کے لیے کسی معلم و مصلح میں ان پانچ اوصاف کا ہونا ضروری ہے
(۱) شفقت (۲) ذہانت (۳) تدبر (٤) علم (٥) تقوی ۔حقائق و واقعات شاہد ہیں کہ یہ پانچوں اوصاف حافظ ملت کی زندگی میں ابھرے ہوئے نقوش کی طرح نمایاں تھے۔ حضور حافظ ملت میں بے شمار ایسی خوبیاں تھی جو انہیں اور اساتذہ سے ممتاز کرتی ہیں۔جوہر شناس کا کمال ان میں بدرجہ اتم موجود تھا شفقتوں اور ہمدردیوں کی پوری فراوانی کے ساتھ طلبہ کی خوبیوں کی پرورش کرنا ان کا کمال تھا کسی کو تدریس میں دلچسپی لیتے دیکھا تو اسی رخ سے ان کی ذہن سازی کی کسی کو افتا کے لائق سمجھا تو اس کی داشت وپرداخت میں ویسا ہی طریقہ اپنایا کسی کو تبلیغ وارشاد کا اہل سمجھا تو اس کو اس ماحول میں پروان چڑھانے کی راہیں بتائیں۔ کسی کا وعظ و تقریر کی جانب میلان دیکھا تو اس کے مقرر بننے کی سعی کی گویا کہ طلبہ کے سادہ وصفاف لوح ذہن پر نقوش تو تمام مدرسین و معلمین ہی بناتے ہیں، لیکن حضور حافظ ملت کی خصوصیت یہ ہے کہ جس ذہن کو جس نقش کے لائق سمجھا وہی نقش رقم کی تاکہ ایسا نہ ہو کہ عدم دلچسپی اس نقش کو مٹادے، بلکہ طبعی میلان اور ذہنی ساخت کی مطابقت اس عنصر خاص کو چمکا دے،اور نظری رجحان کی پسندیدگی طالب کو اس فن خاص کا ماہر بنادے استاد شاگرد کا تعلق عام طور پر حلقہ درس تک محدود ہوتا ہے لیکن اپنے تلامزہ کے ساتھ حافظ ملت کے تعلقات کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ پوری درسگاہ اس کے ایک گوشے میں سما جائے یہ انہیں قلب ونظر کی نہ پیدا کنار وسعت اور ان ہی کے جگر کا بے پایاں حوصلہ تھا کہ اپنے حلقہ درس داخل ہونے والے طالب علم کی بے شمار ذمہ داریاں وہ لیتے تھے ،طالب علم درسگاہ میں بیٹھے تو کتاب پڑھائے باہر رہے تو اخلاق وکردار کی نگرانی کریں مجلس خاص میں شریک ہو تو ایک عالم دین کے محاسن واوصاف سے روشناس فرمائیں۔
بیمار پڑ جائے تو نقوش وتعویذات سے اس کا علاج کریں تنگدستی کا شکار ہو جائے تو مالی کفالت فرمائیں، پڑھ کر فارغ ہو جائیں تو ملازمت دلوائیں اور ملازمت کے دوران کوئی مشکل درپیش آئے تو اس کی بھی عقدہ کشائی فرمائی طالب علم کی نجی زندگی شادی بیاہ دکھ سکھ سے لے کر خاندان تک کے مسائل میں کارفرما ہوتے طالب علم زیر درس رہیں یا فارغ ہو کر باہر چلا جائے تو ایک مشفق باپ کی طرح ہر حال میں سرپرست اور کفیل ہوتے۔
اس طرح کی ہماگیر اور ہم وقتی شفقت ایک باپ سے تو ضرور متوقع ہے لیکن آج کی دنیا میں ایک استاد سے یہ جملہ معاملات نہیں ہو سکتے ہیں یہی ہے وہ جوہر منفرد جس نے حافظ ملت کو اپنے اقران ومعاصرین کے درمیان ایک معمار زندگی کی حیثیت سے ممتاز اور نمایاں کردیاہے۔
حضور حافظ ملت کی دینی علم قومی اور ملکی خدمات پر میں صمیم قلب سے خراج عقیدت پیش کرتاہوں جسے عزم واستقلال کہاجاتاہے۔
ہمالیہ صفت لوگ بہت کم پیدا ہوتے ہیں جو ہوتے ہیں وہ ہزاروں پر بھاری ہوتے ہیں حافظ ملت بھی انہی صفات سے متصف لوگوں میں سے تھے ایسے ہی عبقری شخصیت کے بارے میں کہاگیاہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے۔
بڑی مشکل سے ہوتاہے چمن میں دیدہ ور پیدا۔
خدا کی رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تجھ پر۔
فنا کے بعد بھی باقی ہے شان رہبری تیری۔

عرس عزیزی کے موقع پر عالیہ بلڈنگ روم نمبر ۱۶ میں، مورخ نیپال مفتی محمد رضا مصباحی نقشبندی کی سرپرستی وصدارت میں فاتحہ خوانی اور لنگر عزیزیہ کا اہتمام کیا گیا

پریس ریلیز
نیپال اردو ٹائمز

23 نومبر 2025ء کو جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ کے اکیاونویں عرس کے موقع پر عالیہ بلڈنگ روم نمبر 16 میں، مورخ نیپال مفتی محمد رضا مصباحی نقشبندی کی سرپرستی وصدارت میں فاتحہ خوانی اور لنگر عزیزیہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں تقریباً پانچ سو مہمانوں کو بریانی کا لنگر کھلا یا گیا ۔ اس خوبصورت روحانی پروگرام میں مولانا ابو سعد مصباحی نے تلاوت سے محفل کا آغاز کیا، اس کے بعد نیپال سے تشریف لانے ہوے معزز مہمان حضرت مولانا غلام نبی رضوی ساکن لہرپٹی نیپال نے منظوم خراج نعت پیش کیا اس کے بعد ہر دل عزیز نعت خوان مولانا تحسین رضا نقشبندی ، خلیفہ حضور شیخ العالم نے حضور حافظ ملت کی شان میں منقبت پیش کی ۔ بعدہ مفتی محمد رضا مصباحی نقشبندی مجددی نے ذکر کی اہمیت ،حضور حافظ ملت اور حضور شیخ العالم کے احوال پر خوبصورت روشنی ڈالی اور شیخ العالم کی صحبت بابرکت اختیار کرنے کے لئے علما کو ترغیب دی۔

انہوں نے فرمایا حضور حافظ ملت عطاء خواجہ ءہندالولی ہیں۔ تقریباً آٹھ سالوں تک سرکار خواجہ نواز نے آپ کی باطنی تربیت فرماءی،اور حضور صدر الشریعہ نے شریعت کا جام بھی طریقت کے پیمانے میں رکھ کر پلا یا۔ اس پروگرام میں یوپی ، بہار، اور نیپال کے ممتاز علماء دین نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ نیپال کی بزرگ شخصیت حضرت مفتی یوسف علی منظری مصطفوی ، سرلاھی، بزرگ عالم دین حضرت مولانا بشیر القادری کبلاسوی، حضرت حافظ قاری نور عالم برکاتی روضہ شریف ، مرید و خلیفہ حضرت شیر نیپال، حضرت مولانا حافظ قاری نسیم احمد قادری ، بانی ومتہم مرکزی نوری دارالقراءت ،لہنہ، متحرک وفعال عالم دین، حضرت مولانا غلام نبی رضوی، مرید حضور تاج الشریعہ ،لہرپٹی، مشہور ومعروف استاذ القراحضرت قاری جلال الدین صاحب ،نول پراسی نیپال ،سابق استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور ، معروف خطیب ،خلیفہ حضور شیخ العالم مفتی خالد ایوب مصباحی صاحب ،مفتی محمد صالح نقشبندی مجددی، خلیفہ حضور شیخ العالم ،مشہور نعت خواں مولانا حیدر رضا برکاتی ،ادھیاپور،نیپال۔ حضرت مفتی محمدانجام دیے۔ مہمانوں کو کھانا کھلانا اور ہر طرح کی سہولت فراہم کرنے میں مولانا افسر علی نقشبندی مصباحی ،مولانا ناظم علی خیری،مولوی اعجاز احمد نقشبندی رضا مصباحی ،اندولی ،پریہار، ان کے علاوہ حضور شیخ العالم پیر طریقت مولانا شاہ احمد رضا خان نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کے مریدین ومتعلقین کی بڑی تعداد اس میں شریک رہی ۔ اس لنگر کے انتظام وانصرام کی ذمہ داری مولانا تحسین رضا نقشبندی اور جناب تنویر بھاءی نقشبندی نے ، مولوی غلام محی الدین جیلانی ،مولوی اطیع الرسول نقشبندی،مولوی حامد رضا نقشبندی ، متعلمین جامعہ اشرفیہ مبارک پور اور مولوی عبد القادر نقشبندی، متعلم مدرسہ اسلامیہ سکٹھی نے سرانجام دیے۔
حضرت مورخ نیپال کی دعاؤں پر محفل اختتام پذیر ہوءی

خلیفہ اول حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ

محمد شعبان وارثی کشن گنج، بہار
پیش کش: دی امان فاؤنڈیشن

تمام انسان آدم علیہ السّلام کی اولاد ہیں، لیکن سب کے مرتبے برابر نہیں ہیں، کیوں کہ اللہ پاک نے کسی کو ایمان جیسی عظیم نعمت سے نواز کر دوسروں سے ممتاز فرمایا، اور پھر اہلِ ایمان میں کسی کو علم و عمل تو کسی کو تقویٰ و پرہیزگاری دے کر دوسروں پر فضیلت بخشی۔ اسی لیے اللہ پاک نے مختلف مقرب بندوں کو مختلف اعتبار سے فضیلت سے نوازا ہے۔ نبیِّ کریم ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ پاک نے دیگر انبیا کرام علیہم السلام کے اصحاب سے افضل بنایا۔ صحابۂ کرام میں بھی بعض کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ خلفائے راشدین تمام صحابہ سے افضل ہیں۔ اُنہی صحابہ کرام میں سے جلیل القدر صحابیِ رسول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔
آپ رضی اللہ تعالی عنہ کا اسمِ مبارک عبداللہ، کنیت ابو بکر، اور القاب صدیق و عتیق ہیں۔
ولادتِ باسعادت: عامُ الفیل کے اڑھائی سال بعد اور سرکارِ دوعالم ﷺ کی ولادت کے دو سال اور چند ماہ بعد پیدا ہوئے۔[فیضانِ صدیقِ اکبر، ص 33]
جائے پرورش اور دیگر معاملات: آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی پرورش مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ اپنی قوم میں بڑے مالدار اور حسن و اخلاق کے پیکر تھے۔[ماخذ: المرجع السابق]
قبولِ اسلام کا مختصر واقعہ:
آپ رضی اللہ تعالی عنہ ایامِ جاہلیت میں ایک دن ایک درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے کہ اچانک اسی درخت کی ایک ٹہنی آپ کی طرف جھکنے لگی، یہاں تک کہ آپ کے سر سے آلگی۔ آپ اسے دیکھ رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ میرے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اسی درخت سے میرے کانوں میں یہ آواز پہنچی کہ: "اللہ تعالی کے آخری نبی ﷺ فلاں وقت ظاہر ہوں گے۔ تمہیں چاہیے کہ تم اُن پر ایمان لاؤ اور ان کے دوست بن کر سب سے زیادہ سعادت مند ہو جاؤ۔" آپ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: مجھے اچھی طرح واضح کر کے بتاؤ کہ وہ نبی کون ہیں اور ان کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: "محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب۔" میں نے کہا: وہ تو میرے دوست اور میرے حبیب ہیں۔ میں نے اس درخت سے یہ عہد لیا کہ جب وہ مبعوث ہو جائیں تو مجھے خوشخبری دے دینا۔ جب اللہ کے آخری نبی ﷺ مبعوث ہوگئے تو اس درخت میں سے یہ آواز آئی: "اے ابو قحافہ کے بیٹے! وہ نبی مبعوث ہوگئے ہیں۔ اب کوشش کرو، اور قسم ہے ربِّ موسیٰ کی! اسلام میں کوئی تم پر سبقت نہیں کرے گا۔" جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا: "اے ابو بکر! میں تمہیں اللہ و رسول کی طرف بلاتا ہوں۔" میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی ایک ہے اور آپ ﷺ اللہ کے حق کے ساتھ بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ میں آپ پر ایمان لاتا ہوں۔[ماخذ: فیضانِ صدیقِ اکبر، ص 46تا47]
قبولِ اسلام کے وقت آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی عمرِ مبارک 38 برس تھی۔
سب سے پہلے مبلغِ اسلام کون؟
نبی کریم ﷺ کے بعد اسلام کی دعوت دینے والی شخصیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی ہیں۔[ماخذ: فیضانِ صدیقِ اکبر، ص 59]
سب سے افضل کون؟
مجددِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام میں سب سے افضل حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔ ان دونوں باتوں پر صحابہ کرام اور تابعین علیہم الرضوان کا اجماع ہے۔ نیز امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور اکثر علما اہلِ سنت کے نزدیک حضرت عمر بن خطاب کے بعد حضرت عثمان غنی اور ان کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالی عنہما افضل ہیں۔
[تذکرہ مجدد الف ثانی، ص 35]
"میں الزام تراشوں والی سزا دوں گا"
حضرت علی نے فرمایا: "جو مجھے حضرات ابو بکر صدیق و عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما سے افضل کہے گا، تو میں اس کو مفتری (الزام لگانے والے) کی سزا دوں گا۔" [عاشقِ اکبر، ص 6]
یارِ غار کا مالی ایثار
غزوۂ تبوک کے موقع پر اللہ تعالی کے آخری نبی ﷺ نے اپنی امت کے مالداروں کو حکم دیا کہ وہ اللہ پاک کے راستے میں جہاد کے لیے مالی امداد میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں، تاکہ مجاہدینِ اسلام کے لیے کھانے پینے اور سواریوں وغیرہ کا انتظام کیا جا سکے۔ رسول کریم ﷺ کے فرمان پر لبیک کہتے ہوئے جس ہستی نے اپنی سارا مال و دولت راہِ خدا عزوجل کے لیے آقا کریم کی بارگاہِ اقدس میں پیش کی، وہ صحابیِ ابنِ صحابی حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی ذاتِ بابرکت ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنا سارا مال آقا علیہ السلام کے قدموں میں ڈھیر کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس طرح کا ایثار دیکھ کر ارشاد فرمایا: "کیا اپنے اہل و عیال کے لیے بھی کچھ چھوڑا؟" عرض گزار ہوئے: "ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔" (مطلب: میرے اور میرے گھر والوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کافی ہیں)
[ماخذ: عاشقِ اکبر، ص 16]
ثَانِیَ اثْنَیْنِ: اللہ پاک نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے قرآنِ مجید میں "صَاحِبِہٖ" یعنی نبی کے ساتھی اور "ثَانِیَ اثْنَیْنِ" (دو میں سے دوسرا) فرمایا، یہ شرف کسی اور کے حصّے میں نہیں آیا۔
بارگاہ رسالت میں مقام ومرتبہ:
حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ خاتمُ المُرسَلین رَحمۃٌ لِلعٰلَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وسلم حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کرمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجۡھَہُ الکریم کے ساتھ کھڑے تھے اتنے میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وسلم نے آگے بڑھ کر ان سے مصافحہ فرمایا پھر گلے لگا کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ کو چوم لیا اور حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا رام اللہ تعالی وجہ الکریم سے ارشاد فرمایا: "اے ابوالحسن! میرے نزدیک ابو بکر کا وہی مقام ہے جو اللہ کے ہاں میرا مقام ہے۔
[فیضان صدیق اکبر، ص 571]
صدیقِ اکبر سب سے بڑے پرہیزگار
اللہ رب العزت قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتاہے: سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ. الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ۚ. [اللیل، 30، آیت 17تا18]
ترجمہ: "اور عنقریب سب سے بڑے پرہیزگار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا، جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اسے پاکیزگی ملے۔"
تفسیر صراط الجنان میں ہے:
{وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى:} سب سے بڑے پرہیزگار کو اس بھڑکتی آگ سے دور رکھا جائے گا، اور سب سے بڑا پرہیزگار وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال ریاکاری اور نمائش کے طور پر خرچ نہیں کرتا بلکہ اس لیے خرچ کرتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پاکیزگی ملے۔
نوٹ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی افضلیت سے متعلق اہم معلومات حاصل کرنے کے لیے فتاویٰ رضویہ کی اٹھائیسویں جلد میں موجود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمن کے رسالہ "اَلزُّلَالُ الْاَنْقٰی مِنْ بَحْرِ سَبْقَةِ الْاَتْقٰی" (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی افضلیت کا بیان) کا مطالعہ فرمائیں۔ تفسیر صراط الجنان، ج 10، ص 715تا716
آپ رضی اللہ تعالی عنہ کا وصال پرملال: 22 جمادی الاخریٰ 13ھ شب سہ شنبہ مدینہ منورہ میں مغرب وعشا کے درمیان تریسٹھ (63) برس کی عمر میں آپ کا وصال ظاہری ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہ کا نماز جنازہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے پڑھائی۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت دو سال چار ماہ رہی۔
[ماخذ کتاب العقائد، ص 32]
اللہ تعالی ہم سب کو عاشقِ اکبر، صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے عشق کا صدقہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ نبیِّ امین ﷺ

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

اصلاح معاشرہ (سماج سدھار سمیلن) ضلع کپلوستو اختتام پذیر

(بتاریخ: ۲۷ نومبر ۲۰۲۵ء، بروز جمعرات، بوقت ۱۰ بجے صبح، بمقام: وجے نگر گاؤں پالیکا سبھاہال

وجے نگر گاؤں پالیکا سبھاہال میں آج ایک تاریخی اور نہایت باوقار اجتماع "اصلاحِ معاشرہ ، سماج سدھار سمیلن"، منعقد ہوا، جس میں ضلع کپلوستو کے مختلف شہروں اور گاؤں سے علماء کرام، دانش وروں اور عوام اہلِ سنت کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔

یہ سمیلن ہر اعتبار سے کامیاب، منظم اور اپنے پیغام میں بے مثال رہا۔

پروگرام کا آغاز اللہ رب العزت کے پاک کلام کی مبارک تلاوت سے ہوا، جس کی سعادت حافظ و قاری نصر اللہ امجدی صاحب نے حاصل کی۔

بعدہ کلامِ اعلیٰ عظیم البرکتؒ پیش کرنے کے لئے مولانا محبوب عالم صاحب کو دعوت دی گئی، جن کے برجستہ اور روح پرور انداز نے محفل میں روحانیت کی فضا قائم کردی

صدرِ اعلیٰ مولانا صدام حسین امدادی صاحب نے نہایت مدلل، جامع اور سلیس انداز میں یکے بعد دیگرے تمام اہم موضوعات پر روشنی ڈالی۔

نے چار بنیادی نکات کی وضاحت فرمائی:

۱. جہیز کے خاتمے کی مہم

نے جہیز کے معاشرتی نقصانات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

یہ ظلم اور سماجی ناسور ہے، اسے ختم کرنے کے لئے علماء اور عوام دونوں کو متحد ہو کر جدوجہد کرنی ہوگی۔

۲. یکساں نصابِ تعلیم کی تشکیل

نے مدارس کے لئے ایک متحدہ، مربوط اور غیر متضاد نصاب کی ضرورت پر زور دیا، اور علماء فاؤنڈیشن نیپال کے تیار کردہ نصاب کی اہمیت بیان فرمائی، جس میں عقائد، عبادات، اخلاق، سیرت، فقہ، تجوید اور عصری آگہی جیسے اہم مضامین شامل ہیں۔

۳. علماء کی تنخواہوں میں اضافہ

نے بڑے دردمندانہ انداز میں فرمایا کہ علماء کم وسائل کے باوجود دین کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

ذمہ دارانِ مساجد و مدارس سے باہمی گفتگو اور محبت بھری نشستوں کے ذریعے ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جانا چاہیے، احتجاج یا ترکِ خدمت ہرگز درست راستہ نہیں۔

۴. رویت ہلال کمیٹی کی تشکیل

نے چاند کے معاملے میں انتشار کے خاتمے، شرعی شہادت اور نظم و ضبط کے قیام کے لئے ضلع کپلوستو میں مستقل رویتِ ہلال کمیٹی تشکیل دینے کی ضرورت واضح فرمائی۔ ان نکات کی توضیح کے بعد محفل میں نگاہِ خیال اور بصیرت کی ایک نئی روشنی پھیل گئی ضلع انچارج اور نقیبِ محفل مولانا مجیب الرحمٰن مصباحی صاحب نے سیاسی و سماجی شخصیات کا نہایت خوش اسلوبی سے تعارف کرایا اور اپنے مہذب اندازِ نظامت سے پورے پروگرام کو مربوط فرمایا مولانا الحاج مشتاق احمد قادری برکاتی صاحب کا نہایت مفصل، بصیرت افروز اور انقلابی خطاب مولانا مشتاق صاحب نے نہایت منظم اور عمیق فکری انداز میں خطاب فرمایا۔ آپ نے چاروں ایجنڈوں کی اہمیت اور ان کے عملی نفاذ کا مؤثر نسخہ پیش کیا۔ جہیز کے خاتمے پر مؤثر ہدایات نے فرمایا کہ صرف تقریروں سے نہیں، بلکہ گھروں تک جا کر، محبت اور حکمت سے سماج کو سمجھانا ہوگا، اگر علماء خود اس پر عمل کریں تو عوام تک اس کا اثر کئی گنا بڑھ کر پہنچے گا۔

نصابِ تعلیم کی اہمیت

نے کہا کہ قوم کی ترقی کا واحد راستہ مضبوط اور متحدہ نظامِ تعلیم ہے، علماء فاؤنڈیشن کے تیار کردہ نصاب کو ہر مدرسے میں نافذ کرنے کی پُرزور سفارش فرمائی۔ علماء کی تنخواہوں میں اضافہ — بہترین حکمت عملی نے فرمایا کہ تنخواہ بڑھانے کیلئے احتجاج نہیں، بلکہ مساجد کے ذمہ داران کو علماء کی ضرورت، مقام اور اہمیت سمجھائی جائے۔ محبت بھرا رویہ ہی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

رویت ہلال کمیٹی کی ضرورت

چاند کے مسئلے میں گمراہ کن خبروں سے بچتے ہوئے ضلع میں ایک واحد کمیٹی کی تشکیل پر زور دیتے ہوئے نے اتحادِ امت کی ضرورت واضح کی۔ کے بیان نے سامعین کے دلوں میں نئی روح پھونک دی۔

رویتِ ہلال کمیٹی کا اعلان

محفل کے دوران ضلع کپلوستو کی مستقل رویتِ ہلال کمیٹی کا باقاعدہ اعلان کیا گیا:
صدر اعلیٰ: مولانا صوفی التجاء حسین اشرفی صاحب سکریٹری: مولانا فاروق احمد رضوی صاحب ممبران: مولانا علی حسن نظامی صاحب، مولانا ارمان علی صاحب، مولانا کلام الدین صاحب مرکزی صدرِ اعلیٰ علماء فاؤنڈیشن نیپال علامہ سید غلام حسین مظہری صاحب کا تاریخی خطاب محفل کے سب سے معتبر اور روحانی چہرے علامہ سید غلام حسین مظہری صاحب نے خطاب فرمایا، جس نے سمیلن میں نئی جان ڈال دی، آپ نے ضلع کپلوستو کی کارکردگی کو پورے نیپال میں نمبر ایک قرار دیتے ہوئے فرمایا: "میں سو میں سے ننانوے نمبر ضلع کپلوستو کو دیتا ہوں، کیونکہ یہ ضلع امید سے کہیں زیادہ دین کی خدمت انجام دے رہا ہے۔" حضرت سید صاحب کے خطاب کے چند اہم نکات: علماء فاؤنڈیشن نے نیپال میں وحدتِ اہل سنت کا عظیم کام کیا ہے۔ اس تنظیم نے ملک بھر کے علماء کو جوڑنے کا کارنامہ انجام دیا، جس کی مثال پورے ملک میں کم ملتی ہے۔ کم وقت میں بارہ اضلاع میں فاؤنڈیشن کی شاخیں قائم ہونا اس کے خلوص، تنظیم اور محنت کی دلیل ہے۔ جہیز کے خاتمے پر تاریخ ساز گفتگو حضرت نے اپنے ضلع نول پراسی کے کامیاب تجربات بیان کئے اور فرمایا: "اگر ہم خود عمل شروع کریں تو لوگ جہیز واپس کرنے پر بھی تیار ہو جاتے ہیں۔" حضرت نے مثال دے کر بتایا کہ جہیز کے خلاف مسلسل گفتگو اور محبت بھرے سمجھانے سے کئی خاندانوں نے اپنے مطالبات واپس لے لئے۔

وزیرِ اعظم نیپال کے بیان کی سخت مذمت حضرت سید صاحب نے نیپال کی وزیر اعظم ششیلا کارکی کے اسلام مخالف بیان کی پرزور مذمت کرتے ہوئے فرمایا: "اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جس نے عورت کو عزت، حقوق اور مقام دیا۔ ششیلا کارکی کو تاریخِ اسلام کا علم ہی نہیں۔" اختتام اور دعائیہ کلمات سمیلن کا اختتام دعا پر ہوا، اور حضرت سید صاحب کے دستِ مبارک سے علماء فاؤنڈیشن ضلع کپلوستو کے تمام ممبران کو آئی ڈی کارڈ تقسیم کئے گئے، شرکاء کی تعداد توقع سے کہیں زیادہ رہی اور پورا ہال آخر تک مکمل بھرا رہا۔

نوشاد احمد قادری: میڈیا انچارج، علماء فاؤنڈیشن، ضلع کپلوستو

ترقی کے دور میں زوالِ انسانیت، روشن دنیا کا اندھیرا ذہن

بلال برکاتی نیپالی: صحافی نیپال اردو ٹائمز

آج کا انسان ترقی کی دوڑ میں اتنا آگے نکل چکا ہے کہ اسے اپنے مقصدِ حیات ہی کی خبر نہیں رہی۔ سائنس، ٹکنالوجی اور جدید سہولیات نے بظاہر زندگی کو آسان بنادیا ہے، مگر دلوں سے سکون، ذہنوں سے یقین اور معاشرے سے اخلاص چھین لیا ہے۔ آج علم عام ہے مگر شعور نایاب، تعلیم و وسائل میسر ہیں مگر بصیرت غائب ہے۔ یہ مضمون اسی تضاد پر روشنی ڈالتا ہے کہ آخر وہ امت جو کبھی اتحاد، ایمان اور قربانی کی پہچان تھی، آج اختلاف، خود غرضی اور بے حسی میں کیوں ڈوب گئی ہے۔

آج کی اس مادی پرست دنیا میں جہاں ہر جانب ہاہاکار مچا ہوا ہے، ٹکنالوجی نے انسانی زندگی آسان سے آسان تر کر دیا ہے، ہر سچی جھوٹی خبریں ایک سیکنڈ میں مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک پہونچ جاتی ہے، ہر گھر میں کوئی نہ کوئی پڑھا لکھا انسان موجود ہے، ہر گھر میں عالم حافظ موجود ہے تقریبا اور دینی دنیاوی دونوں تعلیم بھی عام ہے ہر ہر علاقے گاؤں گاؤں شہر شہر میں درجنوں دینی و دنیاوی تعلیمی ادارے قائم ہیں ، ہر شخص سوچنے سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے، مگر ان تمام تر سہولیات ہونے کے باوجود آج کا انسان عقل و شعور سے اس قدر عاری ہے کہ حق دیکھتا ہے مگر سمجھتا نہیں حق سنتا ہے مگر عمل نہیں کرتا، سب کچھ جان کر بھی انجان ہے، ذرا سوچیئے جب آج کے عوام کا یہ حال ہے تو پچھلے ایک ڈیڑھ صدی پہلے کا کیا حال رہا ہوگا عوام کس قدر بدحال رہی ہوگی، جہاں نہ بجلی نہ گیس ، نہ لائٹ ، نہ پٹرول ، نہ کوئی ٹکنالوجی، نہ موبائل نہ مدارس کی فراوانی نہ اسکول نہ کالج نہ یونیورسٹی، بلکہ کسی مسلم علاقے میں کوئی عالم برسوں بعد جاتا تو مرغیاں حلال کرنے کے لئے چھریاں دم کروا کر رکھ لیتے اور سال سال بھر پورے محلے والے اسی سے مرغیاں بکریاں حلال کیا کرتے تھے، کہیں کسی علاقے میں کسی کا انتقال ہو جاتا تو جنازہ پڑھانے والا کوئی نہیں بغیر جنازے کے دفن کر کے قبر پر لال جھنڈا گاڑ دیا جاتا تھا کہ پتہ چلے کہ ان کو بغیر جنازے کے دفن کیا گیا ہے تاکہ کوئی عالم پڑھا لکھا اودھر سے گزرے تو جنازہ پڑھ دے ، اس قدر جہالت عام تھی کسی ایک بات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچانے میں مہینوں لگ جاتے تھے،، مگر اس دور میں ایک بات تھی کہ مسلمان متحد تھے بھائی چارہ تھا ایکتا تھا سب کے اندر خلوص تھا ایک آواز پر لبیک کہنے والے تھے ، جذبۂ جہاد سے سرشار تھے یہی وجہ تھی کہ دنیا ڈرتی تھی، انگریزوں کے خلاف برصغیر غیر منقسم ہندوستان کے مسلمان کھڑے ہوگئے تھے ، پھر انگریز نے چال چلی اور حربہ استعمال کیا کہ آخر مسلمانوں کی جمعیت کو توڑا کیسے جائے مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیسے کیا جائے تو انگریز نے اسلام کا اللہ و رسول کے نام کا سہارا لیا اور قوم مسلم کے کچھ ملاؤں کو ملا یا خریدا اور ان سے سارے کام کروائے کتابیں لٹریچر لکھوائے اور اس کو پورے برصغیر میں پھیلانے کا کام بھی انگریزوں نے ہی کیا کیونکہ اس دور میں اتنے وسائل کہاں تھے کہ ایک شہر سے دوسرے شہر مہینوں کا سفر کر کے لوگ جاتے اور پھر عوام کو جمع کرتے اور ان تک اپنی بات پہونچاتے لھذا یہ کام بھی حکومت انگریز نے کیا، کیونکہ انگریزوں کی نظر مستقبل پر تھی سو سال آگے کا سوچنے والا انگریز نے ایسی آگ لگائی کہ آج اس آگ میں ہر گھر کا مسلمان جل رہا ہے مولوی جل رہے ہیں عوام جل رہی ہے مگر سمجھ کسی کو نہیں آرہی ہے، انسان اگر اپنے عقل و شعور کو استعمال کرے تو سب کچھ بآسانی سمجھ سکتا ہے مگر ان کے ذہن و دماغ کو مفلوج بنا دیا گیا ہے انگریز کے فارمولے سے ، سوچنے کی صلاحیت چھین لی گئی، ڈر اور خوف کا ماحول بنا دیا گیا، کسی کو جان سے مارنے کا خوف تو کسی کو اسلام سے خارج کا ڈر تو کسی کو مسلک و مذہب سے خارج کا ڈر تو کسی کو سماج سے بائیکاٹ کا ڈر بٹھا دیا گیا، اور انگریز کے اسی فارمولے کو پچھلے سو ڈیڑھ سو سالوں سے استعمال کر کے قوم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا، اور آج نتیجہ ہمارے اپ کے سامنے ہے ، سوشل میڈیا کا زمانہ ہے حالات سے آپ بخوبی واقف ہیں،

وقت کا تقاضا ہے کہ ہم خوابِ غفلت سے بیدار ہوں، اپنے عقل و شعور کو غلامی کی زنجیروں سے آزاد کریں اور اپنے ماضی کے سنہرے دور سے سبق لیں۔ دشمن نے ہمیں بانٹ دیا، مگر اب بھی توبہ و رجوع کے دروازے کھلے ہیں۔ اگر ہم نے پھر سے قرآن و سنت کو مضبوطی سے تھام لیا، اخلاص و اتحاد کو اپنا شعار بنالیا تو کوئی طاقت ہمیں گرا نہیں سکتی۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو آمین،

فقیہ کی فضیلت قرآن و حدیث اور اقوال کبار کی روشنی میں

ابو خالد قاسمی

اسلام ایک کامل و اکمل دین ہے، جس کی بنیاد وحیِ الٰہی پر اور جس کی تعبیر و تشریح سنتِ مصطفوی ﷺ پر قائم ہے۔ اس دین کی حفاظت، اس کے معانی کی توضیح، اس کے احکام کی تفہیم اور اس کے مقاصد کی درست تعبیر کے لیے اللہ تعالیٰ نے جس طبقے کو چُنا اور جس مقام کو امتیاز بخشا، وہ طبقہ فقہاء کا ہے۔ فقیہ دین کا شارح بھی ہے اور اُمت کے لئے چراغِ راہ بھی۔ تاریخِ اسلام کا ہر دور اس حقیقت کا گواہ ہے کہ جہاں علمائے حدیث اور مفسرینِ قرآن نے نصوص کی حفاظت کی، وہیں فقہاء نے ان نصوص کے عملی اطلاقات، فروعی احکام اور انسانی ضرورتوں سے ہم آہنگ قوانین وضع کر کے امت پر ایک ایسا احسان فرمایا جسے رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے امت کے مختلف ادوار، اس کے عروج و زوال اور فتنوں کے ظہور پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ آپ ﷺ نے واضح فرمایا کہ اگرچہ امت پر ایسے اوقات بھی آئیں گے جہاں شرور، نقائص، فتن، گمراہیاں اور باطنی کمزوریاں بکثرت ظاہر ہو جائیں گی، حتیٰ کہ کبھی مغلوبیت اور محکومیت کے حالات بھی پیدا ہو سکتے ہیں؛ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کا ارادۂ خیر امت کے ایک مخصوص طبقے کے ساتھ ہمیشہ قائم رہے گا۔

یہی طبقہ وہ ہے جو دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے، فتنے کے دور میں حق کا مشعل بردار ہوتا ہے اور امت کا فکری، علمی اور شرعی سہارا بنتا ہے۔ اسی مضمون کی طرف پیغمبرِ اسلام ﷺ نے متعدد مواقع پر اشارہ فرمایا اور واضح کیا کہ فتنوں کے آخری دور میں بھی اہلِ خیر اور اصحابِ علم کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوگا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ، وَالْفِقْهُ بِالتَّفَقُّهِ، وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ. وَإِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔

(المدخل، 1:253، رقم: 352؛ - مجمع الزوائد، 1:128)

یہ حدیث شریف تین بنیادی حقیقتوں پر مشتمل ہے:

علم محض نقل کا نام نہیں، بلکہ سیکھنے کے عمل سے پیدا ہوتا ہے۔ فقہ محض علم نہیں بلکہ گہری سمجھ بوجھ، اصولی بصیرت اور شرعی حکمت ہے۔ جس شخص کے لیے اللہ خیر کا ارادہ فرماتا ہے، اسے دین کی گہری سمجھ عطا فرماتا ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ صرف معلومات کا حامل ہونا کافی نہیں؛ اصل فضیلت تفقہ فی الدین کی ہے، یعنی نصوصِ شرعیہ کے معانی، مقاصد اور حکمتوں کو اخذ کرنے کی صلاحیت۔

فقہ دین کی زبان بھی ہے اور اسلامی معاشرت کا آئینہ بھی۔ فقہ ایک ایسا جامع نظام ہے جو: زندگی کے ہر گوشے سے متعلق ہے، انسانی فطرت سے ہم آہنگ ہے، اصول و فروع دونوں کا احاطہ کرتا ہے، اور شریعت کے مزاج کو عملی شکل دیتا ہے۔ اس کی حیثیت اس قدر بنیادی ہے کہ اسلامی قانون کا پورا نظام کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ مصادر سے اخذ کر کے فقہی قالب میں ڈھلتا ہے۔

چنانچہ اسلامی قانون کا امتیاز: عدل، اعتدال، اعترافِ انسانی ضرورت، جامعیت، سہولت، اور حیرت انگیز لچک میں مضمر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا دائرہ پیدائش سے موت تک اور عبادات سے معاملات، معاشرت، سیاست، عدالت اور معیشت تک پھیلا ہوا ہے۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول اسی حقیقت کو واضح کرتا ہے:

"الفقہ طریقۃ الحیاۃ"

(فقہ اسلامی، ص320)

یعنی فقہ دراصل زندگی کا راستہ اور رہنما ہے۔

امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ ان کے بعد دیگر علمائے کرام نے قرآن و حدیث میں غوطہ زنی کی اور اصولِ فقہ کے استنباطی طریقوں سے امت کے جدید و قدیم مسائل کو حل کیا، اور آنے والے زمانوں کے لیے ایک ایسا عظیم علمی سرمایہ جمع کر دیا جو آج بھی پوری دنیا میں مسلمانوں کی رہنمائی کر رہا ہے۔

علامہ مفتی ظفیر الدین صاحب لکھتے ہیں: فقہ و فتاویٰ ایسا فن ہے جس سے کسی کو بھی مفر نہیں؛ انسانی زندگی کے مسائل اور روزمرہ کے احکام کا حل وہیں سے ملتا ہے۔'(مقدمہ فتاویٰ دار العلوم، ص78) اسی طرح مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ فرماتے ہیں: اسلام چونکہ ایک عالمگیر مذہب ہے، اس لیے فقہ میں جو لچک اور جامعیت ہے، وہ اسی عالمگیریت کا نتیجہ ہے۔ (ماہنامہ برہان، دہلی، فروری 1945ء، ص82)

مولانا عبد اللہ سندھیؒ کے حوالے سے لکھا گیا ہے: اسلامی فتوحات کے بعد قرآن کے قانون کو جاری رکھنے کے لیے فقہاء کے مختلف مذاہب وجود میں آئے۔ (سرور صاحب، ص23) فقہاء کا مقام اتنا بلند ہے کہ امت کے عظیم ترین محدثین بھی فقہ کے سامنے احتراماً جھک جاتے تھے۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں: ہر علم و فن میں میری اپنی رائے ہے، مگر فقہ میں میری کوئی رائے نہیں؛ میں ابو حنیفہؒ کی تقلید کرتا ہوں۔ (نقشِ دوام، ص441)

یہ ارشاد فقہ کی عظمت اور فقہائے امت کی علمی مقام کے لیے ایک فیصلہ کن دلیل ہے۔

حدیثِ مبارکہ میں بھی فقہاء کی فضیلت واضح طور پر بیان ہوئی ہے، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے۔

(ترمذي، کتاب العلم، باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة، 5/48، الرقم/ 2681، ابن ماجه، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، 1/ 81)

اس سے پتہ چلا کہ عبادت کے ساتھ گہری بصیرت رکھنے والا فقیہ شیطان کے مکائد کو بہتر سمجھتا ہے، اس لیے اس کی اہمیت کئی گنا زیادہ ہے۔

فقہ: کتاب و سنت کی خوشبو

جیسے شربت پانی اور چینی ہی کا دوسرا نام ہے، ویسے ہی فقہ کتاب و سنت کی عملی خوشبو ہے۔ اگر کتاب و سنت پھول ہیں، تو فقہ اُن پھولوں کی مہک ہے۔ (تہذیب الکمال 24/464 بحوالہ غیر مقلدین امام بخاری کی عدالت میں، ص99)

واضح رہے کہ جہاں فقہ کی فضیلت و اہمیت کا بیان ہے وہاں فقیہ کی کی فضیلت بھی مضمر ہے، کیونکہ یہ دونوں آپس میں تلازم کی سی نسبت کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے ، اور ہمارے علماء اکابرین جنھوں نے انتھک کوششوں کے بعد یہ دین ہم تک پہنچایا ہے ان کو امت مسلمہ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین۔

مدارس اسلامیہ۔ نصاب و نظام۔

تمہید:

بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت ایک اہم دینی فریضہ ہے۔ اس کی ادائی کی پوری فکر ہونی چاہیے ۔ اور نہ سخت گرفت کا اندیشہ ہے۔ اس ذمہ داری میں والدین اور اساتذہ کے ساتھ اگرچہ پوری ملت، معاشرہ اور مملکت بھی شریک ہیں، لیکن براہِ راست ذمہ داری والدین اور اساتذہ کرام پر عائد ہوتی ہے۔ اس لیے انہیں کو اس ضمن میں سب سے زیادہ فکر مند بھی ہونا چاہیے۔ خصوصاً آج کے حالات میں تو اس طرف غیر معمولی توجہ دینے کی ضرورت ہے ۔ کیونکہ معمولی سی غفلت نہایت خطرناک نتائج سے دوچار کر سکتی ہے۔

تعلیم کا صحیح مقصد:

"اللہ کا صالح بندہ بنانا ہے۔"

یعنی طلبہ کی فطری صلاحیتوں کو اجاگر کرنا، ان کے طبعی رجحانات کو صحیح رخ پر ڈالنا اور انہیں ذہنی، جسمانی، علمی اور اخلاقی اعتبار سے بتدریج اس لائق بنانا کہ وہ اللہ کے شکر گزار بندے بن کر رہیں، کائنات میں اس کی مرضی کے مطابق تصرف کریں، نیز انفرادی، عائلی اور اجتماعی حیثیت سے ان پر جو ذمہ داریاں ان کے خالق و مالک کی طرف سے عائد ہوتی ہیں ، ان سے وہ کماحقہ ، عہدہ برآ ہو سکیں۔

(فن تعلیم و تربیت، اول، ص ۳۰)

دین اسلام اور عصری علوم و فنون:

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن الحکیم:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (سورہ بقرہ: آیت 129) ترجمہ: اے رب ہمارے! اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے۔ بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ (کنزالایمان)

یہ خلیل کبریا شیخ الانبیا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہے، یعنی مبعوث فرمودہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام بندوں کو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حکمت کی تعلیم دیں گے۔ کلام الٰہی میں "کتاب" سے مراد قرآن مقدس ہے اور حکمت کے مفہوم میں بہت وسعت ہے۔ حضور اقدس عالم ماکان و مایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل عالم کو دین و شریعت اور معرفت الٰہیہ کی تعلیم کے علاوہ صنعت و حرفت ، تجارت و معیشت ، تاریخ و جغرافیہ، اخلاق و کردار فن حرب و ضرب، سیاسیات و سماجیات اور بے شمار علوم وفنون کی تعلیم و تربیت فرمائی ۔ کتب احادیث میں ان علوم وفنون سے متعلق احادیث مبارکہ موجود ہیں۔

اسلام وہ مذہب ہے جس کے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس رب تعالیٰ کی جانب سے پہلی وحی تعلیم و تعلم سے متعلق آئی اور اس پیغام اول میں قلم و کتابت کا ذکر ہوا۔ وحی اول: (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ: خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ: اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ .. الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۔عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ) (سورہ اقرا: آیت (1-5) ترجمہ: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو، اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

(کنزالایمان)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی تعلیم و تربیت کے لیے مبعوث فرمایا۔ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ۔

(سورہ جمعہ: آیت(2)

ترجمہ: وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔

(کنزالایمان)

ایسا مذہب جس میں پیغام اول تعلیم و تعلم سے متعلق ہو، وہ مذہب فائدہ بخش علوم وفنون کی تعلیم و تربیت سے کیوں کر منع کر سکتا ہے۔

ہاں، جو علوم وفنون دنیا یا آخرت کے لیے مصر ہوں، ان کی ممانعت ضرور ہو گی۔ فقہ و فتاوی کی کتابوں میں تفاصیل موجود ہیں۔ (مدارس اسلامیہ ، نصاب و نظام۔ ص9)

محمد صادق الاسلام
متعلم: دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی
جماعت: رابعہ

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810